# پیش رس

خاص نمبر حاضر ہے!...... بہت بے صبری سے آپ اس کے منتظر تھے! اور مجھے یقین ہے کہ اس کی دلچسپیاں آپ کی ان بے صبریوں کے شایانِ شان بھی ہیں! بہت دنوں بعد پھر ایک ایڈونچر پیش کر رہا ہوں...... انتہائی کوششیں اس بات پر صرف کی ہیں کہ اس کا کوئی حصہ غیر دلچسپ نہ ہونے پائے! عمران کو اس بار کئی روپ میں دیکھئے!...... اس کی بعض بالکل نئی صلاحیتیں سامنے آئیں گی! اور آپ یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ حقیقتاً وہ ہر قسم کا آدمی ہے! کبھی وہ ہنستا ہے اور کبھی اتنا متحیر کر دیتا ہے کہ اس کے ساتھیوں کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی سی محسوس ہونے لگتی ہیں! وہ اس سے جھگڑا کرنا چاہتے ہیں! لیکن جلد ہی عمران کوئی ایسی چال چلتا ہے کہ وہ سناٹے ہی میں آ جاتے ہیں! وہ اس پر جھلاتے ہیں۔ چڑ چڑاتے ہیں اور اسے محض ایک مسخرا سمجھ کر ٹریٹ کرنا چاہتے ہیں! لیکن نہیں کر سکتے!

وہ موقع بھی عجیب تھا جب جولیا کھل کر کہتی ہے کہ عمران ہی "ایکس ٹو" ہے...... یقیناً وہ مرحلہ عمران کے لئے بڑا صبر آزما اور کٹھن تھا! مگر اس نے کیسے بات بنائی؟ اور اس کا ردِ عمل جولیا پر کیا ہوا...... آپ جولیا سے یقیناً ہمدردی محسوس کریں گے!

عمران کے دل ہلا دینے والے کارنامے اور قہقہوں کے طوفان!...... درندوں کی بستی میں ایک محبّ وطن کی داستان جو غیر ملکی ایجنٹوں کی وطن دشمن سرگرمیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے موت کے منہ میں جا کودا تھا! نہ اسے راہ کی تھکن کا احساس تھا اور نہ خطرات کی پرواہ...... وہ آگے بڑھتا رہا اور آخر کار اس خطرناک آدمی تک پہنچ ہی گیا جس کی اسے تلاش تھی!......

توقع ہے کہ یہ کہانی عرصہ تک نہ بھلائی جا سکے گی!...... اور ہاں عمران سیریز کے سلور جوبلی نمبر کے لئے ابھی سے تجاویز آنی شروع ہو گئی ہیں! لیکن اس کے لئے عرصہ پڑا ہے...... آپ مطمئن رہیں! وہ کوئی خاص نمبر ہو یا عام نمبر، کوشش یہی کی جاتی ہے کہ آپ کی پسند کے مطابق ہو! ویسے قرائین سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سائنس فکشن لکھوا چھوڑیں گے۔ خیر صاحب! دیکھئے کیا ہوتا ہے...... فی الحال تو یہ کہانی پڑھئے۔

ابنِ صفی

۲۷/مارچ ۱۹۵۷ء

## ۱

جولیا نافٹز واٹر نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ نالائقوں کی فہرست میں اس کا نام نہیں تھا!.... ورنہ اسے تو خدشہ تھا کہ شائد اسے بھی ایکس ٹو معطل کر دے! لیکن ایسا نہیں ہوا نزلہ کیپٹن جعفری اور سارجنٹ ناشاد پر گرا تھا! کیونکہ انہیں دونوں کی وجہ سے اب تک بہتیرے بنے بنائے کام بگڑ چکے تھے۔

پھر بھی ایکس ٹو درگذر کرتا رہا! لیکن موڈل ٹاؤن کی عمارت ہیویشام لاج والی واردات ایسی نہیں تھی جسے نظر انداز کر دیا جاتا--! الفانسے اور تھریسیا محض جعفری اور ناشاد کی وجہ سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے! اگر ایکس ٹو کے ماتحت کچھ دیر پہلے وہاں پہنچے ہوتے تو حالات کا رخ یکسر بدل گیا ہوتا۔ انہیں دیر اس لئے ہوئی تھی کہ راستے میں کیپٹن جعفری اور سارجنٹ ناشاد آپس میں لڑ گئے تھے۔ پہلی بار بھی تھریسیا جعفری ہی کی حماقت کی بنا پر فرار ہوئی تھی اور اس مرتبہ بھی جعفری ہی ان کے نکل جانے کا سبب بنا تھا!

بہر حال اب سیکرٹ سروس کے ممبران کی ترتیب کچھ اس طرح ہو گئی تھی....

(۱) جولیا نافٹز واٹر
(۲) تنویر اشرف
(۳) کیپٹن خاور
(۴) لیفٹیننٹ چوہان
(۵) لیفٹیننٹ صدیقی
(۶) صفدر سعید
(۷) سارجنٹ نعمانی

آٹھویں جگہ خالی تھی....! جولیانا کو توقع تھی کہ وہ بھی جلد ہی پر ہو جائے گی! لیکن اس کے

خواب وخیال میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ سیکرٹ سروس کا آٹھواں ممبر عمران ہوگا--ایکس ٹو نے اسے فون پر بتایا "سر سلطان کی سفارش پر فی الحال آٹھواں ممبر عمران رہے گا۔"

"عمران....!" جولیانا نے حیرت سے دہرایا "کیا اس نے منظور کر لیا ہے!"

"ہاں!" دوسری طرف سے جواب ملا! "خود مجھے بھی اس پر حیرت ہے!"

"اسے کنٹرول کرنا.... بہت مشکل ہوگا جناب!" جولیانا نے کہا اور دوسری طرف سے قہقہے کی آواز آئی!

پھر کہا گیا! "جولیانا! کیا اب تک تمہاری آنکھیں بند رہی ہیں! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں کس طرح اس سے کام لیتا رہا ہوں! اور وہ میرا ماتحت نہیں تھا!"

"میں نے دیکھا ہے! اور اسی لئے میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ آپ کی ماتحتی قبول کر لینے میں بھی کوئی نہ کوئی چال ہوگی!"

"کیا چال ہو سکتی ہے!"

"وہ عرصہ دراز سے آپ کو بے نقاب کر دینے کے چکر میں ہے!"

"بچہ ہے! جھک مارتا ہے.... !وہ ذہین ہے! میں مانتا ہوں! مگر اتنا بھی نہیں کہ ایکس ٹو کو بے نقاب کر سکے--! خیر اس قصے کو چھوڑو! میٹرو ہوٹل کے کمرہ نمبر سولہ میں ایک آدمی مقیم ہے! میں اس کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں!"

"بہت بہتر جناب!"

"دوسری بات!.... کیا تم اسے پسند کرو گی کہ وہاں کا سترھواں کمرہ اپنے لئے کرائے پر حاصل کر لو!"

"میری پسند کا سوال نہیں! جیسا آپ کہیں گے کیا جائے گا!"

"کمرہ خالی ہے! اچھا میں اسے تمہارے لئے بک کرائے دیتا ہوں....! تم ایک سوٹ کیس میں اپنی ضرورت کی چیزیں رکھو اور اسے لے کر اس طرح ہوٹل پہنچو کہ تمہیں کوئی اس شہر کی باشندہ نہ سمجھ سکے!"

"بہت بہتر جناب! میں سمجھ گئی! کمرہ بک کرا دیجئے! لیکن مجھے کس وقت وہاں پہنچنا چاہیئے!"

"صرف ایک گھنٹہ گذار کر.... تم وہاں اپنا نام مسز براؤن رجسٹر کراؤ گی! رہائشی پتے کا انتخاب تم پر چھوڑتا ہوں!"

"بہت اچھا....!"

دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا! جولیا سوٹ کیس سنبھالنے لگی! وہ ناشاد اور جعفری

ے لئے مغموم تھی! وہ ناکارہ اور برے سہی لیکن اتنے دونوں تک انہوں نے ساتھ کام کیا تھا! چھ نہ کچھ انسیت تو ہو گئی تھی۔ پھر وہ عمران کے متعلق سوچنے لگی! اب تو وہ ان سب کی زندگی شوار کر دے گا! اس کی دانست میں وہ ذہین تھا پھرتیلا تھا بعض اوقات وہ سب کچھ کر گذرتا تھا جس کی توقع کسی آدمی سے نہیں کی جا سکتی لیکن پھر بھی وہ اس قابل نہیں تھا کہ اسے کسی ذمہ دار پوسٹ پر رکھا جا سکتا!.... وہ کریک تھا اس لئے وہ اسے کارکردگی کے معاملے میں سارجنٹ ناشاد ے بھی بدتر سمجھتی تھی!

سوٹ کیس سنبھالنے میں بیس منٹ سے زیادہ نہیں لگے پھر بقیہ چالیس منٹ اس نے عمران کے تقرر ہی کے متعلق سوچنے میں گذار دیئے.... پھر ایک ٹیکسی کر کے میٹرو ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئی!

وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ اس کے لئے سترھواں کمرہ مخصوص ہے اس نے ایک ہفتے کا کرایہ ادا کیا! اور ایک پورٹر کے ساتھ کمرے میں آ گئی!....

جس کے متعلق معلومات حاصل کرنی تھیں وہ برابر ہی کے کمرے میں تھا! جولیا نے اس کے متعلق پورٹر سے پوچھ گچھ شروع کی لیکن اسی انداز میں جیسے ہر آدمی اپنے پڑوسیوں کے متعلق معلومات فراہم کرنا چاہتا ہے!

ویٹر کے بیان کے مطابق وہ اسپینی تھا نام ڈان فریزر بتایا گیا! پچھلے تین دنوں سے وہاں مقیم تھا! اور صرف رات ہی کو باہر نکلتا تھا! کھانے یا ناشتے کے لئے وہ کبھی ڈائنگ ہال میں نہیں جاتا تھا.... رات کے کھانے کے بعد وہ باہر جاتا اور پھر تین یا چار بجے سے پہلے اس کی واپسی نہیں ہوتی تھی!

جولیا بھی اطمینان سے بیٹھی رہی....! پھر رات ہوتے ہی وہ ہر آہٹ پر چونکنے لگی! تقریباً آٹھ بجے سولہویں کمرے والا اسپینی ڈان فریزر باہر نکلا اور کمرہ مقفل کر کے.... زینوں کی طرف چل پڑا۔ جولیا بھی باہر نکل آئی!.... اسے انتظار تھا کہ وہ کم از کم آدھے زینے طے کر لے.... تھوڑی ہی دیر بعد وہ نیچے فٹ پاتھ پر اس کا تعاقب کر رہی تھی!.... وہ کچھ دور تک پیدل ہی چلتا رہا پھر ایک ٹیکسی رکوائی.... جولیا نے سوچا یہ برا ہوا۔ اگر فوراً ہی دوسری ٹیکسی نہ مل سکی تو تعاقب کا سلسلہ یہیں ختم ہو جائے گا! وہ سوچ ہی رہی تھی کہ مخالف سمت سے ایک ٹیکسی آ ہی گئی۔

تعاقب جاری رہا!.... لیکن جب اگلی ٹیکسی شہر سے نکل کر ایک ویران سڑک پر ہو لی تو جولیا کا دل دھڑکنے لگا!

وہ اسے پہلی ہی نظر میں کوئی خطرناک آدمی معلوم ہوا تھا!.... اسپینی تو کیا وہ بوہیمین بھی نہیں ہو سکتا تھا! اس کے خدوخال، اسے یورپ کی کسی قوم کا فرد نہیں ثابت کر سکتے تھے!.... لیکن پھر بھی وہ اپنے اس خیال کے متعلق شبہے ہی میں رہی! کیونکہ اکثر خط و خال دھوکا بھی دیتے ہیں!

کچھ بھی ہو اسے تعاقب تو جاری ہی رکھنا تھا کیونکہ یہ ایکس ٹو کا حکم تھا! دفعتاً ایک جگہ اگلی ٹیکسی رک گئی!.... اور جولیا نے اپنی ٹیکسی کے ڈرائیور سے کہا!”گاڑی اس سے آگے نکال کر رفتار بہت کم کردو!“ پھر وہ مڑ کر اس ٹیکسی کو دیکھنے لگی....!

اس کی ٹیکسی کے ڈرائیور نے نہ صرف رفتار کم کردی بلکہ اگلی اور پچھلی روشنیاں بھی گل کردیں!

”تم بہت عقلمند آدمی معلوم ہوتے ہو--!“ جولیا آہستہ سے بڑبڑائی!

لیکن وہ محسوس کر رہی تھی کہ ٹیکسی داہنی جانب مڑ کر جھاڑیوں میں گھس پڑی تھی!

”یہ کیا کر رہے ہو....!“ جولیا بوکھلا کر بولی!

”کچھ نہیں!“ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا!”آپ کو تعاقب کرنے کا سلیقہ سکھا رہا ہوں!“

پھر دفعتاً جولیا نے محسوس کیا کہ کسی نے اس کا ہینڈ بیگ ہاتھ سے کھینچ لیا!

”اب آپ بے بس ہیں!....“ ڈرائیور کی آواز پھر آئی!”آپ کی ایک معمولی سی لغزش بھی آپ کو جہنم میں پہنچا سکتی ہے!“

جولیا کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے! ٹھیک اسی وقت اس نے کسی موٹر سائیکل کا شور سنا! لیکن قبل اس کے وہ چیخ سکتی ایک ہاتھ مضبوطی سے اس کے ہونٹوں پر جم گیا!

موٹر سائیکل قریب ہی سے گذر گئی!.... جولیا میں ہلنے کی بھی سکت نہیں تھی!

پھر اس نے محسوس کیا کہ اسے نیچے اتارنے کے لئے کھینچا جارہا ہے اس نے جدوجہد کرنی چاہی لیکن ممکن نہ ہوا۔

آخر وہ دل ہی دل میں ایکس ٹو کو برا بھلا کہنے لگی۔ آخر وہ اُسے ایسی مہمات پر کیوں بھیجتا ہے؟

جولیا ہوش میں تھی اور بخوبی دیکھ رہی تھی کہ دو آدمی اسے اٹھائے ہوئے سڑک پار کر رہے ہیں۔ اس کے منہ میں حلق تک کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے قابو میں نہیں تھے!

سڑک سے گذر کر وہ بائیں جانب والی جھاڑیوں میں گھسے اور چلتے رہے!۔

جولیا سوچ رہی تھی کہ اس ملازمت میں کیسی کیسی درگت بنتی ہے! اور یہ ایکس ٹو بلا تکلف سے موت کے منہ میں جھونکتا رہتا ہے!

وہ تقریباً دس منٹ تک چلتے رہے! پھر جولیا کے پیر زمین پر لگے! اسے نیچے اُتار دیا گیا تھا اور اب وہ اندھیرے میں نہیں تھی!.... اسے مومی شمعوں کی تین لویں نظر آرہی تھیں.... اور یہ پھوس کا ایک بڑا جھونپڑا تھا!....

یہاں چھ آدمی تھے! اور ان میں وہ بھی موجود تھا جس کا تعاقب کرتی ہوئی وہ یہاں تک آئی تھی!

”اس کے منہ سے کپڑا نکالو...!“ یہ انتہائی بد شکل آدمی تھا! اور اس کے جسم پر کچھ اس قسم کا لباس تھا کہ جولیا کہیں اور دیکھتی تو اسے ایک بھک منگے سے زیادہ نہ سمجھتی!

جولیا کے منہ سے کپڑا نکال لیا گیا!

”تم کون ہو!....“ جولیا سے انگریزی میں سوال کیا گیا!

”مم.... میں.... مسز براؤن!“ جولیا ہکلائی!

”چلو.... ہم تسلیم کئے لیتے ہیں کہ تم مسز براؤن ہو!“ بد صورت آدمی نے کہا!”لیکن تم ڈان فریزر کا تعاقب کیوں کر رہی تھیں!“

”میں تعاقب.... نہیں تو....!“ جولیا نے بے بسی سے کہا۔

”اوہو--! تمہیں جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں! حالانکہ تم جانتی ہو کہ ہمارا ہی ایک آدمی تمہیں یہاں تک لایا ہے!“

”ہاں! میں سی نور ڈان فریزر کا تعاقب کر رہی تھی!“

”کیوں؟“

”بس یونہی!.... نہ جانے کیوں میں ان میں بڑی کشش محسوس کرتی ہوں!“

”میری خوش قسمتی ہے سی نورا--!“ ڈان فریزر مسکرایا!

”دراصل مجھے اسپین اور اسپین کے باشندوں سے عشق ہے!.... آہا.... وہ پھولوں اور گیتوں کی سرزمین ہے!“ جولیا نے مسکرا کر کہا”میں اسپین کے خواب دیکھتی ہوں!....“

”ایک بار پھر شکریہ سی نورا.... میرا خیال ہے کہ آپ میٹرو میں میری پڑوسی تھیں!....“

”ہاں سی نور فریزر.... جب مجھے معلوم ہوا کہ میرا پڑوسی ایک اسپینی ہے تو میں پھر اپنے خوابوں میں ڈوب گئی!“

”وقت نہ برباد کرو!“ بد صورت آدمی دہاڑا.... اور جولیا کو گھورنے لگا!....

جولیا اپنی قوتوں کو مجتمع کر چکی تھی! اور اسے اطمینان تھا کہ وہ آخری سانس تک ان کا مقابلہ کر سکے گی! اور پھر وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ ایکس ٹو اس کی طرف سے غافل نہیں ہو گا!

"تم نے ڈان فریزر کا تعاقب کیوں کیا تھا!" بد صورت آدمی نے سخت لہجے میں پوچھا!

"حقیقت میں نے بیان کر دی!" جولیا نے اپنے شانوں کو جنبش دے کر کہا! "یقین کرو یا نہ کرو!"

"یہ ایک کھلی ہوئی بکواس ہے۔" بد صورت آدمی سرد لہجے میں بولا!

جولیا نے لاپروائی سے شانے اچکائے۔

"انسان کا گوشت کھیتوں کے لئے بہترین کھاد مہیا کرتا ہے!"

"کوئی نئی تحقیق ہے!" جولیا نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں پوچھا!

"ایک قدِ آدم گڑھا کھودا جائے۔!" بد صورت آدمی نے دوسروں کو مخاطب کر کے کہا اور دو آدمی جھونپڑے سے باہر چلے گئے!

"تم یہاں دفن کر دی جاؤ گی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو گی!" بد صورت آدمی کا لہجہ سرد اور خوف زدہ کر دینے والا تھا!.... جولیا کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی محسوس ہوئی.... اور اس نے دل کڑا کر کے کہا! "تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے! میں ایک بے ضرر شہری ہوں! تعاقب کا مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ جو میں بیان کر چکی ہوں!--- اور اب سوچ رہی ہوں کہ ہر وقت خوابوں میں ڈوبا رہنا کتنا خطرناک ہوتا ہے!"

"اسے زمین پر گرا کر کسی چوپائے کی طرح ذبح کر ڈالو!" بد صورت آدمی نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو مخاطب کیا!

"ٹھہرو!.... خدا کے لئے ٹھہرو!" جولیا خوفزدہ انداز میں ہاتھ اٹھا کر چیخی! "تم لوگ آخر یقین کیوں نہیں کرتے! سی نور ڈان فریزر میری جان بچایئے!"

"میں کیا کر سکتا ہوں" ڈان فریزر نے کہا.... "آپ خود ہی سچ بولنے کی کوشش کیوں نہیں کرتیں!"

"میں سچ بول رہی ہوں! سی نور....!"

"چلو---! جلدی کرو!" بد صورت آدمی دہاڑا۔

لیکن ٹھیک اسی وقت وہ دونوں آدمی جھونپڑے میں داخل ہوئے جو کچھ دیر پہلے باہر گئے تھے!

"گڑھا کھودا جا رہا ہے جناب!...." ایک نے کہا!

"ٹھیک ہے!...." بد صورت آدمی بڑبڑایا۔ پھر بولا! "اسے بہت احتیاط سے ذبح کرنا ہے! یہاں بھی ایک گڑھا کھودو تاکہ خون اس میں دبا دیا جائے!...."

ایک آدمی نے ایک گوشے سے ایک چھوٹی سی کدال اٹھائی اور گڑھا کھودنے لگا!.... ان میں سے ایک اپنے چھرے کی دھار دیکھ رہا تھا!.... اور جولیا کا یہ عالم تھا کہ اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ کانپنے لگا تھا! اس نے بد صورت آدمی کی طرف دیکھا لیکن اس کے چہرے پر بے آب و گیاہ چٹانوں کی سی سختی نظر آئی!.... اس کی آنکھیں کچھ ایسی ہی تھیں کہ جولیا اس سے رحم کی توقع نہیں کر سکتی تھی!....

"بہترین طریقہ یہ ہے...." بد صورت آدمی ڈان فریزر سے کہہ رہا تھا "کہ ان سبھوں کو ایک ایک کر کے اسی طرح ختم کر دیا جائے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں!"

جولیا کے ہونٹ خشک ہو گئے.... زبان تالو سے جا لگی اور حلق میں کانٹے پڑنے لگے! وہ کچھ اس قسم کی تھکن محسوس کر رہی تھی جیسے سینکڑوں میل کا لمبا سفر دوڑ کر طے کیا ہو۔

وہ یہ بھی سمجھ رہی تھی کہ وہ لوگ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے اور اس قسم کی گفتگو محض اس لئے کی جا رہی ہے کہ وہ سب کچھ اگل دے....

"سی نور!...." ڈان فریزر نے انسے مخاطب کیا! "اگر آپ اس وقت ذبح کر دی گئیں تو زندگی بھر آپ کا ماتم کرتا رہوں گا!"

"تو پھر مجھے بچا.... بچا لیجئے!" جولیا نے بدقت کہا!

"اگر آپ سچ بولیں تو.... یہ ناممکن بھی نہیں ہے....!"

"اوہ....! ٹھہرو!" جولیا اس آدمی کی طرف ہاتھ اٹھا کر چیخی، جو ایک چمکدار چھرے کی دھار پر آہستہ آہستہ انگلی پھیر رہا تھا!

"رک جاؤ....!" بد صورت آدمی نے ان دونوں کو مخاطب کیا جو وہاں گڑھا کھود رہے تھے!

جولیا نے ایک طویل سانس لی.... اور جھوٹ بولنے کے لئے تیار ہو گئی!

"ایک ایسے شخص نے مجھے اس حرکت پر آمادہ کیا تھا، جو مجھے عرصہ سے بلیک میل کر رہا ہے۔ وہ مسٹر براؤن یعنی میرے شوہر کا دوست ہے۔ اسکے پاس میری کچھ ایسی تصویریں ہیں، جو میرے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہیں! بہر حال اس بلیک میلر نے میری زندگی تلخ کر رکھی ہے!"

"کہتی رہو!" بد صورت آدمی نے سرد لہجے میں کہا!

"اس نے تار دے کر مجھے دائم نگر سے یہاں بلایا تھا! میں اس کے اشاروں پر ناچنے پر مجبور ہوں! اس نے مجھے یہاں بلا کر میٹرو کے کمرہ نمبر سترہ میں ٹھہرنے کو کہا! کمرے کا ریزرویشن اس

نے پہلے ہی کرا لیا تھا!"

جولیا سانس لینے کیلئے رکی۔

"پھر اس نے مجبور کیا کہ میں سی نور ڈان فریزر کے متعلق ہر قسم کی معلومات فراہم کروں! خواہ یہ کسی صورت سے ہو! وہ اس سے پہلے بھی مجھ سے بہتیرے گندے قسم کے کام لیتا رہا ہے!"

"لیکن وہ ڈان فریزر کے متعلق کیا معلوم کرنا چاہتا تھا!"

"کاش مجھے اس کا علم ہوتا کہ اس حرکت کا مقصد کیا تھا! آپ لوگ یقین کیجئے کہ میں ایک مظلوم عورت ہوں۔ اگر آپ اس مردود سے میرا پیچھا چھڑا سکیں تو زندگی بھر دعائیں دیتی رہونگی!"

"وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے!" بدصورت آدمی نے پوچھا!

جولیا نے نہایت اطمینان سے عمران کا نام اور پتہ بتا دیا!

"پتہ نوٹ کرو!" بدصورت آدمی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا اور جیب سے نوٹ بک نکال کر نام اور پتہ تحریر کرنے لگا!

"تم نے ابھی تک ڈان فریزر کے متعلق کیا معلومات بہم پہنچائی ہیں۔"

"ابھی کچھ بھی نہیں! آج ہی تو میں آئی ہوں!" جولیا بولی! "اس وقت اس نے مجھے فون پر اطلاع دی تھی کہ اگر ڈان فریزر اس وقت کہیں جائے تو مجھے اس کا تعاقب کرنا ہوگا!"

"تم نے ابھی تک اس بلیک میلر کو کچھ نہیں بتایا!" سوال کیا گیا!

"کچھ بھی نہیں! جب میں کچھ معلوم ہی نہیں کر سکی تو اسے کیا بتاؤں گی!"

کچھ دیر کے لئے سناٹا چھا گیا!.... ڈان فریزر اور بدصورت آدمی معنی خیز انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے! جولیا نے پھر کہا! "اب آپ بتایئے اس میں میرا کیا قصور ہے! میں اپنا راز چھپانے کے لئے سب کچھ کر سکتی ہوں! غالباً اس مردود بلیک میلر نے مجھے اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کی ہے! وہ جانتا ہے کہ میں بدنامی سے بچنے کے لئے سب کچھ کر گذروں گی--!"

"وہ کب سے تمہیں بلیک میل کر رہا ہے!"

"دو سال سے" جولیا نے جواب دیا!

"اور تم نے آج تک اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی!"

"کیسے کرتی! وہ مجھے ڈراتا دھمکاتا رہتا ہے!"

"خیر--!" بدصورت آدمی نے ایک لمبی سانس لے کر کہا!

"جب تک وہ بلیک میلر ہمارے ہاتھ نہ آجائے گا ہم تمہیں نہیں چھوڑ سکیں گے!"

"یہ تو موت سے بھی بدتر ہے! کیونکہ میں نے اپنے شوہر مسٹر براؤن سے صرف تین دن کے لئے کہا تھا! چوتھا دن میرے گھر کی تباہی کا دن ہوگا۔ اس لئے میرے حال پر رحم کیجئے!"

"ہو سکتا ہے ہم کل ہی تمہیں چھوڑ دیں! لیکن اس بلیک میلر کو قابو میں کئے بغیر ہم ایسا نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا اب رحم کی بھیک مانگنا ہمیں غصہ دلانا ہوگا!"

جولیا خاموش ہو گئی! ویسے اسے خوشی تھی کہ وہ انہیں جھانسہ دینے میں کامیاب ہو گئی ہے! لیکن وہ دل ہی دل میں ہنس رہی تھی کیونکہ اس نے انہیں عمران کا نام اور پتہ بتا دیا تھا! اس کی دانست میں عمران کے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہ ہوگا! کہ جولیانا فٹز واٹر کیا کرتی پھر رہی ہے!.... اور پھر اسے ویسے بھی اطمینان تھا کہ عمران کسی نہ کسی طرح ان لوگوں سے نپٹ ہی لے گا....!

"تم اِدھر کھڑی ہو جاؤ--!" بدصورت آدمی نے ایک طرف اشارہ کیا!.... جولیا نے چپ چاپ تعمیل کی! پھر بدصورت آدمی نے کسی غیر ملکی زبان میں اپنے ایک ساتھی سے کچھ کہا! اور دوسرے ہی لمحے میں اس کے تھیلے سے ایک کیمرہ نکل آیا....

"سیدھی کھڑی رہو اور کیمرہ کے لینس کی طرف دیکھو!" بدصورت آدمی نے جولیا سے کہا! دوسرا آدمی کیمرہ سیدھا کئے کھڑا تھا! چند لمحے بعد فلش کا جھماکا ہوا اور تصویر لے لی گئی!....

"بیٹھ جاؤ--!" بدصورت آدمی ایک طرف پڑے ہوئے پیال کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا۔

"ہم ابھی معلوم کئے لیتے ہیں کہ تمہارے بیان میں کتنی صداقت ہے!...."

"معلوم کر لیجئے!" جولیا نے لاپروائی سے کہا اور پیال پر بیٹھ گئی!

دفعتاً ایک آدمی بولا "میرا خیال ہے کہ میں اس نام کے آدمی کو جانتا ہوں! مگر وہ پولیس کے لئے کام کرتا ہے!"

"تمہیں یقین ہے!...." بدصورت آدمی اس کی طرف مڑا۔

"جی ہاں.... مجھے یقین ہے!.... وہ پولیس کے لئے کام کرتا ہے! عمران.... ایک پاگل سا آدمی ہے!.... اور ساتھ ہی خطرناک بھی! آپ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کب کیا کر بیٹھے گا!"

"کیوں؟" بدصورت آدمی جولیا کو گھورنے لگا!

"بھلا میں کیا بتا سکتی ہوں....! میں تو اسے ایک بلیک میلر کی حیثیت سے جانتی ہوں! اور اس نے مجھے اچھی طرح سے تباہ کیا ہے!"

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے دوستو!" دفعتاً جھونپڑے کے دروازے کی طرف سے آواز آئی! اور وہ سب بیک وقت اچھل پڑے۔ عمران دروازے میں کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا! اس کے داہنے ہاتھ میں

ریوالور تھا!

"یہی ہے--!" اس آدمی کے منہ سے بے اختیار نکلا جس نے کہا تھا کہ وہ عمران سے واقف ہے!....

"ہاں میں ہی ہوں! تم لوگ اپنے ہاتھ اوپر اٹھالو!...." سب نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دیئے لیکن بد صورت آدمی جوں کا توں کھڑا رہا!.... اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں!.... اور ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ عمران کے ہاتھ میں دبے ہوئے ریوالور کی طرف دیکھ ہی نہ رہا ہو!....

"تم بھی اپنے ہاتھ اٹھاؤ.... آہا شائد تم مجھے تنہا سمجھتے ہو!" عمران نے کہا!" ذرا آنکھیں کھول کر اپنے چاروں طرف دیکھو!"

بد صورت آدمی نے اِدھر اُدھر دیکھا!.... جھونپڑے کی پھوس کی دیواروں پر کئی ریوالوروں کی نالیں نظر آ رہی تھیں!....

"دوسری طرف میرے انتہائی وفادار دوست موجود ہیں! تم میں سے اگر کسی نے بھی اپنی جگہ سے جنبش کی تو اپنے پیروں پر کھڑا نہ رہ سکے گا!...."

بد صورت آدمی نے بھی اپنے ہاتھ اٹھا دیئے!

"مسز بلیک!.... اررر.... براؤن تم ان کی ٹائیاں کھولو اور ان کے ہاتھ پشت پر باندھ دو!.... جلدی کرو!.... ورنہ تمہارا مستقبل برباد ہو جائے گا!"

جولیا چپ چاپ آگے بڑھی اور ایک ایک کے ہاتھ باندھنے لگی!.... جب وہ پانچ آدمیوں کو باندھ چکی تو ہانپتی ہوئی بولی!" اسے کس طرح باندھوں اس کے گلے میں تو ٹائی ہی نہیں ہے!"

اس نے بد صورت آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا!

"پہلے ان کی جیبوں سے ان کے ریوالور نکال لو۔!"

جولیا نے ان کی جیبیں ٹٹولنی شروع کیں، صرف دو آدمیوں کے پاس ریوالور برآمد ہوئے بقیہ غیر مسلح تھے۔ ایک کے پاس چھرا تھا، جو وہ پہلے ہی نکال چکا تھا!

"اوہ.... تم وہ تھیلا تو بھول ہی گئیں جس میں کیمرہ تھا!"

تھیلا زمین پر پڑا ہوا تھا!.... جولیا اس کی تلاشی لینے لگی!

"اس میں کیمرہ ہے اور کچھ کاغذات!.... اور ریشم کی ڈور کا ایک بنڈل!...."

"واہ-- تب تو تم ان کے پیر بھی باندھ سکتی ہو!" عمران بچوں کی طرح خوش ہو کر بولا! "اب یہ کام شروع کر دو!"

جولیا انہیں دھکیل کر زمین پر گرانے لگی!

"دوستو! عمران نے انہیں مخاطب کیا" بہتری اسی میں ہے کہ چپ چاپ اپنے ہاتھ پیر بندھوا لو-- میں بلاشبہ پولیس کے لئے بھی کام کرتا ہوں لیکن یہ پولیس کا کام نہیں ہے! تمہارا آقا خوب سمجھتا ہے کہ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے --"

"تم کیا چاہتے ہو!" بد صورت آدمی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا!

"کچھ نہیں! تم جیسے حقیر آدمی سے کیا بات کروں---! یہ تو تمہارا آقا ہی پوچھے گا کہ میں کیا چاہتا ہوں! تب میں اسے بتاؤں گا مجھے ایک درجن شتر مرغ کے انڈے درکار ہیں!...."

"سی نور ڈان فریزر.... پلیز--!" جولیا اس سے کہہ رہی تھی! اگر آپ خود ہی لیٹ جائیں تو بہتر ہے! کیونکہ ابھی تک میں آپ کا بہت احترام کرتی رہی ہوں!"

ڈان فریزر خاموشی سے بیٹھ گیا! اور جولیا اس کے پیر باندھنے لگی! وہ سب ہی ان ریوالوروں کو خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہے تھے، جو پھوس کی دیواروں سے نکلے ہوئے تھے!.... جولیا ان سبھوں کو باندھ لینے کے بعد پھر عمران کی طرف مڑی!....

"اب -- ان کی خاطر بھی ہونی چاہئے!...." عمران نے بد صورت آدمی کی طرف اشارہ کیا لیکن جیسے ہی جولیا اس کے قریب پہنچی! اس نے اسے بڑی پھرتی سے پکڑ کر عمران کے ریوالور کے سامنے کر دیا!

"مار دو گولی--!" وہ دہاڑا۔" یہ سب بکواس ہے، جھونپڑے کے باہر کوئی بھی نہیں ہے...."

"ہاں-- آں....!" عمران نے نہایت اطمینان سے کہا!" باہر کوئی بھی نہیں ہے!.... اور یہ ریوالور بھی خالی ہیں! انہیں نہایت احتیاط سے دیوار کے باہر نکالا گیا تھا!.... اتنی احتیاط سے کہ تم لوگوں کو خبر بھی نہ ہو سکی! لیکن میرے بیس منٹ صرف ہوئے تھے!"

"ریوالور زمین پر پھینک دو!.... ورنہ اس کا گلا گھونٹ دوں گا!"

"نہیں زمین پر کیوں پھینکوں! میں اسے بڑی حفاظت کے ساتھ جیب میں رکھوں گا!...."

جیسے ہی عمران نے ریوالور جیب میں رکھا۔ بد صورت آدمی جولیا کو ایک طرف دھکیل کر عمران پر ٹوٹ پڑا-- عمران اسے ہاتھوں پر رکھ کر بڑبڑایا!" واہ دوست تو گویا تم اسی کے منتظر تھے!"

لیکن عمران نے اسے اس کا موقع نہ دیا کہ وہ اس کے جسم کے کسی حصے کو اپنی گرفت میں لے سکتا!

وہ لوگ جو زمین پر بندھے پڑے تھے، اٹھنے کے لئے زور کرنے لگے! شاید انہیں اس لئے اور

بھی غصہ آگیا تھا کہ وہ اب تک دیوازوں والے ریوالوروں کے متعلق دھوکے میں رہے تھے!

"جولیا انہیں دیکھنا!" عمران نے کہا!.... اور بدصورت آدمی پر پل پڑا.... لیکن وہ بھی کافی جاندار معلوم ہوتا تھا.... یہی نہیں بلکہ پھرتیلا بھی تھا!.... نہ جانے کس طرح وہ چاقو اس کے ہاتھ میں آگیا جو دیر سے زمین پر پڑا موم بتیوں کی روشنی میں چمک رہا تھا!

جولیا کا دل دھڑکنے لگا! کیونکہ عمران اسے چھوڑ کر الگ ہٹ گیا تھا.... اور وہ اس پر حملہ کرنے کے لئے کسی مرغ کی طرح پر تول رہا تھا! چاقو اس کی مٹھی میں بھینچا ہوا تھا!.... جولیا نے محسوس کیا کہ عمران کچھ خوف زدہ سا نظر آرہا ہے!.... وہ سوچ ہی رہی تھی کہ آخر یہ احمق جیب سے ریوالور کیوں نہیں نکال لیتا!

دفعتاً بدصورت آدمی نے عمران پر چھلانگ لگائی اور پیٹ کے بل دھب سے زمین پر گرا۔ پھر قبل اس کے اپنی جگہ سے ہل بھی سکتا!.... عمران اس پر کھڑا اسے بُری طرح روند رہا تھا! یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ بدصورت آدمی چیخنے اور کراہنے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکا!....

عمران اس پر سے اترتا ہوا بولا!" پھر کوشش کرو!...." لیکن وہ کسی ایسے سانپ کی طرح اپنا جسم زمین پر پٹختا رہا جس کی کوئی ہڈی جوڑ سے الگ ہو گئی ہو!

جولیا نے عمران کی طرف دیکھا اور ایک ٹھنڈی سی لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی!.... یہ اس احمق کا چہرہ تو نہیں تھا جسے جولیا بات بات پر اُلو بنانے کی کوشش کرتی تھی!.... احمق عمران اور اس عمران میں زمین و آسمان کا فرق تھا!

"اب چیخنا بند کرو.... ورنہ گردن شانوں سے کھینچ کر باہر پھینک دوں گا!...." وہ اپنے شکار کو گھورتا ہوا غرایا.... دوسرے قیدی ساکت و صامت پڑے رہے۔ بدصورت آدمی زمین پر پڑا ہاتھ پیر پھینکتا رہا! لیکن اب اس کی آواز آہستہ آہستہ مضمحل ہوتی جا رہی تھی!

"کیا تم سچ مچ تنہا ہو!...." جولیا نے آہستہ سے پوچھا اور عمران اس طرح چونک پڑا جیسے اب تک خود کو تنہا محسوس کرتا رہا ہو۔

"کک.... کیا.... ہام.... میں تنہا ہوں!...." اس نے بوکھلا کر کہا! اور یک بیک پھر اس کے چہرے پر حماقت طاری ہو گئی۔

"ان کا کیا ہو گا--!" جولیا نے قیدیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"تم ان کی پرورش کرنا.... میں زیادہ سے زیادہ پیسے پیدا کرنے کی کوشش کروں گا--" عمران نے سنجیدگی سے کہا!" بس اب تم یہیں ٹھہرو!.... میں انہیں ایک ایک کر کے گاڑی تک پہنچاتا ہوں!"

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک بڑی کار سنسان سڑک پر فراٹے بھر رہی تھی جس میں چھ ی اس طرح ٹھونسے گئے تھے جیسے مرتبان میں آچار ڈالا گیا ہو!-- عمران اسٹیئرنگ کر رہا تھا اور یا اس کے برابر بیٹھی ہوئی تھی!۔

"مگر تم یہاں پہنچے کس طرح...." جولیا نے پوچھا!

"بس اس طرح کہ اپنی موٹر سائیکل بھی یہیں چھوڑے جا رہا ہوں!"

"اوہ--! مجھے یاد آرہا ہے-- شاید میں نے کسی موٹر سائیکل کی آواز سنی تھی!"

"ضرور سنی ہو گی!"

"کیا ایکس ٹو سے تمہیں ہدایت ملی تھی!"

"کیا بتاؤں--!" عمران مغموم آواز میں بولا۔" میں ایک بہت بڑے جنجال میں پھنس گیا ہوں!"

"کیسا جنجال"

"یہی ایکس ٹو--! یہ حقیقت ہے کہ مجھے اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے! مگر کیا کروں، ج کل میری حالت بہت بقول کنفیوشس بہت پتلی ہے....! مگر سنو! میں اس طرح نہیں رہ سکتا جس طرح تم لوگ رہتے ہو!.... میرے ساتھ لازمی طور پر دو ایک ملازم رہیں گے!"

"ایکس ٹو سے اس کی اجازت نہیں مل سکے گی!"

"نہ ملے! کیا میں اس سے کمزور ہوں!"

"خیر میں بھی دیکھوں گی....!"

"ضرور دیکھنا-- اور جو کچھ نظر آئے مجھے بھی بتانا!"

جولیا خاموش ہو گئی! پچھلی نشست پر بدصورت آدمی ہولے ہولے کراہ رہا تھا! شائد اب وہ ہوش میں آگیا تھا!

## ۲

تین بج چکے تھے! لیکن جولیا اب بھی جاگ رہی تھی اور ابھی تک میٹرو ہوٹل کے اسی کمرے میں اس کا قیام تھا! وہ عمران کے متعلق سوچ رہی تھی! اس نے اسے میٹرو ہوٹل میں اتار دیا تھا۔ اور قیدیوں کو لئے ہوئے دانش منزل کی طرف چلا گیا تھا!....

جولیا سوچ رہی تھی کہ کہیں اسے بھی عمران کی ماتحتی میں نہ رہنا پڑے۔ ابھی تک تو ایکس ٹو کے بعد خود جولیا ہی کا نمبر تھا!.... سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبروں تک ایکس ٹو کے

احکامات اس کی معرفت پہنچا کرتے تھے۔ اس لئے اس کا خیال تھا کہ اسے سب پر برتری حاصل ہے۔ وہ کافی دیر تک اس مسئلے پر غور کرتی رہی، پھر سونے کا ارادہ کر ہی رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بجی!

"ہیلو--!" اس نے ریسیور اٹھا کر کہا!

"سترہ نمبر!...." دوسری طرف سے ہوٹل کے آپریٹر کی آواز آئی!

"مسز براؤن پلیز!"

"مسز براؤن اسپیکنگ!"

"آپ کی کال ہے....!"

"کنکٹ کر دیجئے!"

چند لمحوں کے بعد ایکس ٹو کی آواز آئی.... "ہیلو.... مسز براؤن"

"اوہ.... یس.... ہاؤڈی، ای ڈو!...."

"تم بخیریت ہو۔! مسز براؤن....!"

"یس پلیز....!"

"مسز براؤن! کیٹل ٹی.... پلیز....!"

"بہتر....!" جولیا نے سلسلہ منقطع کر دیا!.... کیٹل ٹی کا مطلب یہ تھا کہ اسے ٹیلی فون کی بجائے ٹرانسمیٹر پر گفت و شنید کرنی چاہئے!

اس نے سوٹ کیس سے سفری ٹرانسمیٹر نکالا!.... اور احتیاطاً باتھ روم میں چلی آئی!

"جولیا--!" ٹرانسمیٹر سے آواز آئی!

"یس سر!"

"اپنے آدمیوں سے کہو کہ جیفرسن اسٹریٹ کی سیما لاج پر ریڈ کریں؟ اس عمارت میں پائے جانے والے کتوں کو بھی نہ چھوڑا جائے.... اگر وہاں کے مکینوں میں سے ایک آدمی بھی بچ کر نکل گیا تو بہت سختی سے جواب طلب کروں گا!"

"بہت بہتر جناب!.... لیکن کیا عمران کو بھی فون کیا جائے!"

"فون!.... کیا بک رہی ہو! تم وہاں اس ہوٹل سے فون کرو گی؟.... نہیں!.... کسی پبلک بوتھ سے تنویر سے رابطہ قائم کرو! وہ سب کو مطلع کر دے گا!"

"بہت بہتر جناب!"

"اس کے بعد تم وہیں ہوٹل میں ٹھہرو گی! کیا تم سو رہی تھیں!"

"نہیں جناب! سونے کا ارادہ کر رہی تھی!"

"بس اس کے بعد سو جانا--اوور اینڈ آل!" گفتگو ختم ہو گئی!....

کچھ دیر بعد جولیا باہر جانے کی تیاری کر رہی تھی! کلاک ٹاور نے چار بجائے! اور اس نے سوچا کہ اب وہ کسی روک ٹوک کے بغیر باہر جا سکے گی! چار بجے سے قبل باہر جاتے وقت اسے رجسٹر میں درج کرنا پڑتا کہ وہ اتنی رات گئے کہاں اور کیوں جانا چاہتی ہے۔

وہ باہر نکلی اور چوراہے کی طرف چل پڑی کیونکہ پبلک ٹیلی فون بوتھ چوراہے کے قریب ہی تھا۔ بوتھ میں پہنچ کر اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا! پھر ہک سے ریسیور نکال کر فون کو ٹسٹ کیا اس میں کرنٹ موجود تھا!

سب کچھ ہوا، لیکن وہ نہ ہو سکا جس کے لئے وہ یہاں تک آئی تھی۔ یکے بعد دیگرے ہر ایک کے نمبر ڈائیل کئے لیکن کہیں سے بھی جواب نہ ملا! آخر میں عمران سے رابطہ قائم کرنا چاہا لیکن وہاں بھی سناٹا تھا! وہ جھنجھلا کر باہر نکل آئی! ایکس ٹو نے بہت زور دے کر کہا تھا کہ اس عمارت پر ریڈ کیا جائے.... لیکن جب کوئی بھی نہ مل سکا تو وہ کیا کرتی.... بہر حال اس نے سوچا کہ اب جلد از جلد ایکس ٹو کو اس کی اطلاع ہو جانی چاہئے!

وہ فٹ پاتھ سے نیچے اتر ہی رہی تھی کہ کوئی ٹھنڈی سی چیز اس کی گردن سے آلگی! اور وہ بے اختیار اچھل پڑی!....

"خاموشی سے چلتی رہو!" کسی نے آہستہ سے کہا!۔ "ورنہ یہ ریوالور ہے آئس کریم نہیں!"

جولیا سناٹے میں آ گئی! لیکن چلتی رہی اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا-- آخر وہ ایک کار کے قریب پہنچی اور اس سے اس میں بیٹھنے کو کہا گیا!

"پچھلی نشست پر!" نامعلوم آدمی نے کہا!

جولیا نے خاموشی سے تعمیل کی!.... لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ اس غیر متوقع حادثے پر حواس باختہ ہو گئی تھی، نامعلوم آدمی بھی اس کے برابر جا بیٹھا اور کار چل پڑی!

"اس کا مقصد کیا ہے!" کچھ دیر بعد جولیا نے پوچھا!

"اگر مجھے معلوم ہوتا تو ضرور بتا دیتا محترمہ!...." اس آدمی کا لہجہ بڑا شریفانہ تھا!

جولیا حیران رہ گئی....! وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ اب کیا ہوگا! آخر ایکس ٹو نے کس قسم کا کھیل شروع کر رکھا ہے!

کار کی کھڑکیوں میں سیاہ پردے پڑے ہوئے تھے! اس لئے راہ کا اندازہ کرنا بھی محال تھا!....

جولیا تن بہ تقدیر ہو بیٹھی! ویسے بھی اسے اطمینان تھا کہ ایکس ٹو ہزار آنکھوں سے اس کی نگرانی

کر رہا ہو گا! اسی رات کا ایک تجربہ شاہد تھا کہ انتہائی مایوسیوں کے عالم میں بھی غیر متوقع طور پر نہ صرف اس کی جان بچ گئی تھی بلکہ وہ لوگ بھی قابو میں آ گئے تھے جو شاید اپنی دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کی قوت بھی رکھتے تھے!.... جولیا اپنے ذہن کو پر سکون رکھنے کے لئے اسی پہلے واقعے کے متعلق سوچنے لگی! شاید اسے میٹرو ہوٹل میں بھیجنے کا مقصد ڈان فریزر کی نگرانی نہیں تھا! بلکہ ایکس ٹو ان لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہتا تھا! گویا اس نے ان پر یہ بات جتا دی تھی کہ ڈان فریزر کی نگرانی کی جا رہی ہے! انہوں نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس نگرانی کی پشت پر کون ہے، جولیا کو اغوا کیا.... اور پھر وہ خود ہی اپنے جال میں پھنس گئے! ویسے اسکا مطلب یہ بھی تھا کہ ڈان فریزر کوئی اہم شخصیت ہے۔ اسی بناء پر خود اسی کے ساتھی اس کی نگرانی کرتے رہے تھے!.... اگر یہ بات نہ ہوتی تو ڈان فریزر کے فرشتوں کو بھی جولیا کے وجود کا علم نہ ہو سکتا!

پھر اسے عمران یاد آیا جس نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا!.... کتنی شاندار چال تھی!.... اگر ان لوگوں کو شروع میں شبہ بھی ہو جاتا کہ عمران تنہا ہے تو وہ اس کی تکا بوٹی کر ڈالتے.... پھر ایک دوسرا نکتہ اس کے ذہن میں ابھرا آخر عمران کو اتنے ریوالور کہاں سے مل گئے تھے!.... اگر وہ انہیں ساتھ لایا تھا تو پھر یہی سمجھنا چاہئے کہ ایکس ٹو کو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ اسی جھونپڑے میں لے جائی جائے گی!.... لیکن اگر اسے اس کا علم تھا تو آخر جولیا کو شکار کا ذریعہ کیوں بنایا گیا تھا-- مگر نہیں! یہ بھی تو ممکن ہے کہ اسے صرف جگہ ہی کا علم رہا ہو! لیکن یہ نہ معلوم رہا ہو کہ اس گروہ میں کتنے اور کس قسم کے آدمی ہیں۔

اب یہ بھی ممکن ہے کہ اس بار پھر ایکس ٹو نے اس گروہ کے بچے کھچے آدمیوں کے لئے بھی کسی قسم کا جال پھیلایا ہو--! جولیا یہی سب کچھ سوچتی اور اونگھتی رہی! اور پھر اسے ٹھیک اسی وقت ہوش آیا جب کار ایک جھٹکے کے ساتھ رک گئی۔

پچھلی نشست کا دروازہ کھلا اور اس سے نیچے اترنے کو کہا گیا جولیا چپ چاپ اتر آئی!

وہ کسی عمارت کی کمپاؤنڈ میں تھی جس کے گرد قد آدم دیواریں تھیں!

جولیا کے دائیں بائیں دو آدمی چل رہے تھے۔ لیکن ان کے ہاتھ خالی تھے! اور اب وہ اپنی گردن پر لوہے کی ٹھنڈک بھی نہیں محسوس کر رہی تھی!

وہ عمارت میں داخل ہوئے اور متعدد کمروں سے گذرتے ہوئے ہال میں آئے لیکن جولیا کو ان دونوں آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہ دکھائی دیا!

"تشریف رکھیئے محترمہ!" ایک آدمی نے ایک آرام کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا! "آپ گئی ہوں گی!"

"آپ لوگ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں!" جولیا نے پوچھا!

"بس یونہی--!" دوسرا آدمی مسکرایا "کچھ دیر مل بیٹھیں گے! آپ کون سی شراب پسند ی ہیں!"

"مجھے ہر قسم کی شراب ناپسند ہے.... مگر....!"

"اوہ--! یہ بڑی عجیب بات ہے!" پہلے نے کہا!

"نہیں بہتیری شریف عورتیں نہیں پیتیں!" دوسرا بولا!

"میں یہ پوچھ رہی تھی کہ مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے!"

"آپ پریشان نہ ہوں! ہم دونوں شریف آدمی ہیں!"

"آخر مطلب کیا ہے!...." جولیا جھنجھلا گئی!

"کوئی خاص مطلب نہیں ہے! اگر آپ کو نیند آ رہی ہو تو بے تکلف سو جایئے گا!"

"میں چیخنا شروع کر دوں گی!"

"ہم کسی مہذب اور باعزت خاتون سے اس کی توقع نہیں رکھ سکتے!"

"عجیب آدمی ہیں آپ لوگ!...."

دونوں خاموش رہے! وہ حد درجہ سنجیدہ قسم کے لوگ معلوم ہوتے تھے! اور قطعی بے ضرر.... جولیا متحیر ہوئے بغیر نہ رہ سکی! لیکن یہ طلسم جلد ہی ٹوٹ گیا اور اب اسے معلوم ہوا کہ وہ یہاں کیوں لائی گئی تھی!.... کیونکہ ہال میں چھ آدمیوں کی ایک مختصر سی قطار داخل ہوئی جس کے پیچھے دو آدمی ٹامی گنیں لئے ہوئے چل رہے تھے! ان چھ آدمیوں نے ہاتھ اوپر اٹھا رکھے تھے!.... اور عمران سب سے آگے تھا!۔

جولیا ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئی!.... کچھ دیر پہلے ایکس ٹو نے جو جال ان لوگوں کے لئے بچھایا تھا اب اس کے ساتھی اسی قسم کے ایک دوسرے جال میں آ پھنسے تھے! حالانکہ دوسری بار بھی ایکس ٹو کو یہی توقع رہی ہو گی کہ اس کا بچھایا ہوا جال یقیناً مجرموں کو پھانسنے کے لئے کار آمد ثابت ہو گا!

ان دو آدمیوں میں سے ایک نے قہقہہ لگایا جو، جولیا کو یہاں لائے تھے۔

"کیوں دوستو--! اس بار خود پھنس گئے نا آخر!...."

"اے.... ذرا.... زبان سنبھال کر....!" عمران دیدے نچا کر بولا! "تم لوگ خطرناک قسم کے اٹھائی گیرے معلوم ہوتے ہو! پہلے میری بیوی کو پکڑ لائے اور اب ہمیں!...."

"توپ کی گرج بھی اس کمرے سے باہر نہیں جاسکے گی!...." وہ آدمی بولا!

عمران نے چاروں طرف اچٹتی ہوئی سی نظر ڈالی اور جولیا سے پوچھا!

"ڈارلنگ تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی تم اس کی فکر نہ کرو! یہ تمہارا بال بھی بیکا نہیں کرسکتے!...."

"تم لوگوں کی پشت پر کون ہے!" اس آدمی نے عمران سے پوچھا۔

"دیوار....!" عمران پیچھے مڑ کر سیدھا ہوتا ہوا بولا!....

"اچھی بات ہے.... تو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ!.... ہمارے چھ آدمیوں کے عیوض تم ساتوں برے نہیں رہو گے.... لیکن مجھے اس ننھی منی حسین سی عورت پر رحم آتا ہے!...."

"اے خبردار.... اگر تم نے میری بیوی کے حسن کی تعریف کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا! تم اسے پھسلانا چاہتے ہو!"

اس آدمی نے ان دونوں کو اشارہ کیا جن کے ہاتھوں میں ٹامی گنیں تھیں! وہ سامنے آگئے اور گنوں کا رخ عمران وغیرہ کی طرف ہو گیا!

"ٹھہرو...." عمران ہاتھ اٹھا کر بولا!" آخر یہ سزا کس بنا پر دی جا رہی ہے، پہلے تمہارے کچھ ساتھی میری بیوی کو پکڑ لے گئے!.... انہیں سمجھا بجھا کر راضی کیا تو اب تم لوگ لے اڑے.... اگر یہ تمہیں اتنی پسند ہے تو میں طلاق دیئے دیتا ہوں تم باقاعدہ طور پر اس سے شادی کرلو.... پھولو.... پھلو.... اور مجھے بھی دیکھ کر خوشی ہو!"

دفعتاً ہال کی دیوار سے لگی ہوئی ایک گھنٹی بول پڑی! وہ سب بری طرح چونکے.... لیکن قبل اس کے ٹامی گنوں والے دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوتے صفدر اور عمران نے ان پر چھلانگیں لگائیں!

"ٹھٹ.... ٹھٹ.... ٹھٹ....!" بیشمار گولیاں دیواروں اور چھت سے ٹکرائیں! عمران ٹامی گن چھین چکا تھا اور صفدر ابھی تک دوسرے آدمی سے لپٹا ہوا تھا۔

"بس کھیل ختم!" عمران دہاڑا.... "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ! اور تم سارجنٹ نعمانی دیکھو باہر کون ہے!.... لیفٹیننٹ چوہان تم بھی جاؤ...."

وہ دونوں چلے گئے! اتنی دیر میں صفدر بھی دوسرے آدمی سے ٹامی گن چھین چکا تھا!۔

"ان چاروں کو باندھ لو!" عمران غرایا!" صفدر تم بڑے شاندار رہے!.... بہت اچھے.... گریٹ....!"

ان چاروں کے ہتھکڑیاں لگائی گئیں! اور کچھ دیر بعد چوہان اور نعمانی ایک دبلے پتلے اور نوق سے آدمی کو پکڑے ہوئے اندر آئے!

قیدیوں میں سے ایک اسے دیکھ کر دہاڑا.... "او سور کے بچے گھنٹی کیوں بجائی تھی!"

مگر سور کا بچہ صرف ہانپتا رہا!....

## ۳

جولیا ہوٹل سے اپنے فلیٹ میں آگئی تھی.... وہ صبح دس بجے بستر پر جو گری تو چار بجے شام ے پہلے اس کی آنکھیں نہ کھل سکیں!

پچھلی رات کے واقعات اسے خواب کی طرح یاد آرہے تھے!.... اور اب ایسا معلوم ہو رہا تھا ے اسے ان کی صحت پر یقین ہی نہ آسکے گا! ذہن پر اسی قسم کے اثرات محسوس ہو رہے تھے، جو ی ڈراؤنے خواب کا نتیجہ ہوتے ہیں!

اتنا سوچنے کے بعد بھی اس کی طبیعت کچھ گری گری سی تھی! آٹھ بجے فون کی گھنٹی بجی اور ولیا سر سے پیر تک لرز گئی!.... پچھلی رات کے تجربات نے اس کے اعصاب پر اچھا اثر نہیں تھا! اس نے سوچا کہ یہ ایکس ٹو ہی کا فون ہوگا--اور آج رات پھر--؟

بہر حال اس نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے ریسیور اٹھایا! اور دوسری طرف سے ایکس ٹو کی ہرائی ہوئی آواز آئی!

"تم سو چکیں".... وہ کہہ رہا تھا!

"لیس سر!-- میں اب جاگ رہی ہوں!"

"پچھلی رات کے تجربات کیسے رہے!...."

"بھیانک اور غیر متوقع!"

دوسری طرف سے ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا! اور کہا گیا!" عمران بڑا اچھا جا رہا ہے جولی! نہ تو ابھی تک وہ مجھ سے الجھا ہے اور نہ اس کی وجہ سے کوئی کام بگڑا ہے! جھونپڑے والے واقعہ میں تو اس ے کمال ہی کر دیا!.... وہ تنہا بھی درجنوں پر بھاری پڑتا ہے.... ایسی ہی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ مجھے پسند ہیں! اور ہاں.... یہ صفدر سعید بھی کام کا لڑکا ہے۔ اس سے اتنی اچھی توقعات نہیں تھیں! اور یہ تمہارے ملٹری کے ریٹائرڈ آفیسر تو بالکل ہی ناکارہ ثابت ہو رہے ہیں۔ میں ان سب کو چھانٹ دوں گا۔!"

"میرا خیال ہے کہ اب آپ ان لوگوں کو عمران کے ہی ذریعہ گورن کریں گے!"

”نہیں!.... تمہاری حیثیت اپنی جگہ پر قائم ہے! عمران کو کوئی ذمہ داری نہیں سونپ سکتا!.... کیونکہ وہ اس قابل ہی نہیں ہے!“

جولیا نے اطمینان کا سانس لیا!.... اور پھر بولی! ”لیکن یہ قصہ میری سمجھ میں نہ آسکا!“

”اب یہ قصہ بہت طویل ہو گیا ہے جولی!“ دوسری طرف سے آواز آئی! ”اور ہمیں جلد ہی اس کا تدارک کرنا پڑے گا!.... ہو سکتا ہے ہمیں اس کے لئے سفر بھی کرنا پڑے یہ لوگ ایک مغربی ملک کے ایجنٹ ثابت ہوئے ہیں! کاغذات سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا مرکز آزاد سرحدی علاقہ شکرال ہے لیکن یہ شکرال کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے۔ اس سے پہلے ہمیں اس علاقے میں بھی کوئی شکایت نہیں رہی!....“

”وہ تو ایک خطرناک علاقہ ہے جناب!....“ جولیا نے کہا!

”ہے.... لیکن اپنی حدود کے اندر.... ہمسایہ ممالک سے وہ صرف مویشیوں کی تجارت کرتے ہیں اور اسی پر ان کی زندگی کا انحصار ہے!“

”کیا وہ ہمارے ملک کے خلاف کسی سازش میں حصہ لے رہے ہیں!“

”یقیناً-- ان لوگوں کے پاس سے جو کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔ ان سے یہی اندازہ ہوتا ہے! فی الحال ان کا پروگرام یہ تھا کہ ایک مغربی ملک سے ہمارے تعلقات خراب ہو جائیں!.... اسی کے لئے وہ کام کر رہے تھے اور وہ اسپینی جو میٹرو میں مقیم تھا دراصل شکرال ہی کا باشندہ ہے اس کے علاوہ ابھی تک اور جتنے بھی گرفتار ہو سکے ہیں۔ دیسی ہی ہیں!“

”اس اسپینی سے آپ نے بہت کچھ معلوم کیا ہو گا!“

”کچھ بھی نہیں! اس نے اپنے ہونٹ سی لئے ہیں!“

”تو پھر ہم اس سفر پر کب روانہ ہوں گے!“

”میں ابھی اس کے متعلق غور کر رہا ہوں! اس میں کئی دشواریاں ہیں! لیکن یہ بہت ضروری بھی ہے! اگر شکرال اس قسم کی سازشوں کا مرکز بنتا رہا تو ہمیں ہر وقت خطرات سے دوچار رہنا پڑے گا!

”یہ سفر یقیناً بہت مشکل ہو گا!“

”مشکل سے بھی کچھ زیادہ خیر اس کے متعلق تو کچھ سوچنا ہی نہ چاہیئے کیونکہ سفر تو ہر حال میں کرنا ہی پڑے گا----“

”سوال یہ ہے کہ شکرال میں داخلے کی صورت کیا ہو گی!“

”کیوں! کیا اس میں بھی کوئی دشواری پیش آئے گی!“

”بات یہ ہے کہ وہاں اجنبی لوگ آسانی سے پہچان لئے جائیں گے!“

”میک اپ!“

”عقل استعمال کرو-- کیا تم شکرالی بول سکو گی....؟“

”نہیں جناب!“

”پھر--! میک اپ کس کام کا.... کیا گونگوں کی ایک پوری ٹیم وہاں کوئی بستی بسانے جائے ں!“

”یقیناً دشواری ہو گی جناب!“

”تمہارے ساتھیوں میں سے صرف دو آدمی اچھی طرح شکرالی بول اور سمجھ سکتے ہیں! مران اور صفدر سعید!“

”اوہ تو کیا اسٹاف میں حالیہ تبدیلیوں کی وجہ یہی ہے!“

”ہاں.... یہی سمجھ لو!....“

”تو پھر اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ کو اس سازش کا علم بہت پہلے ہو چکا تھا!“

”یہی بات ہے! بہت دن ہوئے کانوں میں بھنک پڑی تھی! پھر جب ڈان فریزر پر نظر پڑی تو مجھے چونکنا پڑا۔ وہ اسپینی ضرور بول سکتا ہے۔ لیکن اسپین کا باشندہ نہیں ہو سکتا! اس کے خدوخال شکرالیوں کے سے ہیں۔ البتہ ان میں ہلکی سی جھلک اس قسم کی ضرور ملتی ہے، جس کی بناء پر اسپینی ہونے کا دھوکا ہو سکتا ہے!“

”تو کیا آپ کی دانست میں ان کا پورا گروہ گرفتار ہو چکا ہے!“

”کسی حد تک یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے! مگر یقین کے ساتھ کوئی حکم لگانا درست نہ ہو گا۔ البتہ ر ڈان فریزر کے ہونٹ کھل سکتے تو لازمی طور پر تصدیق ہو جاتی.... اچھا خیر.... اس سلسلے میں مزید غور کرنے کے بعد تمہیں اطلاع دی جائے گی۔ فی الحال تم صفدر کو فون کرو کہ وہ عمران سے مل لے!“

”بہت بہتر جناب!“ جولیا نے کہا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

O

عمران ایک آرام کرسی پر پڑا اونگھ رہا تھا! مگر وثوق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اونگھ رہا تھا! ممکن ہے اس وقت اس پر چودہ طبق روشن ہو رہے ہوں! کیونکہ اس کے ظاہر سے اس کے متعلق کوئی اندازہ لگا لینا آسان کام نہیں تھا!....

دفعتاً کال بل کی آواز سے چونک پڑا۔ دروازہ اندر سے بولٹ نہیں تھا! اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "آجاؤ!"

دروازہ کھلا اور صفدر سعید اندر داخل ہوا.... عمران اسے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے پہلی بار ملنے کا اتفاق ہوا ہو!

"معاف کیجئے گا! میں آپ کو پہچانا نہیں!" اس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یاد داشت پر زور دے رہا ہو!

"ارے!" وہ مسکرا کر بولا! "میں صفدر سعید ہوں!"

"لاحول ولا قوۃ!" عمران نے جلدی سے کہا! "میں عبدالوحید سمجھا تھا! تشریف رکھیے.... تشریف رکھیے! غالباً ہم لوگ پچھلے سال میلہ اسپاں و مویشیاں میں ملے تھے....!"

"ارے بھائی صاحب! ابھی پچھلی ہی رات کی بات ہے کہ ہم دونوں ایک مہم میں شریک تھے!"

"نہیں--!" عمران نے حیرت سے کہا اور تین بار آنکھیں مل کر پھر صفدر سعید کی طرف دیکھا۔

"آہا.... ٹھیک مجھے بھی کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے، جیسے میں آپ کو بہت قریب سے جانتا ہوں....!"

"نہیں عمران صاحب!" صفدر ہنس کر سر ہلاتا ہوا بولا! "میں اس چکر میں نہیں آسکتا! جس نے آپ کو پچھلی رات ان لوگوں کے مقابلے پر نہ دیکھا ہو! وہ آپ کو یقیناً کوئی بھولا بھالا بچہ سمجھ سکتا ہے!"

"اوہ-- میرے خدا اب یاد آیا پچھلی رات ہم دونوں گرینڈ میں پنگ پانگ کھیل رہے تھے!"

"خیر میں آپ کی یاد داشت کو چیلنج کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا! اس وقت میں ایکس ٹو کے حکم سے یہاں آیا ہوں!"

"اوہ--اچھا اچھا!.... ایکس ٹو.... یہ ایک نئی بیماری ہے جس نے آج کل مجھے آدبوچا ہے! کہیے کیا بات ہے!"

"معلوم یہ ہوا تھا کہ بات آپ ہی سے معلوم ہو گی....!"

"اررر.... ہپ! ٹھہریئے.... دیکھئے! میں اپنی ٹیبل ڈائری دیکھنے کے بعد ہی کچھ کہہ سکوں گا.... مجھے دراصل بھول جانے کا مرض ہے لہٰذا روزانہ کا پروگرام ایک دن قبل ہی نوٹ کر لیتا ہوں!" وہ اٹھ کر رائٹنگ ٹیبل پر آیا اور ٹیبل ڈائری اٹھا کر ورق گردانی کرنے لگا! پھر ایک صفحے پر

نظر جما کر بڑبڑایا "گوبھی ٹماٹر.... آلو.... مچھلی کا شوربہ.... مٹن چاپس.... ہائیں یہ کیا.. اوہ لاحول.... یہ تو دوپہر کے کھانے کے متعلق تھا! دوپہر کا کھانا بڑی اہم چیز ہے مسٹر دفتر....!"

"صفدر....!" صفدر بول پڑا....

"اوہ.... معاف کیجئے گا مسٹر صفدر میں نے پرسوں آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھے بھول جانے کا مرض ہے!"

"نہیں یہ تو آپ نے ابھی کہا تھا!"

ہو سکتا ہے.... مگر مجھے یاد آرہا ہے کہ پرسوں کہا تھا.... خیر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا.... کہ پڑتا ہے۔"

"پتہ نہیں!" صفدر پھر ہنسنے لگا! "آپ بہت دلچسپ آدمی ہیں، عمران صاحب!"

"ہاں تو ابھی ہم کس مسئلے پر گفتگو کر رہے تھے....!"

"مسئلہ تو آپ ہی بتائیں گے.... آخر ایکس ٹو نے مجھے آپ کے پاس کیوں بھیجا ہے!"

"اُف-- فوہ! پھر وہی ایکس ٹو.... آہاں.... ٹھیک یاد آیا.... ایکس ٹو کا خیال ہے ہمیں شکرال کی طرف سفر کرنا چاہئے!"

"ہاں یہ تو سبھی کو معلوم ہے!"

"پھر.... مگر....! کیا ہم میں سے کوئی شکرالی بول سکتا ہے!"

"میں اپنے متعلق یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں بول سکوں گا!"

"کیا آپ کی شادی ہو چکی ہے!" عمران نے شکرالی زبان میں سوال کیا!

"ہائیں--! آپ بھی بول سکتے ہیں!...." صفدر نے شکرالی ہی میں حیرت ظاہر کی!

"مگر مسٹر صفدر مجھے افسوس ہے کہ آپ لہجے پر قادر نہیں ہیں!"

"اور مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے جیسے میں کسی شکرالی ہی سے گفتگو کر رہا ہوں!...."

"خیر....!" عمران ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولا! "محنت برباد نہیں ہوئی....!"

"لہجوں پر بھی قادر ہونا بڑی مشکل بات ہے!" صفدر سر ہلا کر بولا!۔

"آپ اس سے بھی واقف ہوں گے کہ شکرال کتنی خطرناک جگہ ہے!"

"جی ہاں! میں جانتا ہوں....!" صفدر بولا!

"سوال یہ ہے کہ وہاں داخلے کے لئے بہانہ بھی تو چاہئے!.... سات مرد اور ایک عورت جن میں سے صرف دو شکرالی زبان بول سکتے ہیں۔ بقیہ کا کیا بنے گا! چونکہ کبھی اجنبی ادھر کا رخ

بھی نہیں کرتے اس لئے ہم ہر وقت خطرات سے دوچار رہیں گے -- کیا خیال ہے؟"

"درست ہے.... !ان لوگوں کا داخلہ یقیناً خطرناک نتائج کا باعث ہو گا جو شکرالی نہیں بول سکتے!...."

"بس ایک تدبیر ہے!" عمران کچھ سوچتا ہوا بولا!" مگر دقت طلب! ہمارے لئے بہتیری نئی الجھنیں پیدا ہو جائیں گی!"

"کیا تدبیر ہے۔!"

"شکرالی کھیل تماشوں کے شائق ہیں! کیوں نہ ہم ایک چھوٹا سا سرکس ترتیب دیں!...." عمران بڑبڑایا!

"سرکس کے لئے اور زیادہ آدمیوں کی ضرورت پیش آئے گی اور پھر سامان بھی ساتھ ہونا چاہئے!"

"سامان اور آدمیوں کی فکر نہ کرو! وہ سب مہیا ہو جائیں گے....! حکومت اس مسئلہ پر بہت بڑی رقم صرف کرنے پر تیار ہے!"

"تب پھر کوئی دشواری نہیں!"

"ہے کیوں نہیں!.... اس صورت میں بھی اگر ہم براہ راست شکرال میں گھستے چلے گئے تو یقیناً ہمیں شبے کی نظر سے دیکھا جائے گا----"

اسے یوں سمجھئے نا!.... کہ خود شکرالیوں میں کسی قسم کی سازش کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، وہ سیدھے سادے لوگ ہیں!.... اور ان کی انگلیاں صرف رائفلوں کے ٹریگروں پر چلنا جانتی ہیں! وہ للکار کر آپ کے جسم چھلنی کر دیں گے.... لیکن چھپ کر نہیں ماریں گے! ظاہر ہے اگر اس سازش کا مرکز شکرال ہی ہے تو وہاں اس سازش کے سرغنہ بھی موجود ہوں گے لہذا انہیں دھوکا دینا آسان کام نہ ہو گا!"

"یہ بھی درست ہے!"

"لیکن اگر وہ خود ہی زبردستی ہمیں شکرال لے جائیں تو کیسی رہے گی!"

"یہ کیسے ممکن ہے" صفدر نے کہا!

"ممکن ہے!" عمران بولا!.... "ہم یہ ظاہر کریں کہ ہم شکرال کی سرحد سے گذر کر دوسرے ملک میں داخل ہونا چاہتے ہیں!"

صفدر چند لمحے خاموشی سے عمران کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا!" میں اب بھی نہیں سمجھا!"

"ہم مقلاق کی سرحد سے لگے ہوئے چلتے رہیں اور پھر شمال کی طرف مڑ جائیں....

ٹھہرو!-- میرے پاس نقشہ موجود ہے!" عمران اٹھتا ہوا بولا! اس نے ایک الماری کھول کر ایک چارٹ نکالا! اور اسے میز پر پھیلا دیا!

"یہ ادھر.... یہ مقلاق.... یہ تیر کا نشان شمال کی طرف اشازہ کر رہا ہے.... یہ اس جگہ.... سرخ نشان سے ہم مڑیں گے اور شاید دو یا تین میل چلنے کے بعد ہمیں شکرال کی سرحد میں داخل ہونا پڑے گا-- یہاں سے ہمارا رخ شمال مشرق کی طرف ہو جائے گا۔ اور ہم شکرال ی آبادی میں داخل ہوئے بغیر شمال مشرق کی طرف چلتے رہیں گے! اس حصے میں شکرال کی چراگاہیں ہیں۔ یہاں لازمی طور پر شکرالیوں سے مڈبھیڑ ہو گی! اور پھر اس کے بعد کے مسائل مجھ پر چھوڑ دو!"

"ہے تدبیر جاندار-- لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمیں پکڑ ہی لے جائیں!" صفدر نے کہا!

"یہ مجھ پر چھوڑ دیا جائے.... اس کے لئے کسی قسم کی الجھن بے کار ہے.... یہ تجویز اس چھوکری کے ذریعہ ایکس ٹو تک پہنچا دی جائے تو بہتر ہے!"

"چھوکری!" صفدر نے حیرت سے دہرایا!

"ہاں-- وہ کیا نام ہے.... دنولیا...."

"اوہ.... جولیا.... ہاہا.... دنولیا.... کمال ہے!"

"مجھے یہ لڑکی اتنی پسند ہے کہ اگر اس کی کوئی بہن ہوتی تو میں شادی کر لیتا!...."

"وہ خود بھی تو غیر شادی شدہ ہے۔" صفدر اپنی ایک آنکھ دبا کر مسکرایا!

"ہائیں.... نہیں" عمران نے حیرت سے کہا!

"ہاں.... خدا کی قسم!"

"لاحول.... میں ابھی تک یہی سمجھتا رہا ہوں کہ وہ غیر شادی شدہ ہے!"

اتنے میں سلیمان آکر کھڑا ہو گیا!

"کیا بات ہے!" عمران نے اسے گھورتے ہوئے غصیلے لہجے میں پوچھا!

"رات کا کھانا جناب!"

"ابے نمک حرام تو مجھے الو کیوں بناتا ہے....!"

"نہیں تو....!"

"نہیں تو کے بچے میں نے دوپہر کا کھانا کب کھایا تھا!"

"کھایا تو تھا....!"

"اچھا ڈائری اٹھا!"۔۔۔۔ عمران گرج کر بولا۔

سلیمان نے ٹیبل ڈائری اس کی طرف کھسکا دی! عمران نے ورق الٹے۔۔۔۔ اور بولا!" دیکھا کہاں لکھا ہے!"

"ارے۔۔۔۔ یہ تو پرسوں دوپہر کی بات ہے صاحب! تاریخ بھی تو دیکھئے!۔۔۔۔"

"پرسوں۔۔۔۔!" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بولا! چند لمحے کچھ سوچتا رہا پھر ایک طویل کراہ کے ساتھ کرسی کی پشت سے ٹک گیا! وہ آہستہ آہستہ بڑبڑا رہا تھا!" پرسوں۔۔۔۔ دوپہر کا کھانا۔۔۔۔" پھر صفدر کی طرف دیکھ کر بولا!" میں بہت کمزوری محسوس کر رہا ہوں مسٹر دختر۔۔۔۔ ارر۔۔۔۔ صفدر۔۔۔۔ میں نے پرسوں دوپہر سے کھانا نہیں کھایا!"

سلیمان نے اپنے سر پر دوہتھڑ مارا اور ایک ٹانگ پر کھڑا ہو کر بولا۔ "پرسوں دوپہر سے نہیں پرسوں دوپہر کو!"

"کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔!" عمران کی آواز حد درجہ نحیف ہو گئی۔ اس کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں!"

صفدر ہنسنے لگا۔۔۔۔ لیکن عمران کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی!۔۔۔۔

سلیمان چند لمحے کھڑا رہا پھر چلا گیا۔ صفدر عمران کی طرف دیکھ رہا تھا!۔۔۔۔ لیکن عمران بدستور آنکھیں بند کئے پڑا رہا!

"عمران صاحب!۔۔۔۔ "صفدر نے اسے آہستہ سے پکارا۔۔۔۔

لیکن جواب ندارد-- آخر سلیمان نے اس کے قریب آکر آہستہ سے کہا!" مشکل ہے صاحب!۔۔۔۔ اب یہ کل صبح اسی کرسی پر سے سو کر اٹھیں گے--!"

"نہیں--!" صفدر نے حیرت ظاہر کی!

"ہاں صاحب!۔۔۔۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ ہو گا!"

## ۴

جولیانا فٹز واٹر نے اپنی کار کا دروازہ کھولا! اور بیٹھنے ہی والی تھی کہ بے اختیار چونک پڑی۔ کسی نے شانے پر ہاتھ رکھ دیا تھا!۔۔۔۔

وہ مڑ کر جھلائے ہوئے انداز میں بولی "یہ کیا بدتمیزی۔۔۔۔!"

"کہاں۔۔۔۔ "عمران احمقوں کی طرح منہ پھاڑ کر کھڑا ہو گیا!

"تم نے میرے شانے پر ہاتھ کیوں رکھا تھا!"

"پھر کہاں رکھتا!"

"گدھے ہو تم۔۔۔۔!"

"پتہ نہیں!" عمران نے گردن جھٹک کر پچھلی نشست کا دروازہ کھولا اور نہایت اطمینان سے در بیٹھ کر پھر بند کر دیا۔

"کیا مطلب!" جولیا اسے گھورنے لگی!

"کس بات کا مطلب!"

"تم گاڑی میں کیوں بیٹھ گئے۔۔۔۔؟"

"مجھے زیدی اسٹریٹ میں اتار دینا!"

"تمہاری نوکر ہوں!"

"نہیں!۔۔۔۔ میری۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ کیا کہتے ہیں۔۔۔۔ مجھے رات بھر نیند نہیں آئی۔۔۔۔ صفدر کہہ رہا تھا کہ ابھی تمہاری شادی نہیں ہوئی۔۔۔۔ ہی ہی۔۔۔۔ کیا یہ سچ ہے!"

"اتر جاؤ گاڑی سے ورنہ اچھا نہ ہو گا!"

"میں تو نہیں اتروں گا۔ اب تم لوگ مجھ پر دھونس نہیں جما سکتے۔۔۔۔ سمجھے!۔۔۔۔"

"لیکن میں تمہیں اپنی گاڑی میں نہیں لے جاؤں گی!"

"تم لے جاؤ گی! کیونکہ ایکس ٹو نے مجھ سے یہی کہا تھا!"

"کہا ہو گا۔۔۔۔!"

"اچھی بات ہے۔۔۔۔ نتیجے کی تم خود ذمہ دار ہو گی!" عمران نے دروازہ کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا! جولیا جھلائے ہوئے انداز میں بیٹھ گئی! کار اسٹارٹ ہوئی اور چل پڑی!

"یہ ایکس ٹو کوئی جادوگر ہے کیا!" عمران نے پوچھا!

"میں نہیں جانتی!" جولیا نے غصیلے لہجے میں جواب دیا!۔

"دیکھو نا! صرف نام آیا اس کا اور تم سیدھی ہو گئیں!"

"ایکس ٹو تم سے اس سلسلے میں معاملہ کر کے نقصان اٹھائے گا۔"

"کس معاملے میں!"

جولیا کچھ نہ بولی۔ کار چلتی رہی! عمران نے پھر اسے مخاطب کیا!

"کیا تم مجھ سے محبت کرو گی!۔۔۔۔ ارے باپ۔۔۔۔ نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔"

"میں نے اپنے نئے کتے کا نام عمران رکھا ہے!"

"میری مرغی کا نام جولیا نافٹز واٹر ہے اور وہ آج کل انڈوں پر بیٹھی ہوئی ہے.... ذرا چھیڑو تو اس طرح کڑکڑاتی ہے جیسے....!"

"بکواس مت کرو! ورنہ بڑی بے عزتی کر کے گاڑی سے اتار دوں گی!"

"افسوس!...." عمران ٹھنڈی سانس لے کر غمناک آواز میں بولا!

"یہ تو کچھ بھی نہ ہوا۔ میں نے سوچا تھا.... اگر میں نے ایکس ٹو کی ماتحتی قبول کر لی تو تم مجھ سے محبت کرنے لگو گی--! افسوس ہزار افسوس بلکہ ہیہات!"

"کیا تم خود کو اس قابل سمجھتے ہو---؟" جولیا نے زہریلے لہجے میں پوچھا!

"نہیں سمجھتا! یہی تو مصیبت ہے!...." عمران کی آواز بدستور غمناک رہی۔ اس نے ایک سسکی سی لے کر کہا!"میں محض اسی توقع پر زندہ ہوں کہ کبھی تو کسی لڑکی کو مجھ پر رحم آئے گا! بہت عرصہ ہوا ایک ملی تھی.... مگر لوگوں نے مجھے بہکا دیا!.... اب سوچتا ہوں کہ میں نے اس سے محبت نہ کر کے سخت غلطی کی تھی!"

"ملی تھی...." جولیا نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا!"تمہیں؟"

"ہاں.... ہاں ملی تھی!" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا"اور تم سے زیادہ حسین تھی!"

"پھر کیوں جھک مارتے پھر رہے ہو!"

"ہاں--! ذرا بائیں ہاتھ کو موڑ لینا-- بتاتا ہوں تمہیں سن کر یقیناً افسوس ہوگا.... خدا انہیں غارت کرے جنہوں نے مجھے بہکایا تھا!.... ٹھیک ہے بس تھوڑی دور اور چلنا پڑے گا-- ہاں تو ان گدھوں نے مجھے بہکا دیا تھا-- اچھا تم ہی بتاؤ اگر اس کی ایک آنکھ غائب تھی تو اس سے کیا فرق پڑتا.... کیا دونوں آنکھوں سے دو شوہر دکھائی دیتے ہیں!"

"کیا مطلب....!"

"مطلب یہ کہ وہ یک چشم تھی...."

جولیا نے قہقہہ لگا کر کہا اور عمران دانت پیس کر بولا!"خدا کرے تم بھی کانی ہو جاؤ....!"

"تم خود اندھے ہو جاؤ!"

"اندھا کب نہیں ہوں؟ اندھا ہوں تبھی تو تم سے محبت ہو گئی ہے!.... اور شاعر کہتے ہیں کہ محبت اندھی ہوتی ہے.... میں کہتا ہوں گونگی اور بہری بھی ہوتی ہے.... کہنے میں کیا لگتا ہے!.... چلو میں آج سے کہنا شروع کرتا ہوں کہ محبت کانی ہوتی ہے.... لولی لنگڑی ہوتی ہے.... آہا بس آگے وہاں روک دینا گاڑی جہاں میونسپلٹی کی لالٹین کا کھمبا ہے۔"

"ارے-- تم مجھے باتوں میں الجھا کر کہاں لے آئے....!" کار ایک گندی سی گلی میں رکی تھی جہاں دونوں طرف بدوضع اور بے ڈھنگے مکانوں کی قطاریں تھیں!....

"انجن بند کر کے اتر چلو!" عمران نے کہا!

"کہیں تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا!"

"میں بار بار اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا!"

"تم مجھے کیوں اترنے کو کہہ رہے ہو!...."

"یہ میرا نجی کام نہیں ہے! اس وقت میں ایکس ٹو کے لئے کام کر رہا ہوں! اس لئے تمہیں جس طرح چاہوں استعمال کر سکتا ہوں!"

"یعنی....!"

"تمہیں مکھن میں تل کر کھا بھی سکتا ہوں!"

"بکواس مت کرو! چپ چاپ گاڑی سے اتر جاؤ!.... میں واپس جاؤں گی!"

"تمہاری مرضی!" عمران نے لاپروائی سے کہا! اور دروازہ کھول کر نیچے اترتا ہوا بولا!"لیکن نتیجے کی ذمہ داری خود تم پر ہو گی۔!"

جولیا کی آنکھوں میں الجھن کے آثار صاف پڑھے جا سکتے تھے! آخر اس نے دانت پیس کر کہا!"شاید ایکس ٹو نے ہمیں سزا دی ہے! کیا تم عذاب کے فرشتوں سے کم ہو!"

"ہاں تھوڑا سا کم ہوں کیونکہ کسی قسم کے بھی فرشتے بیوقوف نہیں ہوتے!" عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر جولیا نے اسے ایک کرم خوردہ دروازے پر دستک دیتے دیکھا!.... وہ سوچ رہی تھی کہیں سچ مچ اسے ایکس ٹو کی طرف سے اس قسم کی کوئی ہدایت ہی ملی ہو! مگر یہاں اس گندی سی گلی میں کیا کام ہو سکتا ہے--! کیا وہ انہیں لوگوں میں سے کسی کی تاک میں ہے، جو پچھلے دنوں پکڑے گئے تھے!

طوعاً و کرہاً وہ بھی کار سے اتر آئی....!

عمران برابر دروازہ پیٹتا رہا! کچھ دیر بعد کسی نے اندر سے کنڈی گرائی اور دروازہ آواز کے ساتھ کھل گیا-- دروازہ کھولنے والا ایک خستہ حال بوڑھا تھا جو اپنی چندھیائی آنکھوں سے انہیں شاید پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا مسٹر پیکاک اندر ہیں!" عمران نے پوچھا!

"جی ہاں!" بوڑھا ایک جھٹکے کے ساتھ گردن ہلا کر بولا"آپ کا نام کیا ہے....!"

"ہمارا نام!" عمران اکڑ کر بولا!"بے ادب.... گستاخ.... ہمارا نام پوچھتا ہے.... کیا ہم

صورت ہی سے ڈیوک آف ڈھمپ نہیں معلوم ہوتے....!"

"نہیں!" بوڑھا پر مسرت لہجے میں چیخا" یہ آپ ہیں! حضور والا.... میری آنکھیں پھوٹ جاتیں تو اچھا تھا! وہ آنکھیں کس کام کی جو حضور کو نہ پہچان سکیں آیئے سرکار دولت مدار مسٹر پیکاک تشریف رکھتے ہیں!.... اور آپ کو دیکھتے ہی دم اٹھا کرنا چنے لگیں گے....! آیئے آیئے! میری نظر روز بروز کمزور ہوتی جارہی ہے.... ان سے نہ کہیے گا کہ میں آپ کو پہچان نہیں سکا تھا....!"

"ڈچس آف ڈھمپ.... پلیز!" عمران نے جولیا کی طرف مڑ کر کہا! اور جولیا برا سا منہ بنائے ہوئے آگے بڑھی.... گفتگو چونکہ اردو میں ہوئی تھی اس لئے وہ کچھ سمجھ نہیں سکی تھی۔

" آؤ آؤ!" عمران نے اس سے کہا!" تمہارے پیشے کے لئے یہ سب بھی بہت ضروری ہے!...."

"کیا حقیقتاً یہ کوئی سرکاری کام ہے!" جولیا نے کہا!

"سو فیصدی.... تم آؤ تو....!"

وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور بوڑھے نے دروازہ بند کرلیا! جولیا نے اپنی ناک پر رومال رکھ لیا تھا کیونکہ وہاں عجیب عجیب قسم کی بدبوئیں محسوس ہو رہی تھیں! ایک بار تو اس نے ایسا محسوس کیا جیسے کسی چڑیا گھر میں چل رہی ہو! اس قسم کی بدبوئیں اکثر اس نے درندوں کے کٹہروں کے قریب محسوس کی تھیں!

بوڑھا انہیں ایک کمرے میں لایا! جہاں ایک آدمی پہلے ہی سے موجود تھا۔ یہ ادھیڑ عمر کا ایک یوریشین تھا! اس کی داڑھی بڑھی ہوئی تھی اور لباس بھی میلا تھا! عمران کو دیکھ کر اس کا منہ حیرت سے کھل گیا!.... شاید جولیا اس کے لئے عمران سے بھی زیادہ حیرت انگیز ثابت ہوئی تھی کیونکہ اس پر نظر پڑتے ہی اس کی زبان سے "ارے" نکل گیا تھا!

" آپ--!" وہ مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا!" بھلا کیسے تکلیف فرمائی!.... جناب! تشریف رکھئے.... آپ بھی مادام.... خوش آمدید....!"

"ڈچس آف ڈھمپ!" عمران بولا!" یہ میری خالہ ہیں اور آپ مسٹر پیکاک....!"

بوڑھے نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھادیا۔ طوعاً و کرہاً جولیا کو بھی ہاتھ دینا پڑا۔ لیکن وہ دل ہی دل میں عمران پر بری طرح خار کھارہی تھی۔ وہ بیٹھ گئے! بوڑھا ہاتھ ملتا ہوا بولا!

"فرمایئے جناب! شائد ہم تین سالہ بعد مل رہے ہیں اور آپ کا وہ احسان میں کبھی نہ بھولوں گا!"

"ارے.... وہ!" عمران بڑ بڑایا!" اس کا تذکرہ نہ چھیڑو! میں آج بہت اداس ہوں اس لئے خوشی کی کوئی بات نہیں برداشت کر سکتا! فی الحال میں ایک غرض سے آیا ہوں!"

"ضرور فرمایئے! مسٹر علی عمران کی خدمت کرنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھوں گا!.... اگر آپ اجازت دیں تو میں...."

"ہاں ہاں تم شوق سے بیَر پی سکتے ہو! عمران جلدی سے بولا! اور بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا!

"کیا بتاؤں جناب آج کل بیَر بھی اچھی نہیں مل رہی!"

اس نے ایک الماری کھول کر ایک چھوٹی سی بوتل نکالی اور اس کی کارک اڑا کر اسی سے ہونٹ لگادیئے۔ پھر دوسری سانس لئے بغیر ہی بوتل خالی کر کے فرش پر رکھ دی!

ٹھیک اسی وقت جب وہ بوتل فرش پر رکھ رہا تھا جولیا کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکل گئی! کیونکہ ایک کافی قد آور ریچھ پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو کر چلتا ہوا کمرے میں داخل ہو رہا تھا!

"اوہ-- تم آگئے نانہجار--!" بوڑھا غصیلے لہجے میں بولا! پھر جولیا سے کہا!" آپ ڈریئے نہیں یہ ایک چوہے سے بھی زیادہ بے ضرر ہے! اور بیَر کی بو اسے یہاں لے آئی ہے.... ذرا دیکھئے!"

ریچھ فرش پر رکھی ہوئی خالی بوتل سونگھ رہا تھا!.... پھر یک بیک اس نے اگلی ٹانگوں سے سر پیٹنا شروع کر دیا! اس کے حلق سے کچھ اس قسم کی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے کوئی آدمی رو رہا ہو!

"دیکھا آپ نے!" بوڑھا ہنس کر بولا!" یہ نامعقول بیَر مانگ رہا ہے!"۔

"تم نے ریچھوں کا اخلاق بھی برباد کر دیا ہے۔" عمران نے کہا!

بوڑھے نے الماری سے دوسری بوتل نکالی اور اس کا کارک اڑا کر ریچھ کی طرف بڑھا دیا! جولیا نے حیرت سے دیکھا کہ ریچھ بوتل کو اگلے پنجوں میں دبا کر بیَر پی رہا تھا!۔

جب وہ بوتل خالی کر کے زمین پر پھینک چکا تو عمران نے کہا" میں اب اسے سگریٹ پیش کروں!"

"نہیں سگریٹ نہیں پیتا!" بوڑھا ہنسنے لگا! ریچھ باہر جا چکا تھا!

"ہاں.... اب کام کی بات کرو!" عمران نے سنجیدگی سے کہا! اور یہ کام کی بات زیادہ تر اردو ہی میں ہوئی۔ بوڑھا یوریشین بہت اچھی اردو بول رہا تھا! اس لئے جولیا بہروں کی طرح خاموش رہی! بہر حال ان کے انداز سے جولیا نے اتنا ضرور معلوم کر لیا تھا کہ وہ کوئی معاملہ طے کر رہے ہیں!" کچھ دیر بعد پھر انگریزی میں گفتگو ہونے لگی! لیکن اب وہ یوریشین عمران کی حیرت انگیز صلاحیتوں کے بارے میں اظہار کر رہا تھا!

”ختم کرو! اب یہ قصہ اور ہر وقت تیار رہو! تمہیں کسی وقت بھی میری طرف سے اطلاع مل سکتی ہے!“

”مگر اسے یاد رکھیئے گا کہ میرا ابھی ایک کام ہے اور اسی لئے میں تیار بھی ہو گیا ہوں ورنہ آج کل کون دیدہ دانستہ موت کے منہ میں جانا پسند کرے گا!“

”پھر تم کیا چاہتے ہو!“

”وہ کام بھی ہو گا!“ بوڑھے یوریشین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا!

”کام کی نوعیت کیوں ظاہر نہیں کرتے!“

”ابھی نہیں --! لیکن یقین رکھیئے، آپ کا کام ہو جانے کے بعد ہی میں اپنا کام شروع کروں گا اور آپ کو میرا ساتھ دینا ہو گا....“

”وہ کوئی غیر قانونی کام تو نہیں ہو گا!“

”ہرگز نہیں! وہ صرف ہماری محنتوں کا انعام ہو گا! اور یقین رکھیئے کہ اس انعام کی لالچ میں میرے آدمی میرے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو سکیں گے ورنہ وہ بھی قریب قریب ناممکن ہو گا!“

”اگر وہ کوئی غیر قانونی کام نہیں ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارا ساتھ ضرور دوں گا!“

”بس معاملہ طے ہو گیا! اب آپ مطمئن رہیئے! جس وقت بھی مجھے آپ کی طرف سے کوئی اطلاع ملی، ہم تیار ہو جائیں گے -- اور کچھ!“

”نہیں بس اتنا ہی!“

”اوہ ٹھہریئے مسٹر عمران میں آپ سے ایک استدعا اور کروں گا!“

”ہاں.... کیا ہے.... کہو....!“

”میرے لڑکوں کو یقین نہیں آتا کہ آپ لوہے کے گولوں پر چل سکتے ہیں!“

”ارے چھوڑو بھی --“ عمران سر جھٹک کر بولا!

”نہیں مسٹر عمران وہ مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں! اور جب بھی اس کا تذکرہ آتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ میں بہت زیادہ نشے میں ہوں!“

”پھر میں کیا کروں!“

”میری خاطر اتنی تکلیف گوارا کیجئے کہ انہیں یقین آ جائے!“

جولیا حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگی۔ لوہے کے گولوں پر چلنے کا مطلب اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا!

”اچھی بات ہے۔“ عمران طویل سانس لے کر بولا! ”کہاں ہیں تمہارے لڑکے!“

”میں انہیں بلواتا ہوں!“ بوڑھے نے کہہ کر کسی کو آواز دی اور پھر جلد ہی اسی بوڑھے کی شکل دکھائی دی جس نے باہر کا دروازہ کھولا تھا!

”لڑکوں کو بلاؤ!“ بوڑھے یوریشین نے اس سے کہا! بوڑھا ملازم چلا گیا!

”مجھے اس فن پر عبور نہ حاصل ہو سکا مسٹر عمران!“ وہ عمران کی طرف دیکھ کر بولا! ”میں تین سال سے مشق کر رہا ہوں!“

”باقاعدہ شاگردی اختیار کرو!“ عمران سر ہلا کر بولا۔

”کرنی ہی پڑے گی مسٹر عمران! اور میں اس فن میں مہارت بہم پہنچا کر رہوں گا!“

”ضرور، ضرور!“ عمران سر ہلا کر کچھ سوچنے لگا!....

تھوڑی دیر بعد تین جوان آدمی کمرے میں داخل ہوئے.... اور.... بوڑھا یوریشین عمران اور جولیا کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

”مسٹر اور مسز عمران!“

جولیا دانت پیس کر رہ گئی لیکن کچھ بولی نہیں! ان تینوں نے ان سے مصافحہ کیا اور بتوں کی طرح کھڑے ہو گئے!

”یہ وہی حیرت انگیز انسان ہے!“ بوڑھا بولا! ”جس کے کارنامے تمہیں اکثر سناتا رہا ہوں.... ان میں سے ایک پر تمہیں یقین نہیں آیا تھا -- یعنی لوہے کے گولوں پر چلنا....!“

”اوہ....! تینوں کے منہ سے بیک وقت نکلا اور وہ نیچے سے اوپر تک عمران کو گھورنے لگے!

”اور میری درخواست پر مسٹر عمران تیار ہو گئے ہیں! میں ان کا شکر گذار ہوں! گولے لاؤ!“ اس نے بوڑھے ملازم کی طرف دیکھ کر کہا، جو دروازے میں کھڑا تھا!۔

پھر عمران سے بولا! ”مسٹر عمران آپ نے شادی کب کی!“

”ہائیں -- شادی! نہیں تو....!“

”پھر!....“ بوڑھا جولیا کی طرف دیکھ کر بولا!

”ارے.... یہ.... یہ تو میرے سرکس میں کام کرتی ہیں!“ عمران نے کہا!

”اوہ.... محترمہ مجھے معاف فرمایئے گا....!“ بوڑھے نے جولیا سے کہا!

”کوئی بات نہیں!“ جولیا زبردستی مسکرائی....! لیکن بے اختیار اس کا دل چاہ رہا تھا کہ دونوں سینڈلیں اتار کر عمران پر پل پڑے بوڑھا نوکر لوہے کے دو چھوٹے چھوٹے گولے لایا جن کا قطر دو انچ سے زیادہ نہ رہا ہو گا۔ عمران نے گولوں کو ہاتھ میں تولا اور پھر زمین پر ڈال دیا! دوسرے لمحے میں وہ ان پر پاؤں رکھے کھڑا تھا!.... ہر پیر کے نیچے ایک گولا.... یعنی وہ ان

گولوں ہی پر کھڑا تھا.... نہ ایڑیاں زمین سے لگی ہوئی اور نہ پنجے!۔

“اب تم لوگ بہت غور سے دیکھتے رہنا!” بوڑھے یوریشین نے جوان آدمیوں سے کہا! “نہ ایڑیاں زمین سے لگیں گی اور نہ پنجے، لیکن لارڈ عمران اس طرح کمرے میں دوڑیں گے جیسے اسکیٹنگ کر رہے ہوں.... کیا مجال ہے کہ ایک بھی گولا پیر کے نیچے سے نکل تو جائے!”

حقیقتاً دوسرے ہی لمحے میں یہ کھیل شروع ہو گیا! عمران پورے کمرے میں چکراتا پھر رہا تھا!.... لیکن اس کے پنجے یا ایڑیاں زمین سے نہیں لگ رہی تھی....! وہ سب حیرت سے منہ کھولے اس کے پیروں کی طرف دیکھتے رہے!.... ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی گولا پاؤں کے پنجے سے نکلا ہو!.... یہ دوڑ پانچ منٹ تک جاری رہی پھر عمران گولوں پر سے اتر آیا!....

چند لمحے سکوت طاری رہا پھر ایک نوجوان بولا! “واقعی جناب! آج یقین آ گیا!”

بوڑھا یوریشین ہنسنے لگا! عمران چیونگم کا پیکٹ پھاڑ رہا تھا!

“اچھا تو--!” وہ چیونگم منہ میں ڈالتا ہوا بولا! “ہم چل دیئے!”

“کچھ پی لیجئے مسٹر عمران....!”

“نہیں شکریہ تم جانتے ہو کہ میں ٹھنڈے پانی کے علاوہ اور کچھ نہیں پیتا!”

وہ سب انہیں دروازے تک چھوڑنے آئے! کچھ دیر بعد جب کار سڑک پر نکل آئی تھی، جولیا نے کہا!

“آئے دن تمہاری نئی نئی حرکتیں سامنے آتی ہیں!....”

“تو اس میں میرا کیا قصور ہے!.... اس گدھے نے خود ہی تو اس کا تذکرہ چھیڑا تھا! اگر تمہیں بُرا لگا ہو تو آئندہ کے لئے کان پکڑتا ہوں! اب نہیں چلوں گا گولوں پر!”

“وہ کون تھا!”

“ڈینی ولسن! میرا ایک پرانا دوست شکاری ہے! اس کے پاس سدھائے ہوئے کئی درندے ہیں!”

“میں یہی سمجھی تھی! ٹھیک ہے! تو کیا وہ سفر پر آمادہ ہے!”

“کیسے نہ ہوتا--! وہ اندھیرے کا گیدڑ تمہارا ایکس ٹو جانتا ہے کہ عمران کیا کر سکے گا!”

“کیا تم اس کے علم میں اسے اندھیرے کا گیدڑ کہہ سکتے ہو!”

“ہاں آج کل کہہ سکتا ہوں! وہ عمران سے الجھنے کی کوشش نہیں کرے گا! کیونکہ یہ مہم عمران کے بغیر نہیں سر ہو سکتی!” جولیا ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑا کر رہ گئی!

“اور سنو!” عمران بولا! “تم سب کو میرے اشاروں پر ناچنا ہو گا!”

“یہ ناممکن ہے! میں استعفٰی دے دوں گی!”

“شوق سے دے دو! آج کل ایکس ٹو کو عمران کے علاوہ اور کسی کی پرواہ نہ ہو گی!۔”

“مجھے دیکھنا ہے کہ تم خود کتنے دن ٹھہرتے ہو!”

“اس کی پرواہ مت کرو!”

جولیا خاموش ہو گئی! کچھ دیر بعد پھر بولی! “اور اس کا کیا کام ہے!”

“پتہ نہیں! اس نے نہیں بتایا!.... اسے پھر دیکھا جائے گا!”

“لیکن-- کیا وہ اس سے واقف ہے کہ سفر کیوں کیا جا رہا ہے!”

“ہاں--! وہ یہی جانتا ہے کہ ہم شکرال میں کھیل تماشوں کے ذریعے پیسے کمانا چاہتے ہیں!”

“اور وہ اس سفر پر تیار ہو گیا ہے!”

“ہاں--! اور میرا خیال ہے کہ وہ صرف سرحد پار کرنا چاہتا ہے جس کے لئے میں نے اسے اطمینان دلا دیا ہے کہ ہم بہ آسانی سرحد پار کر جائیں گے!”

“میں سمجھ ہی نہیں سکی کہ تم کیا کہہ رہے ہو!”

“دیکھو! ایسے کسی خطرناک سفر کے لئے تیار ہو جانا آسان کام نہیں ہے! یقیناً اس کا بھی کوئی مفاد اس میں پوشیدہ ہو گا! اسے اسی پر یقین نہیں آیا تھا کہ سرحد پار کرنے کے لئے حکومت سے اجازت نامہ حاصل کر لوں گا! کیونکہ اس سرحد سے گزرنے کی اجازت کسی کو بھی نہیں ملتی لیکن شائد وہ عرصہ سے اُدھر جانے کے خواب دیکھتا رہا ہے لہٰذا میری اس تجویز پر فوراً ہی تیار ہو گیا!”

“آخر وہ اُدھر کیوں جانا چاہتا ہے!”

“میرا اندازہ ہے کہ وہ جواہرات کی تلاش میں جانا چاہتا ہے.... کراغال اور سراخسان کی سرحد پر جہاں دریائے شرجیل جنوب کی طرف مڑتا ہے! ہیرے پائے جاتے ہیں! ڈینی پرانا شکاری ہے اور ہیروں کی تلاش کا شائق بھی، وہ اکثر اس مقصد کے تحت سفر کرتا رہا ہے!”

“اوہ--!” جولیا نے حیرت ظاہر کی!۔

“کیا تمہیں بھی ہیروں سے دلچسپی ہے....!”

“کسے نہ ہو گی....!” جولیا بڑبڑائی!

“عاشقوں کے آنسو جمع کرو!.... وہ ہیروں سے زیادہ قیمتی ہوتے ہیں! مگر آنسو جمع کرنے سے پہلے اچھی طرح اطمینان کر لو کہ کہیں عاشق نزلے میں تو مبتلا نہیں ہے....!”

“یہ سفر کب شروع ہو گا!” جولیا نے پوچھا!

“بہت جلد!.... لیکن ابھی بہت کام پڑا ہے!.... سرکس کے لئے جانور ہمیں مل جائیں

گے! لیکن دو چار ایسے آدمیوں کی بھی تلاش ہے، جو پہلے کبھی کسی سرکس میں کام کر چکے ہوں!“

”تمہارے بہتیرے دوست ایسے ہوں گے!“ جولیا نے جلے کٹے لہجے میں کہا!

”یقیناً ہیں! ایک سے تو تم ابھی مل کر آرہی ہو!“

## ۵

ایک ہفتے تک تیاریاں ہوتی رہیں! لیکن جولیا کو تفصیل کا علم نہ ہو سکا۔ ان تیاریوں کا تذکرہ وہ عموماً عمران ہی کی زبانی سنا کرتی تھی!.... لیکن ایکس ٹو سے جب بھی گفتگو ہوتی وہ یہی کہتا کہ عمران کام ضرور کر رہا ہے، لیکن زیادہ تر وقت باتوں میں برباد کر دیتا ہے!

ایک دن جولیا ایکس ٹو سے فون پر پوچھ ہی بیٹھی! ”اگر عمران ناکارہ ہے تو پھر آپ نے اسے اتنی بڑی ذمہ داری کیوں سونپ دی ہے!“

”اوہ--- وہ اتنا جانتا ہے کہ اسے کہاں اور کب سنجیدہ ہو جانا چاہیئے!“

”خیر اسے جانے دیجئے! سب سے زیادہ اہم بات میں نے ابھی تک آپ سے نہیں پوچھی!“

”ضرور پوچھو!“

”آپ کہاں ہوں گے!....“

”میں--! میں یہیں رہوں گا---! میں ہیڈ کوارٹر کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑ سکتا!“

”تب تو شاید میں سرحد پار کرتے ہی ختم ہو جاؤں!“ جولیا نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا!

”کیوں- کیوں!“ دوسری طرف سے ایکس ٹو کی ہنسی کی آواز آئی۔

”جب بھی میں کسی مشکل میں پھنس جاتی ہوں! مجھے یقین ہوتا ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ دور نہ ہوں گے!“

”اوہ جولیا... یہ بہت بری بات ہے! تم میں اب تک خود اعتمادی نہیں پیدا ہو سکی!“

”میں کیا کروں مجبور ہوں۔!“

”کیا تم اس سفر سے جان چرا رہی ہو!“

”نہیں جناب! کبھی نہیں ہرگز نہیں--- میں نے آج تک آپ کے کسی حکم کی تعمیل سے انکار نہیں کیا!“

”ٹھیک ہے-- اسی لئے میں تمہاری قدر کرتا ہوں!“

”لیکن اس میں میری وہ حیثیت نہیں ہو گی جو اب تک رہی ہے! اس کا مجھے افسوس ہے!“

”میں سمجھتا ہوں! تمہیں ضرور افسوس ہو گا۔ لیکن کیا تم اس قافلے کی رہبری کر سکو گی!“

”اسی لئے تو خاموش ہوں کہ نہیں کر سکتی--! ورنہ میں آپ سے لڑ جاتی--!“

”کیا؟....“ دوسری طرف سے غراہٹ سی سنائی دی!.... اور جولیا سہم گئی!

”اوہ-- وہ!“ جولیا ہکلائی ”معاف فف.... فرمایئے گا جناب! میں کسی اور خیال میں تھی!“

”نہیں! مجھ سے گفتگو کرتے وقت ہوش میں رہا کرو!“

”میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں! جناب!“ جولیا روہانسی ہو گئی!

”اور کچھ!“

”نن-- نہیں! جناب!“

”اچھا!“ دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا! اور جولیا ریسیور رکھ کر بری طرح ہانپنے لگی!

نہ جان کیوں اس کا دل بھرا آرہا تھا! اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی کوئی برسوں پرانی آرزو ریت کی دیوار کی طرح ڈھیر ہو گئی ہو!-- اس میں تو شبہے کی گنجائش ہی نہیں تھی کہ وہ ایکس ٹو پر جان دیتی تھی اور شب و روز اسی فکر میں رہتی تھی کہ کس طرح اسے دیکھ پائے۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں وہ کبھی کبھی نادانستہ طور پر اس سے بے تکلف ہو سکتی تھی، لہذا اس وقت بھی ایسے ہی کسی جذبے کے تحت اس کی زبان سے یہ بات نکل گئی تھی-- لیکن ایکس ٹو کی جھڑکی اسے رومان کی وادیوں سے نکال کر اسی دنیائے بے رنگ و بو میں واپس لائی-- اور اسے شدت سے اس بات کا احساس ہوا کہ وہ ایکس ٹو کی محبوبہ نہیں بلکہ ماتحت ہے!

کافی دیر تک اس کی آنکھوں سے آنسو ڈھلکتے رہے اور اسے احساس تک نہ ہوا۔ اگر فون کی گھنٹی دوبارہ نہ بجتی تو شاید اسی عالم میں کئی گھنٹے گذر جاتے!“

”ہیلو--!“ اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کال ریسیو کی!

”کون بول رہا ہے!“ دوسری طرف سے آواز آئی!

”جولیا نافٹز واٹر!“

”میں عمران ہوں--! کیا تم کیفے گرینڈ تک آسکتی ہو!“

”نہیں--!“ جولیا جھلا گئی! نہ جانے کیوں اسے غصہ آگیا! شائد وہ غیر شعوری طور پر اپنی توہین کا بدلہ کسی دوسرے سے لینا چاہتی تھی!

”ارے واہ--! تم نہ آؤ گی تو کام کیسے چلے گا--! میں نے تین یوریشین لڑکیاں پھانسی ہیں!“

”میں نہیں آسکتی....!“

”کیا تم نشے میں ہو! جولی ڈارلنگ!“

"بکواس بند کرو! مجھ سے بے تکلف ہونے کی کوشش نہ کیا کرو!"

"جب کوشش کے بغیر ہی بے تکلف ہو جاتا ہوں تو پھر کوشش کرنے کی کیا ضرورت ہے -- بس آجاؤ جلدی سے نخرے نہ کرو!.... میں تم سے کم حسین نہیں ہوں!.... یہ اور بات ہے کہ لپ اسٹک اور روژ وغیرہ استعمال کرنے کی ہمت نہیں پڑتی!"

"میں نہیں آؤں گی!" جولیا ایک ایک لفظ پر زور دیتی ہوئی بولی! "کتنی بار کہوں"

"اچھا تو پھر -- اس نقصان اور وقت کی بربادی کی ذمہ داری تم پر ہو گی --!"

"میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے! میں نہیں آسکوں گی!"

"اوہ --! ان تینوں لڑکیوں کو صرف مطمئن کرنا ہے....!"

"میں کیسے مطمئن کر سکوں گی --!"

"تمہیں صرف یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ تم بھی میرے سرکس میں ملازم ہو! وہ دراصل مجھے کوئی فلرٹ سمجھ رہی ہیں!...."

"مگر.... تم عقل رکھتے ہو یا نہیں!"

"نہیں یہی تو مصیبت ہے کہ نہیں رکھتا! کیوں؟ کیا مجھ سے کوئی حماقت سرزد ہوئی ہے!"

"موٹی سی بات ہے! اگر انہیں شبہ ہو گیا کہ انہیں دھوکا دیا گیا ہے تو وہ کسی موقعہ پر بھانڈا بھی پھوڑ سکتی ہیں۔"

"انہیں کس بات کا شبہ ہو گا!.... معلوم ہوتا ہے تم بھنگ پینے لگی ہو!.... ہم ایک سرکس ترتیب دے رہے ہیں ہمارا مقصد اپنی روزی حاصل کرنا ہے....! اس میں شبہ کیا معنے رکھتا ہے....؟ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ وہ اصل مقصد سے آگاہ ہو سکیں گی!"

"لیکن ڈینی کو تو اس کا علم ہے!...."

"اب تم شاید چرس پینے لگی ہو!.... ہم آٹھ آدمیوں کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکتا کہ اس سفر کا اصل مقصد کیا ہے!"

"پھر اس نے کیا کہا تھا کہ آپ کا کام ہو جانے پر میں اپنا کام کروں گا!"

"کام سے مراد وہ کام نہیں تھا، جو حقیقتاً درپیش ہے.... میں نے اس سے کہا تھا کہ میں ایک لڑکی کی تلاش میں شکرال جانا چاہتا ہوں جسے شکرالی اغوا کر لے گئے ہیں!"

"اور اسے تمہاری اس بکواس پر یقین آگیا ہو گا!"

"نہ آیا ہو! لیکن وہ ہر حال میں میرے ساتھ جائے گا!.... اور تم خواہ مخواہ وقت برباد کر رہی ہو! اگر تمہیں آنا ہو تو آؤ -- ورنہ صاف جواب دے دو!"

"میں آرہی ہوں....!"

## ۶

نہ جانے کتنے پاپڑ بیلنے کے بعد بالآخر ان کا سفر شروع ہو گیا!.... سرحد تک پہنچنے سے قبل ان میں نظم و ضبط نہیں قائم ہو سکا تھا! کیونکہ کثیر سامان ساتھ ہونے کی بناء پر انہیں چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہو جانا پڑا تھا.... بہرحال مختلف ذرائع سے سارا سامان سرحد تک پہنچایا گیا!....

عمران نے ایسے جانور ساتھ نہیں لئے تھے جنہیں کٹہروں میں لے جانا پڑتا! وہ جانتا تھا کہ اکثر ایسے دشوار گذار راستوں سے سابقہ پڑے گا کہ خود اپنا جسم صحیح سلامت آگے نکال لے جانا مشکل ہو جائے گا!

قافلے میں چار لڑکیاں تھیں!.... ایک جولیا اور تین یوریشین لڑکیاں جنہیں عمران نے اس سفر پر آمادہ کیا تھا! وہ اس سے پہلے بھی کسی سرکس میں کام کر چکی تھیں!.... ڈینی ولسن نے تین چار ریچھ آٹھ کتے اور چار گھوڑے مہیا کئے تھے! یہ سب تربیت یافتہ تھے! عمران سفر شروع کرنے سے پہلے ہی ان کی کارکردگی کی طرف سے مطمئن ہو چکا تھا! ڈینی کے ساتھ گیارہ شکاری بھی تھے!.... اور ان کے متعلق ڈینی نے عمران کو بتایا تھا کہ وہ بہترین قسم کے نشانہ باز ہیں۔ کوئی برا وقت آنے پر پیچھے نہیں ہٹیں گے --!

ڈھائی درجن خچروں پر مختلف قسم کا سامان بار تھا!.... وہ لوگ سرحد سے گذر گئے!.... یہاں تک تو وہ بڑے اطمینان سے ٹرینوں! جیپوں، لاریوں اور کاروں کے ذریعے پہنچے تھے!.... لیکن سرحد پار کر لینے کے بعد جب اصل سفر شروع ہوا تو کئی آدمیوں کی ہمتیں جواب دے گئیں! کیونکہ اب حد نظر تک خشک اور ویران پہاڑیاں ہی نظر آرہی تھیں!

ایکس ٹو کے پرانے ماتحت تنویر خاور اور چوہان بہت شدت سے بیزار نظر آرہے تھے!.... کیونکہ ان کی کمانڈ ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں دے دی گئی تھی جس کی وہ ذرہ برابر بھی پروا نہیں کرتے تھے! جولیا کا معاملہ کچھ یونہی سا تھا! کبھی اسے عمران پر پیار آتا اور کبھی دل چاہتا کہ کسی بڑے سے پتھر سے اس وقت تک اس کا سر کچلتی رہے جب تک کہ اس کے خدوخال مسخ نہ ہو جائیں!

صفدر سعید لیفٹیننٹ صدیقی اور سارجنٹ نعمانی عمران کو بیحد پسند کرتے تھے! اس کے محیر العقول کارنامے ان کے لئے نئی چیز تھے! لہٰذا وہ اس کی قدر کرنے لگے تھے! تنویر خاور اور چوہان

اسے بہت دنوں سے جانتے تھے! اس سے مرعوب بھی تھے۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ خود کو اس سے برتر سمجھنے پر مصر رہتے تھے! وجہ جو کچھ بھی رہی ہو! ویسے یہی لوگ جب فون یا ٹرانسمیٹر پر ایکس ٹو کی بھرائی ہوئی آواز سنتے تھے تو ان کی سانسیں الجھنے لگتی تھیں! یہ بھی حالات کا دلچسپ مذاق تھا!۔

آٹھوں کے پاس سفری ٹرانسمیٹر تھے! لیکن انکا حلقہ عمل پچاس میل کے رقبے سے زیادہ نہیں تھا!.... وسیع حیطہ عمل کا صرف ایک ٹرانسمیٹر عمران کے پاس تھا جس کے متعلق دوسروں کا خیال تھا کہ اس پر عمران ہیڈ کوارٹر سے ہدایات حاصل کرتا رہتا ہے!.... عمران نے یہاں بڑی عقلمندی سے کام لیا تھا!.... اگر وہ اس قسم کا کوئی ٹرانسمیٹر اپنے قبضے میں نہ رکھتا تو شاید اس کا بھانڈا پھوٹنے میں دیر نہ لگتی!.... وہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے اس پر ایکس ٹو سے ہدایات حاصل کرتا رہتا۔ ہیڈ فون اس کے سر پر چڑھا ہوا تھا!.... اس لئے دوسروں کو یہ سمجھانے میں دیر نہ لگتی تھی کہ وہ ایک ایک پل کی خبریں ایکس ٹو کو دے رہا ہے۔ یقیناً یہ ایک دشوار کام تھا! اس کے لئے عمران کو کسی فلمی اداکار کی طرح اپنا رول ادا کرنا پڑ رہا تھا! مگر یہ عمران ہی کا حصہ تھا! اس کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو اس سے اتنی ہی دیر میں بیشمار حماقتیں سرزد ہو گئی ہوتیں!

وہ سب خچروں پر سوار تھے!.... لیکن عمران جانتا تھا کہ چالیس میل چلنے کے بعد انہیں خچروں سے اترنا پڑے گا-- لڑکیوں کے لئے اس نے پہلے ہی سے انتظام کر لیا تھا! چار بڑی بڑی ڈولیاں بنوائی تھیں، جنہیں قلی اپنے کاندھوں پر اٹھائے چل رہے تھے!

جولیا کو وہ ڈولیاں گراں گذر رہی تھی! اس نے کئی بار عمران سے کہا کہ وہ ڈولی پر سفر جاری رکھنے سے بہتر یہ سمجھے گی کہ پیدل چلے۔!

"ارے نہیں یہ نازک نازک پاؤں اس قابل نہیں ہیں،! جولی!" عمران کہتا "پیدا چلنے سے بہتر تو یہ ہو گا کہ میں تمہیں اپنے کاندھے پر بٹھا کر لے چلوں-- میرا خچر کافی مضبوط ہے آجاؤ!" ایک بار تنویر نے اسے یہ کہتے سن لیا اور اسے تاؤ آ گیا!

"دیکھو عمران!" اس نے غصیلے لہجے میں کہا! "اس وقت تم ہی لیڈر ہو! ہم کسی نہ کسی طرح برداشت کر رہے ہیں! لیکن اگر تم نے جولیا کو پریشان کرنے کی کوشش کی تو ہم سے برا کوئی نہ ہو گا۔"

"تو تم ہی اسے بٹھا لو اپنے کاندھے پر!" عمران نے عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر کہا! "وہ ڈولی میں بیٹھنا پسند نہیں کرتی--"

"تم چپ چاپ چلتے رہو! غیر ضروری باتیں نہیں برداشت کی جائیں گی---!" تنویر نے

اور جولیا کی ڈولی کے برابر چلنے لگا!

عمران اپنے خچر کو آگے نکال لے گیا.... راستہ پتھریلا ضرور تھا! لیکن اتنا ناہموار نہیں تھا کہ برے تین چار خچر نہ چل سکتے!.... عمران کا خچر ڈینی ولسن کے خچر کے قریب پہنچ کر اس کے تھ چلنے لگا!

"لیس ماسٹر عمران--!" ڈینی مسکرایا!

"ٹھیک ہے.... شکریہ! میں اس وقت بہت اداس ہوں!"

"کیوں ماسٹر عمران....!"

"اوہ.... مجھے ثریا یاد آ رہی ہے.... اررر ہپ لاحول ولا.... میں نے تمہیں نام کیوں بتا دیا!"

"یہ ثریا کون ہے--!"

عمران بڑے دردناک لہجے میں بولا!" وہی لڑکی.... جس کے لئے لاکھوں روپے صرف کر کے ہم سفر کر رہے ہیں!"

"ہاں ماسٹر آپ نے اس کے متعلق مجھے تفصیل سے نہیں بتایا!"

"یہ اپنے ملک کے ایک بہت بڑے آدمی کا راز ہے اس لئے میں مجبور ہوں ڈینی! ویسے تم یہ سمجھ لو کہ ہم ایک ایسی لڑکی کی تلاش میں جا رہے ہیں جسے شکرالیوں نے اغوا کیا ہے!"

"وہ بہت دولت مند آدمی ہو گا ماسٹر عمران جس کی یہ لڑکی ہے!"

"یقیناً ڈینی.... ورنہ اتنے اخراجات برداشت کر لینا ہر ایک کے بس کا روگ تو نہیں!"

"خیر ماسٹر عمران میں تو آپ پر بھروسہ کرتا ہوں--!"

"اور میں نے تمہیں تاریکی میں بھی نہیں رکھا!.... میں نے تم سے یہ نہیں کہا کہ ہم جنت میں جا رہے ہیں! تم پہلے ہی سے جانتے ہو کہ شکرال کتنی خطرناک جگہ ہے اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ ہم وہاں کس تدبیر سے داخل ہوں گے!"

"اوہو-- ماسٹر عمران! یہ مطلب نہیں ہے!.... اپنے اس فعل کا ذمہ دار میں خود ہوں گا! آپ مطمئن رہیئے۔ خود میرا اپنا کام بھی بہت اہم ہے!"

"ہیرے!...." عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بڑبڑایا! "دریائے شرجیل کی وادی کے ہیرے تمہیں وہاں لے جا رہے ہیں!"

"اوہ-- میرے خدا--؟" ڈینی ولسن کا منہ حیرت سے پھیل گیا!

"میں اسی وقت سمجھ گیا تھا جب تم نے اپنے کام کا حوالہ دیا تھا!" عمران مسکرا کر بولا "کیا اس

سے پہلے بھی تم ہیروں ہی کے چکر میں میکسیکو کا سفر نہیں کر چکے ہو!"

"ماسٹر عمران -- مانتا ہوں!.... آپ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں بالکل درست ہے!.... میں کبھی کا اس مہم پر بھی روانہ ہو چکا ہوتا لیکن سرحد سے گذر جانے کی کوئی صورت نہیں پیدا ہو سکی تھی! اور اب تو مجھے یقین ہے کہ کامیابی میرے قدم چومے گی!.... خدا نے خود ہی ایک آدمی ایسا بھیج دیا جو مجھے بے خوف و خطر سرحد پار کرا چکا ہے....!"

"تم مجھ سے اچھی طرح واقف ہو!.... کیوں ڈینی!"

"اچھی طرح ماسٹر عمران --!.... آپ نے یہ سوال کیوں کیا!"

"کچھ نہیں یونہی! میں نے سوچا ممکن ہے تم کبھی بھول جاؤ کہ میں کیسا آدمی ہوں!"

"ماسٹر عمران کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کو کسی موقع پر دھوکا دوں گا!"

"تم بھی آدمی ہو فرشتے نہیں!"

"آپ یقین کیجئے! جو کچھ بھی ملے گا اس میں سے آدھا آپ کا اور آپ کی پارٹی کا!"

"میں ہیروں کی بات نہیں کر رہا ڈینی! ہیرے تو سینکڑوں روزانہ میری جوتیوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں! میں اپنے کام کے متعلق کہہ رہا ہوں! ہو سکتا ہے دریائے شرجیل کے قریب پہنچنے پر تم اپنے وعدوں سے پھر جاؤ!"

"اسی وقت گردن اڑا دیجئے گا!" ڈینی نے بڑے خلوص سے کہا!

ٹھیک اسی وقت عمران نے ہیڈ فون میں جولیا کی آواز سنی! جو کہہ رہی تھی! "عمران خدا کے لئے.... اس تنویر سے میرا پیچھا چھڑاؤ.... خواہ مخواہ مجھے بور کر رہا ہے!"

عمران نے اپنے خچر کی لگام کھینچی۔ وہ رک گیا!۔

"کیا بات ہے! ماسٹر!" ڈینی نے مڑ کر پوچھا!

"کچھ نہیں چلتے رہو!" عمران نے اپنے خچر کو ہٹاتے ہوئے کہا!

خچر اور مزدور گذرتے رہے.... جب جولیا کی ڈولی قریب پہنچی تو عمران نے خچر آگے بڑھا دیا اور پھر اسی کے ساتھ ساتھ چلنے لگا! تنویر دوسری طرف تھا!

"تم پھر آگئے --!" تنویر غرایا!

"کیا کروں! میں نے سوچا کہیں تم جولیا سے اظہار عشق نہ کر رہے ہو!"

"کیا بکواس ہے!"

"ہاں بکواس ہی کہتے ہیں اظہار عشق کو.... تنویر ڈارلنگ تم کسی دن مجھ سے اظہار عشق کر کے دیکھو!.... ایسی عمدہ عمدہ غزلیں سناؤں کہ تمہارا کلیجہ معدے میں اٹک جائے گا!"

"میں تم کو ہزار بار منع کر چکا ہوں کہ مجھ سے بکواس نہ کیا کرو!"

"میں نے جس دن تم سے اظہار عشق کیا! زہرہ اور مریخ کی شادی ہو جائے گی!"

دفعتاً اس کے ہیڈ فون میں صفدر کی آواز آئی۔ "عمران صاحب یہ تینوں لڑکیاں مجھے پریشان رہی ہیں!"

"تم انگلیاں چٹخا چٹخا کر انہیں کوسنے دو! ٹھیک ہو جائیں گی!"

"آپ سنیئے تو سہی وہ کہتی ہیں کہ تین مردوں کو ڈولیوں پر بٹھا کر ہمیں تین خچر دو!"

"تین خچر میں ان کے جہیز میں دوں گا مگر ابھی اس میں دیر ہے!.... ان سے کہو کہ شادی سے پہلے انہیں ڈولیوں پر ہی بیٹھنا چاہیئے! شوہر اور خچر ہم قافیہ ہیں اور ویسے بھی دونوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا!"

"سنجیدگی اختیار کیجئے عمران صاحب! وہ آپے سے باہر ہو رہی ہیں!"

"اچھا میں آرہا ہوں!" عمران نے کہا اور اپنے خچر کو دو چار قمچیاں رسید کیں وہ دوڑنے لگا!

سچ مچ اس نے تینوں یوریشین لڑکیوں کا موڈ بہت خراب پایا!.... ان میں سے ایک ذرا کچھ تیز واقع ہوئی تھی اور عمران کو بالکل ڈیوٹ ہی سمجھتی تھی! نام لزی تھا! صورت شکل کی بھی بری نہیں تھی!

"ہم ان سواریوں پر نہیں بیٹھ سکتے!" اس نے عمران کو دیکھتے ہی جھلا کر کہا!

"پھر میں تمہارے لئے کار کہاں سے مہیا کروں! اگر کر بھی دوں تو کیا وہ ہوا میں اڑے گی.... راستہ تو تم دیکھ ہی رہی ہو جیسا ہے!" عمران نے فدویانہ انداز میں کہا!

"ہم خچروں پر چلیں گے!"

"میں اس کا مشورہ ہرگز نہیں دوں گا! کیونکہ یہ خچر نہ انگریزی بول سکتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں!"

"تم کہو گی اسٹاپ اور سمجھیں گے سرپٹ نتیجہ جو کچھ بھی ہوگا ظاہر ہے! ادھر ادھر کی کھڈیں اتنی گہری ہیں کہ ہم کوشش کے باوجود بھی تمہاری ہڈیوں کا شمار نہیں کر سکیں گے!"

"ہم آگے نہیں جائیں گے --!" لزی نے کہا!

"تم سے جانے کو کون کہتا ہے تم بس چپ چاپ ڈولیوں میں بیٹھی رہو، چلنے والے چلتے رہیں گے!"

لزی نہ جانے کیا بکنے لگی آخر عمران نے کہا "اگر تم نہیں جانا چاہتیں تو ہم تمہیں یہیں چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں گے! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم لوگ شریف آدمی نہیں ہیں۔ سرکس کا

تو محض بہانا ہے، ورنہ ہم لوگ تو پاس پڑوس کے ملکوں میں لوٹ مار کرنے جا رہے ہیں!"

تینوں لڑکیاں زرد پڑ گئیں! ان کی آنکھوں سے خوف جھانکنے لگا اور وہ سہم کر خاموش ہو گئیں!

"تیز چلو.....!" عمران نے قچی ہلا کر مزدوروں سے کہا، جو ڈولیاں اٹھائے ہوئے تھے! یہ مزدور دراصل تربیت یافتہ فوجی اور بہترین قسم کے نشانہ باز تھے!.... عمران نے ان کا تعاون حاصل کرنے کے سلسلے میں بہت احتیاط برتی تھی، لہٰذا اس کے ماتحت بھی ان کی اصلیت سے لاعلم تھے!

تینوں ڈولیاں آگے بڑھ گئیں اور صفدر ہنستا ہوا بولا!" خواہ مخواہ ڈرا دیا آپ نے بیچاریوں کو--!"

"ہائیں! تو کیا میں نے غلطی کی!" عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا!

"ارر یہ مطلب نہیں ہے.... میں کہہ رہا تھا!"

"تو جلدی کہو نا!.... میرا دل گھبرا رہا ہے!"

"آپ کو یہ نہ کہنا چاہیے تھے!"

"پھر کیا کہتا! بتاؤ تاکہ اب کہہ دوں!"

"اب کیا فائدہ--!"

"پھر ختم کرو یہ تذکرہ--!"

یہ قافلہ دن بھر چلتا رہا! اور شام ہوتے ہی وہ ایک مناسب سی جگہ منتخب کر کے وہیں اتر پڑے! خچروں سے چھولداریاں اتار کر نصب کی گئیں! اور جگہ جگہ آگ روشن نظر آنے لگی! رات کے کھانے سے فارغ ہو کر عمران نے اپنے ماتحتوں کو اکٹھا کیا!.... چاروں پرانے ماتحت بری طرح بیزار نظر آ رہے تھے! ہر ایک کے انداز سے یہی معلوم ہوتا جیسے موقع ملتے ہی عمران کو پھاڑ کھائے گا!

"دوستو!" عمران نے انہیں مخاطب کیا! میں نے محسوس کیا ہے کہ تم ان تینوں لڑکیوں کو دن بھر گھورتے رہتے ہو!"

"اگر تم نے کوئی بے تکا الزام ہمارے سر رکھا تو اچھا نہ ہو گا!" کیپٹن خاور غرایا!

"میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں!" عمران نے اس کی طرف توجہ دیئے بغیر کہا! "اگر کسی کی ذات سے بھی ان لڑکیوں کو کوئی تکلیف پہنچی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا!"

تنویر نے ایک ہذیانی سا قہقہہ لگایا اور دیر تک ہنستا رہا پھر بولا!" لڑکیوں کے بھائی جان میں

تمہاری اجازت حاصل کیئے بغیر کسی قسم کا اقدام نہیں کروں گا!"

عمران اسے بھی نظر انداز کر کے بولا!" ہم انہیں اپنے ساتھ لائے ہیں اس لئے ان کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں!"

"ارے یہ بھی کوئی بات ہے!" لیفٹیننٹ چوہان ہاتھ ہلا کر بولا!" مجھے ان کا انچارج بنا دینا پھر کیا مجال کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا انہیں ہاتھ بھی لگا سکے!"

"دوسری بات!" عمران نے اپنی آواز اونچی کر کے کہا!" آپ صاحبان میں اگر کوئی صاحب اپنے ساتھ شراب کی بوتلیں بھی لائے ہوں تو براہ کرم انہیں ضائع کر دیں! یہ ایکس ٹو کا حکم ہے!"

تنویر کیپٹن خاور کو آنکھ مار کر مسکرایا! اور لیفٹیننٹ چوہان اپنے ہونٹ چاٹنے لگا! پھر اس نے کہا!

"یہ ظلم ہے بھائی عمران--! یہاں اس ویرانے میں تو ہمیں چین لینے دو! آخر اس موقع پر ایکس ٹو کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت تھی! دن بھر کی تھکن پھر کیسے دور ہو گی!"

"کیا دنیا کے سارے آدمی شراب ہی پی کر تھکن دور کرتے ہیں!"

"ہم دنیا کے سارے آدمی نہیں ہیں۔ اس لئے بکواس بند کرو!" کیپٹن خاور غرایا!

"جو کچھ میں نے کہہ دیا اسے پتھر کی لکیر سمجھو!...." عمران نے کہا اور خاموش ہو گیا!

اور پھر وہ ایک ایک کر کے اس کی چھولداری سے نکلنے لگے! عمران نے صفدر کو اشارے سے روکا!.... جب وہ چلے گئے تو عمران نے اس سے کہا!" ان پر نظر رکھنا!"

"کس سلسلے میں!"

"شراب اور لڑکیاں!" عمران ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا بولا!

"کیا لڑکیوں میں جولیا بھی شامل ہے!"

"نہیں وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے!"

"یہ نہ کہیے! وہ تنویر سے بہت زیادہ خائف نظر آ رہی ہے!"

"میں نہیں سمجھا!"

"تنویر اسے دن بھر پریشان کرتا رہا!"

"اوہ-- یہ بہت پرانی بات ہے! جولیا کی تم فکر نہ کرو! ان لڑکیوں کی حفاظت ضروری ہے!"

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی!" صفدر بڑبڑایا!" جب آپ ان کو کنٹرول نہیں کر سکتے تو ایکس ٹو نے کمانڈ آپ کے ہاتھوں میں کیوں دی ہے!"

"ایکس ٹو میرا سوتیلا بھتیجا ہے! تم اس چکر میں نہ پڑو!.... اب جاؤ....!"

صفدر چلا گیا!--- عمران نے جیب سے ایک نقشہ نکال کر زمین پر پھیلا دیا اور لیمپ کی روشنی میں اسکا جائزہ لینے لگا!

## ۷

تنویر خاور اور چوہان اپنی چھولداری میں داخل ہوئے!.... خاور کا مزاج بری طرح بگڑا ہوا تھا! چوہان خاموش تھا!.... اور تنویر بڑبڑا رہا تھا۔

"میں سچ کہتا ہوں! اگر اس نے ذرا بھی معاملات میں دخل دیا تو میں اس کا سر توڑ دوں گا۔!"

"ختم کرو یار!" چوہان ہاتھ اٹھا کر بولا! "تم جولیا کو بھی دن بھر چھیڑتے رہے ہو!.... حالانکہ تم نے پہلے کبھی اس انداز میں اس سے گفتگو نہیں کی!"

"سنو! ڈیئر!" تنویر سنجیدگی سے بولا! "کیا تمہیں توقع ہے کہ اس سفر سے صحیح سلامت واپسی ہوگی! میں تو نہیں سمجھتا کہ ایسا ہو سکے! لہٰذا ایٹ ڈرنک اینڈ بی میری.... جولیا کو میں بہت دنوں سے چاہتا ہوں!.... لہٰذا مرنے سے پہلے!"

"تم شاید پاگل ہو گئے ہو--!"

"چلو یہی سمجھ لو، نکالو بوتل.... لعنت ہے اس زندگی پر بری طرح تھک کر چور ہو رہے ہیں!"

"نہیں شراب نہیں...." خاور نے کہا!

"یار میں تو کہتا ہوں کہ جعفری اور ناشاد وغیرہ بہت اچھے رہے!"

"تو تمہیں بھی استعفٰی دے دینا چاہیے تھا!" خاور نے کہا!

"ارے مری جان! تم اتنی جلدی بدل گئے! ابھی عمران کو تو کھانے دوڑے تھے!"

"شراب پر ایکس ٹو نے پابندی عائد کی ہے!.... عمران کی بات الگ ہے.... اس پر مجھے یوں بھی تاؤ آیا کرتا ہے--!"

"لاؤ-- میں پیوں گا--!"

"لیکن اگر عمران نے تمہاری بے عزتی کی تو ہم ساتھ نہیں دیں گے!" چوہان بولا!

"اوہ-- تو کیا میں اس مسخرے سے کمزور ہوں!.... تم ہرگز ساتھ نہ دینا.... میں شراب پی کر جولیا کی چھولداری میں جاؤں گا!"

"تم ہماری طرف سے جہنم میں جاؤ--!" چوہان نے لکڑی کے بکس کی طرف اشارہ کیا جو

گوشے میں رکھا ہوا تھا! تنویر نے صندوق سے جن کی بوتل نکالی.... لیکن اسے گلاس میں بلتے وقت اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں! پھر اس نے گلاس کو اٹھا کر سونگھا.... اور ایک نٹ لینے کے بعد گلاس کو زمین پر پٹختا ہوا دہاڑا۔

"یہ کیا--! یہ تو پانی ہے۔ سادہ پانی!"

"کیا!...." چوہان اور خاور بیک وقت اچھل پڑے!

"پانی....!" تنویر پھر اسی انداز میں دہاڑا.... اور صندوق خالی کرنا شروع کر دیا! اس میں ریباً تین درجن بوتلیں تھیں! وہ ہر ایک کی کاک نکالتا! اسے چکھتا اور اس کے منہ سے گالیوں طوفان امنڈ پڑتا! پھر کچھ دیر بعد اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ایک بڑا سا ٹکڑا نظر آیا!.... جسے وہ صیلی آواز میں پڑھ رہا تھا!

> "ایکس ٹو کے سعادت مند ماتحتوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کی جن کی بوتلیں محفوظ ہیں! اور واپسی پر انہیں واپس مل جائیں گی! ان بوتلوں میں نہایت شفاف اور میٹھا پانی ہے! ہو سکتا ہے اس سفر میں کہیں پر پانی نہ دستیاب ہو سکے۔ لہٰذا اس وقت تم اپنے آفیسر کو دعائیں دو گے!
>
> میں ہوں تمہارا بہی خواہ
>
> "ایکس ٹو"

"لو دیکھو!.... اس خبیث کو! اس نے یہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا...." تنویر کاغذ پھینک کر اپنے ال نوچنے لگا! خاور اور چوہان حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے!

## ۸

صفدر رینگتا ہوا چھولداری کے پیچھے سے نکلا کچھ دور اسی طرح چلتا رہا.... پھر سیدھا کھڑا ہو کر بڑی تیزی سے عمران کی چھولداری کی طرف بڑھنے لگا۔

عمران زمین پر ہرن کی کھال ڈالے اس پر اسی طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے کسی سادھو نے آسن جما رکھا ہو!

"کیا خبر ہے!...." اس نے صفدر کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

صفدر ہانپ رہا تھا! اس نے اپنی سانسوں پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا! "ان کے پاس بوتلیں تھیں.... لیکن تنویر بری طرح اپنا سر پیٹ رہا ہے....!"

"کیوں--!"

"بوتلوں سے شراب کی بجائے پانی برآمد ہوا ہے! اور صندوق میں ایکس ٹو کی تحریر ملی ہے.... ! جس کا ماحصل یہ ہے کہ ان کی بوتلیں اس سفر سے واپسی پر واپس کر دی جائیں گی!"

عمران نے بچوں کا سا قہقہہ لگایا پھر حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا "یار یہ ایکس ٹو کوئی جن ہے جس نے جن کی بوتلوں میں گھس کر اسے پانی کر دیا.... !"

"جن.... " صفدر چونک کر عمران کو گھورنے لگا! "مگر میں نے آپ کو یہ کب بتایا کہ وہ جن کی بوتلیں تھیں!.... "

"بتاؤ نا بتاؤ!" عمران نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دی! "مجھے علم ہے کہ وہ جن کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں پیتے!"

"تنویر ایکس ٹو کو گالیاں دے رہا ہے.... !" صفدر نے کہا!

"اللہ نے چاہا تو اس کی زبان میں کیڑے پڑیں گے.... !" عمران عورتوں کی طرح لچک کر بولا! پھر جماہی لے کر کہا! "اب جاؤ! مجھے نیند آ رہی ہے-- !"

"تنویر کہہ رہا تھا کہ میں شراب پی کر جولیا کی چھولداری میں گھس جاؤں گا!" صفدر نے کہا!

"اب وہ ٹھنڈا پانی پی کر سو جائے گا........ جاؤ تم بھی سو رہو!"

"پھر جاگے گا کون!۔"

"پرواہ مت کرو! قافلے کی حفاظت ڈینی ولسن کے سپرد ہے اور میں اس پر اعتماد کرتا ہوں!"

صفدر چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا.... پھر چھولداری سے چلا گیا!

عمران اسی طرح مرگ چھالے پر بیٹھا رہا! شائد اسے کسی کا انتظار تھا! تھوڑی دیر بعد چھولداری کے سرے پر آہٹ ہوئی اور ایسا معلوم ہوا جیسے وہاں کوئی آ کر رکا ہو!

" آجاؤ-- !" عمران نے کہا! "اور دوسرے ہی لمحے میں ایک آدمی چھولداری میں داخل ہوا یہ سر سے پیر تک سیاہ لبادے میں لپٹا ہوا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر مٹی کے تیل کا لیمپ گل کر دیا!

"کیا خبر ہے.... !" اس نے پوچھا!

"تعاقب جاری ہے جناب"! آواز آئی! "وہ تین آدمی ہیں اور شاید یہاں سے ایک میل پیچھے انہوں نے ایک غار میں قیام کیا ہے!"

"اوہو-- ! مگر وہ دیسی ہیں یا غیر ملکی.... !"

"میں اندازہ نہیں کر سکا! کیونکہ انہوں نے کوہستانیوں کی سی وضع اختیار کر رکھی ہے!"

"گڈ-- ! کیا ان کے پاس سے ٹرانسمیٹر بھی برآمد ہونے کی توقع ہے!"

"میں کہہ نہیں سکتا! ویسے میرا خیال ہے کہ اگر ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہوتے تو وہ اس طرح سفر کرنے کی ضرورت ہی کیوں محسوس کرتے۔ وہیں سے بیٹھے بیٹھے اپنی اطلاعات شکرال تک پہنچاتے!"

"ممکن ہے! وسیع حلقہ عمل کا ٹرانسمیٹر نہ ہو ان کے پاس! خیر اس سے بحث نہیں ہے! تم ان تینوں پر نظر رکھو!"

"کیوں نہ انہیں ٹھکانے ہی لگا دیا جائے!"

"نہیں!.... ہو سکتا ہے وہ ہمارے کسی کام آ سکیں!"

"بہت بہتر جناب!"

"لیکن تمہارا کام بہت مشکل ہے! تمہیں نہ صرف ان تینوں سے پوشیدہ رہنا ہے بلکہ میرے قافلے والوں کی نظر بھی تم پر نہ پڑنے پائے!"

"آپ مطمئن رہیئے جناب ایسا ہی ہوگا!"

"بس اب جاؤ-- !"

کچھ دیر بعد لیمپ پھر روشن کر دیا گیا! لیکن اب چھولداری میں عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا!

## ۹

تیسرے دن وہ ایک چھوٹی سی بستی میں پہنچے، جو لکڑی اور پھوس کی جھونپڑیوں پر مشتمل تھی!.... لوگ جھونپڑیوں سے باہر نکل آئے، اور قافلے کو متحیرانہ انداز میں دیکھنے لگے، جیسے پہلے پہل ان اطراف میں انہیں کوئی قافلہ نظر آیا ہو!.... لیکن تھوڑی دیر بعد ان کی آنکھوں سے تحیر کی بجائے درندگی جھانکنے لگی!.... وہ سب صحت مند اور قد آور لوگ تھے!

پھر عمران نے کلہاڑیاں نکلتی دیکھیں نیزے بلند ہوتے دیکھے، دو ایک کے ہاتھوں میں بارود سے چلنے والی بندوقیں بھی نظر آئیں۔ عمران اپنے خچر کو ہانکتا ہوا سب سے آگے پہنچ گیا! یہاں ڈینی اور اس کے ساتھی اپنی رائفلیں سیدھی کر رہے تھے!

"ٹھہر جاؤ-- !" عمران ہاتھ اٹھا کر چیخا! "خواہ مخواہ ہنگامہ کر کے انرجی برباد کرنے کی ضرورت نہیں ہے!" انہوں نے رائفلیں جھکا لیں لیکن کوہستانی بدستور کلہاڑیوں اور نیزوں کو گردش دیتے ہوئے ان کی طرف بڑھتے رہے!

"ہم لوگ بالکل بے ضرر ہیں!" عمران دونوں ہاتھ اٹھا کر چیخا! "پہلے میری بات سن لو.... " وہ لوگ رک گئے!.... عمران پہاڑی زبان میں کہتا رہا! "ہم کسی کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر

یہاں سے گذر جائیں گے۔ ہاں اگر تم لوگ لوٹ مار کرنے کی نیت رکھتے ہو تو بات دوسری ہے! لیکن میں تمہیں اس کے خطرات سے بھی آگاہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں! ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کے پاس آتش گیر اسلحے نہ ہوں! تم سب منٹوں میں بھون کر رکھ دیئے جاؤ گے اور تمہاری بستی ویران ہو جائے گی! تم کسی طرح بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے!"

وہ لوگ خاموشی سے کھڑے انہیں گھورتے رہے! پھر ایک بوڑھا ان کی بھیڑ چیرتا ہوا باہر نکل آیا!

"تم لوگ کہاں جا رہے ہو....!" اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا!

"ہم اُدھر جا رہے ہیں!" عمران نے شمال کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا "ان پہاڑوں کے پیچھے!"

"اُدھر تم ہرگز نہیں جا سکتے! کیونکہ اس پر ہماری زندگیوں کا دارومدار ہے!

"کیوں؟--"

"وہ ہمیں مار ڈالیں گے--!"

"ہم ان کے دشمن نہیں ہیں! کھیل تماشے دکھا کر پیٹ پالتے ہیں! اور یہ سفر ہمارے لئے نیا نہیں ہے۔ ہم مقلاق اور کراغال کے سفر کئی بار کر چکے ہیں!...."

"مگر یہ مقلاق اور کراغال کا راستہ نہیں ہے!" بوڑھے نے کہا اور پلٹ کر آگے بڑھتے ہوئے پہاڑیوں کو پیچھے دھکیلنے لگا۔

"تو پھر یہ کہاں کا راستہ ہے!"

بوڑھا آہستہ آہستہ چلتا ہوا عمران کے منچر کے قریب آ گیا! اور سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا آہستہ سے بولا! "یہ شکرال کا راستہ ہے....!"

"آہا.... شکرال تب تو ہم اُدھر ہی جائیں گے-- کیا وہاں ہمیں زیادہ آمدنی ہو سکے گی!"

"آمدنی--" بوڑھے کے ہونٹ آہستہ سے ہلے اور اس نے شمال کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا!" لڑکے ادھر موت ہے۔ ان منحوس پہاڑوں کے پیچھے موت ہے!.... درندگی ہے.... وہاں انسانی خون کی کوئی قیمت نہیں میں وہاں اپنا سب کچھ کھو آیا ہوں.... واپس جاؤ، چلے جاؤ، وہاں انصاف نہیں ہے! وہاں کمزوری جرم ہے!.... اور یہاں ہم محض اس لئے زندہ ہیں کہ ان کی چوکیداری کرتے رہیں۔ اگر اس طرف سے ایک پرندہ بھی اڑ کر اُدھر گیا تو دوسرے ہی دن یہاں کی زمین پر خون کے دریا بہتے ہوئے ملیں گے....! اور یہ بستی ہمیشہ کے لئے ویران ہو جائے گی....!"

"اچھا اگر کوئی فوج ادھر سے گذرے تب! نہیں بڑے میاں تم جھوٹ بول رہے ہو! تم اتنے

سے آدمی شکرال کی چوکیداری کس طرح کر سکتے ہو؟"

"ہاں میں جھوٹ بول رہا تھا بچے! میں تجھے ادھر نہیں جانے دوں گا--! میں اپنے تین جوان بیٹوں کو وہاں کھو آیا ہوں.... اس لئے میں نہیں چاہتا کہ کوئی اس منحوس سر زمین پر قدم رکھے...."

"کیا وہ ہمیں دیکھتے ہی مار ڈالیں گے--!" عمران نے بچکانے انداز میں پوچھا!

"لڑکے مجھ سے بحث نہ کرو!.... میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے ساتھ عورتیں بھی ہیں! لیکن تم اطمینان رکھو یہ بالکل محفوظ رہیں گی-- مگر!.... تمہارے ساتھ کا ایک ایک نوجوان مار ڈالا جائے گا!"

عمران چند لمحے کچھ سوچتا رہا!.... پھر بولا "اچھا ہم اس پر غور کریں گے-- اگر تم اجازت دو تو آج ہم یہیں پڑاؤ ڈال دیں-- ورنہ یہاں سے پیچھے ہٹ جائیں!"

بوڑھے نے فوراً ہی کوئی جواب نہیں دیا۔ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا۔ "میں اپنے آدمیوں سے مشورہ کئے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا!"

"بہتر ہے مشورہ کر لو!" عمران نے کہا! بوڑھا پہاڑیوں کے مجمع کی طرف واپس چلا گیا!

"یہ کیا کہہ رہا تھا.... ماسٹر!" ڈینی نے بڑی بے صبری سے پوچھا!

عمران نے کم سے کم الفاظ میں گفتگو کا ماحصل بتانے کی کوشش کی! ڈینی چند لمحے برا سا منہ بنائے ہوئے کچھ سوچتا رہا پھر بولا! "میرا خیال ہے کہ ان سے دب جانا ہمارے مستقبل کے لئے خطرناک ثابت ہو گا!"

"نہیں ڈینی!" عمران نے سنجیدگی سے کہا "میں بے گناہوں کے خون سے ہاتھ رنگنا پسند نہیں کرتا!"

"مجھے یقین ہے کہ وہ نہ تو یہاں پڑاؤ ڈالنے دیں گے اور نہ آگے جانے دیں گے۔ اسے لکھ لیجئے کہ ان سے نپٹے بغیر کام نہیں چلے گا۔ میں نے بھی بہت دنیا دیکھی ہے۔ آپ رحمدل بن جائیے لیکن دوسروں کو سدھارنا آپ کے بس سے باہر ہو جائے گا--! میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ لڑکیوں پر للچائی ہوئی نظریں ڈال رہے ہیں"۔

"خیر دیکھو تو.... بوڑھا کیا جواب لاتا ہے!"

دفعتاً عمران کو اپنے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا! "ہیلو....!" اس نے آہستہ سے ماؤتھ پیس میں کہا!

"اٹ از بلیک زیرو سر!"

"کیا بات ہے....!"

"دو آدمیوں نے مل کر تیسرے کو مار ڈالا...."

"کیوں؟"

"پتہ نہیں جناب!...."

"تو اب دو ہی باقی بچے ہیں!"

"جی ہاں--!"

"اچھا تو دیکھو! ہم ایک بستی میں پہنچ گئے ہیں! توقع نہیں ہے کہ یہاں سے لوگ ہمیں آگے بڑھنے دیں! میں ابھی تک ان لوگوں کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکا!.... لہٰذا کوشش کرو کہ وہ دونوں اس بستی میں نہ پہنچنے پائیں!"

"میں کوشش کروں گا! لیکن آپ کو کامیابی کا یقین نہیں دلا سکتا!"

"کیوں؟...."

"آپ ہی بتائیے کہ میں انہیں کس طرح روک سکوں گا!"

"اب میں ہی یہ بھی بتاؤں.... بلیک زیرو یو آر اے ڈفر.... یہاں اس ویرانے میں ہمارے ملک کا قانون لاگو نہیں ہوتا۔ اس لئے جب کہ اس وقت کمانڈ میرے ہاتھ میں ہے حسب ضرورت قانون وضع کرنے کا پورا پورا حق رکھتا ہوں!...."

"میں نہیں سمجھا جناب!"

"وہ دونوں ایک آدمی کے قاتل ہیں۔ لہٰذا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ان کی زندگیوں کا خاتمہ کر دو!"

"ہاں یہ ممکن ہے!...."

"اور اس طرح تم انہیں اس بستی تک پہنچنے سے روک سکتے ہو! اوور اینڈ آل!"

ڈینی عمران کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ کچھ بولا نہیں۔ کچھ دیر بعد بوڑھا بھی واپس آکر آہستہ سے بولا!" بہتر یہی ہے کہ تم واپس جاؤ! ابھی اور اسی وقت۔ اس بستی میں کچھ شریر لوگ بھی ہیں اس لئے تمہاری حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی!"

کچھ دیر تک دونوں میں ردو قدح ہوتی رہی.... پھر عمران واپسی پر رضا مند ہو گیا! غالباً اس کا یہ فیصلہ ڈینی کو شاق گذرا تھا! لیکن وہ کچھ بولا نہیں! قافلہ اسی راستے پر مڑ گیا جس سے وہ یہاں تک پہنچا تھا!

"یہی مناسب تھا! ڈینی" عمران نے اس کی تشفی کرنی چاہی!

"میر کارواں آپ ہیں، میں نہیں! اگر یہی مناسب تھا تو یہی سہی!"

"دیکھو خیال رکھنا!" عمران نے کہا" بوڑھے نے بستی کے چند شریر آدمیوں کا تذکرہ کیا تھا!"

"آپ مطمئن رہیئے!.... مجھے ان لوگوں سے نپٹنے کا طریقہ معلوم ہے!"

عمران نے خچر ہی پر بیٹھے بیٹھے نقشہ نکالا اور شائد کوئی دوسری راہ نکالنے کی فکر میں پڑ ہا!....

اس جگہ سے واپس ہونے کے سلسلے میں لوگ کبیدہ خاطر نظر آنے لگے تھے! خصوصاً ایکس ٹو ے ماتحت تو بری طرح جھلا گئے تھے! عمران نے تنویر اور خاور کو اپنے خچر روکتے دیکھا وہ سمجھ گیا وہ لوگ اس مسئلے پر اس سے بحث کرنا چاہتے ہیں۔

عمران نے اپنے خچر کے تھپکی رسید کی اور اس کی رفتار بڑھ گئی! تھوڑی دیر بعد خاور اور تنویر ن کے داہنے بائیں چل رہے تھے!

"تم سب کا بیڑا غرق کرو گے!" خاور جھلا کر بولا!

"ذرا زبان سنبھال کر! میں ملاح نہیں ہوں! اس وقت تمہارا آفیسر ہوں! اور تم خچر پر سوار ہو! بیڑے میں نہیں! ہوش میں آؤ.... ایکس ٹو نے تمہاری کمانڈ میرے ہاتھ میں دی ہے!...."

"کمانڈ کے بچے تم آخر ان لوگوں سے دب کیوں گئے!"

"ایکس ٹو کا حکم....!"

"بکواس ہے....! وہ سینکڑوں میل دور سے جھک نہیں مار سکتا!"

"آہا سینکڑوں میل دور سے--اگر یہ ایک بنجر سرزمین نہ ہوتی تو میں کہتا کہ تم لوگ گھاس ھا گئے ہو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ایکس ٹو وہیں بیٹھا رہ گیا ہے....! تم لوگ اچھی طرح کان کھول ر سن لو! وہ کسی وقت بھی تم سب کو سزائیں دے سکتا ہے!"

تنویر نے قہقہہ لگایا!.... لیکن وہ کسی صحیح الدماغ آدمی کا قہقہہ نہیں معلوم ہوتا تھا!....

"ایکس ٹو....! وہ یہاں آئے گا بزدل.... ہمیں جہنم میں جھونک کر خود چین کی بنسی بجا رہا ہے!" اس نے چیخ کر کہا!

"آہستہ تنویر آہستہ!" عمران نے خوفزدہ آواز میں کہا!" اگر اس نے تمہاری آواز سن لی تو تم ہاں ہو گے!"

"بکواس مت کرو!" خاور غرایا!" ہمیں بہلانے کی کوشش نہ کرو!.... اس سے بحث نہیں کہ کس ٹو یہاں موجود ہے یا نہیں! لیکن ہم تمہیں حماقتیں نہیں کرنے دیں گے!"

"اچھا خاور---! تمہیں اس کی موجودگی کا ثبوت مل جائے گا! ابھی اسی راہ میں تمہیں د
لاشیں ملیں گی اور ہم دیکھیں گے کہ وہ کون ہو سکتے ہیں!"

"بیکار اپنا دماغ خراب نہ کرو!" خاور تنویر کی طرف دیکھ کر بولا! "اس کے پیر کبھی زمین سے نہیں لگتے.... اب تو جو حماقت ہم سے سرزد ہونی تھی ہو ہی گئی!...."

"کیا حماقت سرزد ہوئی ہے!" عمران نے بڑی سادگی سے پوچھا!

"یہی کہ ہم نے تمہارے انتخاب پر احتجاج نہیں کیا!"

"واقعی تم سے زبردست غلطی ہوئی مگر اب کیا ہو سکتا ہے.... چلو جاؤ.... وہیں جاؤ جہاں تمہیں ہونا چاہیئے!"

خاور اور تنویر اپنے خچروں کو آگے بڑھا لے گئے! کاروان چلتا رہا! آخر دو میل چلنے کے بع
ڈینی جو سب سے آگے تھا رک گیا! اس کے ساتھ ہی پورا قافلہ ٹھہر گیا! نیچے ایک کھڈ میں د
لاشیں پڑی ہوئی تھیں، جن کی کھوپڑیوں سے خون بہہ کر پتھروں پر پھیل گیا تھا!....

عمران پیچھے تھا! ڈینی نے سفری ٹرانسمیٹر کے ذریعہ اسے لاشوں کے متعلق آگاہ کیا اور عمران بولا!

"وہیں ٹھہرے رہو--! میں آرہا ہوں!...."

کچھ دور چلنے پر تنویر اور خاور سے مڈبھیڑ ہوگئی!

"اب کیوں رک گئے!" خاور اسے گھورتا ہوا بولا!

"تم دونوں میرے ساتھ آؤ--! میں یہاں ایکس ٹو کی موجودگی کا ثبوت دوں گا--!"

اس کے پیچھے ان دونوں نے بھی اپنے خچر بڑھائے! اور پھر وہاں پہنچے جہاں دونوں لاشیں پڑی ہوئی تھیں! عمران کھڈ میں اترتا ہوا بولا!" آؤ-- آؤ-- وہاں کیوں کھڑے ہو! وہ دونوں بھی اپنے خچروں سے اتر گئے اور عمران نے ڈینی سے کہا! "تم چلتے رہو!.... جہاں سے ہم ادھ
کے لئے مڑے تھے وہیں سے مشرق کی طرف مڑ جانا! پھر میں کوئی راہ نکال لوں گا...."

کارواں پھر چلنے لگا!... خاور اور تنویر بھی کھڈ میں اتر گئے! لاشیں دو کوہستانیوں کی تھیں جن پر کوہستانیوں ہی کا لباس تھا اور چہرے پر گھنی داڑھیاں تھیں! عمران ان پر جھک پڑا اور کچھ دیر بعد بڑبڑایا! "داڑھیاں سو فیصدی مصنوعی ہیں!"

اور پھر ان کے چہروں سے گنجان بالوں کا جنگل صاف کرنے لگا! ذرا ہی سی دیر میں ان کی اصلی شکلیں نمایاں ہوگئیں! وہ کسی سفید فام نسل سے تعلق رکھنے والے دو غیر ملکی تھے!

"اب کیا خیال ہے.... کہو تو ایمونیا سے ان کے چہرے بھی صاف کر ڈالوں!"--عمران
کہا۔ تنویر اور خاور کچھ نہیں بولے....!

عمران نے تھیلے سے لکویڈ ایمونیا کی بوتل نکالی اور ان کے چہرے صاف کرنے لگا! کچھ دیر بعد اس کے بیان کی سو فیصدی تصدیق ہوگئی! تنویر اور خاور اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھر رہے تھے!

"بولو--! اب کیا خیال ہے! تم دونوں خاموش کیوں ہوگئے!"

"کچھ نہیں!" خاور نے لاپروائی ظاہر کرنے کی کوشش کی! "اب ہم مطمئن ہیں! ایکس ٹو ہم سے کوئی غلطی نہیں سرزد ہونے دے گا....!"

"تو یہ کہو نا" تنویر نے پھیکی سے ہنسی کے ساتھ کہا" کہ ہماری کمانڈ ایکس ٹو ہی کے ہاتھ میں ہے!"

عمران کچھ نہ بولا.... چند لمحے ان لاشوں کو گھورتا رہا! پھر بولا! "ہمیں انہیں کسی غار میں ڈال کر اس کا منہ بند کر دینا چاہیئے!"

تقریباً بیس منٹ بعد وہ پھر اپنے خچروں پر سوار ہو کر چل پڑے تھے۔ دونوں لاشیں ایک غار میں چھپا دی گئی تھیں!.... تیسری لاش کے متعلق عمران کو یقین تھا کہ بلیک زیرو نے اسے بھی چھپا دیا ہوگا! اس کے ماتحتوں میں وہ سب سے زیادہ ذہین اور زیرک آدمی تھا! اس نئے تقرر کو اس نے اپنے ماتحتوں سے پوشیدہ رکھا تھا! لیکن یہ بھی اسی وقت عمل میں آیا تھا جب جعفری اور ناشاد کو الگ کر کے ان کی جگہ دوسروں کو دی گئی تھی!.... کچھ دیر بعد وہ قافلے سے جا ملے!....

## ۱۰

یہ اس سفر کی گیارہویں رات تھی!.... اگر وہ راستہ نہ بدلتے تو شاید ساتویں رات ہوتی! اب وہ شکرال کی سرحد سے قریب تھے! ابھی تک انہیں کافی نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ دس خچروں اور پانچ مزدوروں کی جانیں ضائع ہو چکی تھیں!.... اس بستی سے پلٹنے کے بعد انہیں، جو راستہ اختیار کرنا پڑا تھا دشوار گذار تھا!.... ذرا سی بد احتیاطی زندگی کا خاتمہ کر سکتی تھی! ان راہوں پر لڑکیوں کو بھی پیدل چلنا پڑا تھا! اور ان کی حالت ابتر ہوگئی تھی.... البتہ جولیانا فٹز واٹر خود کو بہت زیادہ سنبھالے ہوئے تھی!....

کبھی کبھی وہ ایسے تنگ و تاریک دروں سے گذرتے تھے کہ دوسری بار روشنی دیکھ کر انہیں اپنے وجود پر یقین نہیں آیا تھا!.... ہوائیں چیختی چنگھاڑتی ہوئی تنگ دراڑوں میں گھستیں اور ان پر خبیث ارواح کا گمان ہونے لگتا!....

آج بھی انہیں بڑی مشکل سے ایک ایسی مسطح چٹان مل سکی تھی جس پر وہ پڑاؤ ڈال سکیں! لیکن آج ان کے سروں پر چھولداریوں کا سایہ نہیں تھا!.... چٹان میں میخیں گاڑنا آسان کام نہیں تھا، لہٰذا انہیں یہ رات آسمان ہی کے نیچے بسر کرنی تھی!

یہ چٹانیں بالکل بے آب و گیاہ تھیں! اگر ان کے ساتھ پانی کی پکھالیں نہ ہوتیں تو زندہ رہنا محال ہو جاتا!.... لہٰذا وہ پانی بہت احتیاط سے استعمال کر رہے تھے! جانوروں کے لئے البتہ دشواری آپڑی تھی!.... لیکن کسی نہ کسی طرح انہیں بھی تھوڑا بہت ملتا ہی تھا! غنیمت تھا کہ یہ سفر سردیوں کے موسم میں شروع ہوا تھا ورنہ اس جگہ آدھے سے بھی کم آدمی نظر آتے--!

ویسے سردی سے بچنے کے لئے مزدوروں کے پاس بھی دبیز کمبل تھے۔ عمران نے اس بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ سفر کی صعوبتوں کے علاوہ کسی کو اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے!

وہ اس وقت ایک طرف کھڑا ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا، جو پہرے پر مقرر کئے گئے تھے! دفعتاً تینوں لڑکیوں نے اسے گھیر لیا!

”کیا مطلب ہے تمہارا“ لزی غصے میں بھری ہوئی کہہ رہی تھی!”تم نے ہمیں دھوکا دیا! تم نے یہ ہرگز نہیں بتایا تھا کہ سفر اتنا خطرناک ہوگا!“

”کنفیوشس نے کہا تھا....!“

”کنفیوشس کی ایسی کی تیسی!“ وہ چنگھاڑنے لگی!”دغاباز ہو تم!“

”کیا فائدہ چیخنے سے! اچھا اگر تم واپس جانا چاہو تو میں تمہیں روکوں گا نہیں! شوق سے جاؤ....!“

اس پر تینوں لڑکیوں نے اس کا دماغ چاٹنا شروع کر دیا اور جولیا بھی وہیں آگئی!

”تم وہاں اتنی دولت کماؤ گی--!“ عمران نے کچھ کہنا چاہا-- لیکن جولیا نے اسے روک دیا اور لڑکیوں کو سمجھانے لگی! بدقت تمام انہیں چپ کرا کے ان کی جگہوں پر واپس بھیجا!

”میں خود ہی تمہیں گولی مار دیتی.... مگر....!“

”مجھ سے وہ کرنے لگی ہو.... کیا تم محبت.... کیوں!....“ عمران چہک کر بولا!....

”محبت آدمیوں سے کی جاتی ہے جانوروں سے نہیں!.... مجھے سب سے محبت ہے!“ وہ قافلے والوں کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی”جو تھکن سے نڈھال ہو رہے ہیں! جو مستقبل کے خوف سے لرز رہے ہیں! جن کے ہونٹوں پر میں نے کئی دنوں سے مسکراہٹ نہیں دیکھی....! مجھے ان سے محبت ہے....! تم سے نہیں! تم جانور ہو!“

”کیوں! میں جانور کیوں ہوں!“

”کیونکہ نہ تو تمہارے چہرے پر تھکن کے آثار ہیں اور نہ تم اٹھتے بیٹھتے کراہتے ہو!.... میں نے تمہیں اس وقت بھی ہنستے دیکھا ہے، جب لوگ ناہموار راستوں پر گر رہے تھے! چیخ رہے تھے.... گڑگڑا رہے تھے....! میں نے تمہیں ان اوقات میں شیو کرتے دیکھا ہے، جب دوسرے کو اپنے چہروں پر ہاتھ پھیرنا بھی گراں گذر رہا تھا! تم آدمی نہیں جانور ہو!....“

”مگر تم مجھے گولی کیوں مار دیتیں؟....“

”نہیں میں تمہیں گولی نہیں مار سکتی!“

”کیوں؟“

”اس کے خیال سے جس نے تمہیں آفیسری عطا کی ہے.... لیکن کیوں عطا کی ہے؟ یہ میں اس سے ضرور پوچھوں گی!“

”اسی لئے کہ میں آدمی نہیں جانور ہوں! وہ سمجھتا ہے کہ آدمیوں پر جانوروں کی حکومت ہونی چاہئے ورنہ وہ تھکن سے نڈھال ہو کر زندگی کے سفر میں آگے بڑھ ہی نہ سکیں گے....!“

”تم.... ذرا اِدھر دیکھو! میری طرف!“ جولیا آہستہ سے بولی!

”میں تمہاری ہی طرف دیکھ رہا ہوں! مگر اندھیرا ہے!....“

جولیا آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھی اور اسکے شانوں پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے....!“

”ارے باپ رے....“ عمران بوکھلا کر پیچھے ہٹا....!

”تم ایکس ٹو ہو!....“ جولیا کی سرگوشی دور تک پھیل گئی!....

”ارے.... الگ ہٹو!.... ہشت.... ڈیڈی.... او.... ممی....!“ اس کے حلق سے کچھ اس قسم کی آوازیں نکلیں جیسے کوئی خوفزدہ بچہ ڈیڈی اور ممی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو!

”تم ایکس ٹو ہو....! تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا....“

”ارے خدا کے لئے.... ہٹو!....“ عمران رو دینے والی آواز میں بولا!..

یہ غل غپاڑہ دوسروں نے بھی سنا لیکن کسی نے وہاں تک آنے کی زحمت نہیں گوارا کی کیونکہ عمران کی آواز سبھی پہچانتے تھے! ممکن ہے انہوں نے سوچا ہو کہ کوئی حماقت ہی ہو رہی ہو گی اس لئے اٹھنا بیکار ہے!

”تم جھوٹے ہو، ایکس ٹو تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا!.... ہاں میں تمہیں چاہتی ہوں! تمہارے لئے میں آگ میں بھی کود سکتی ہوں!“

”فی الحال تم الگ ہٹ جاؤ!“ عمران کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا!”ورنہ میں اس چٹان سے نیچے کود جاؤں گا!“

”تم اعتراف کرلو... کہ تم ہی ایکس ٹو ہو!“ جولیا آہستہ سے بولی ”میں وعدہ کرتی ہوں کہ کسی سے نہ بتاؤں گی!...“

”میں ایکس ٹو نہیں ہوں... ! کیا تم نے وہ دونوں لاشیں نہیں دیکھیں!“

”مجھے کب انکار ہے کہ ایکس ٹو ناممکنات کو ممکن بنا سکتا ہے!“

”میں ثابت کر سکتا ہوں کہ میں ایکس ٹو نہیں ہوں!“

”تم ہرگز ثابت نہیں کر سکتے... !“

”ارے جاؤ... اگر تنویر نے ہمیں یہاں تنہا دیکھ لیا تو دونوں کو گولی مار دے گا!“

”تنویر... !“ جولیا تمسخر آمیز انداز میں ہنسی! ”اب اس میں عشق کرنے کی سکت نہیں رہ گئی... ! وہ کسی بیمار کتے کی طرح اونگھ رہا ہے! مگر تم اپنی بات کرو!“

”میں اپنی باتیں تو ہر وقت کرتا رہتا ہوں! کبھی کبھی دوسروں کی بھی سن لیا کرو! آخر تنویر میں کیا برائی ہے!“

”میں تمہاری زبان سے یہ نہیں سن سکتی!“

”چلو آؤ میرے ساتھ... تم بہت، تھک گئی ہو!“

”تو تم اعتراف نہیں کرو گے!“

”ارے میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں کہ میں ایکس ٹو نہیں ہوں؟ آہا ٹھہرو! ابھی تمہیں اس سے ملائے دیتا ہوں--! تم خود اس سے پوچھ لو!“

”مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش نہ کرو! تم نے وسیع حلقہ عمل والا ٹرانسمیٹر اسی لئے اپنے پاس رکھا ہے کہ خواہ مخواہ ایکس ٹو کے پیغامات ہم تک پہنچاتے رہو! حالانکہ وہ پیغامات تمہارے ہی ہوتے ہیں!“

”اچھی بات ہے! آؤ میرے ساتھ میں ثابت کئے دیتا ہوں!“

عمران اسے اپنے ٹھکانے پر لایا اور ٹرانسمیٹر کے ہیڈ فون کانوں سے لگا کر ماؤتھ پیس میں بولا ”ہیلو... ہیلو! ایکس ٹو پلیز...“

”یس سر!“ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی اونگھتی ہوئی سی آواز آئی... !

”ایکس ٹو پلیز... یہ آپ کی ماتحت جولیانا فٹز آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہے... !“

”اوہ... اچھا جناب! آپ مطمئن رہیئے! میں نے بہت مشق کی ہے۔“ دوسری طرف سے آواز آئی!

عمران نے ہیڈ فون اتار کر جولیا کہ سر پر چڑھا دیا!

”ہیلو... !“ جولیا نے مردہ سی آواز میں کہا!

”یس جولیا! کیا بات ہے!“ دوسری طرف سے بھرائی ہوئی سی آواز آئی اور جولیا کا چہرہ دھواں ہو گیا!

”کچھ نہیں... جج... جناب!...“ وہ ہکلائی... ”مم... میں... صرف آپ کی خیریت معلوم کرنا چاہتی تھی۔“

”میں بخیریت ہوں جولیا... اور کچھ... !“

”نہیں جناب... !“ جولیا نے بوکھلائے ہوئے انداز میں ہیڈ فون اتار کر عمران کے سامنے ڈال دیا اور کچھ کہے سنے بغیر اٹھ گئی!

## 11

کچھ رات گئے بیسویں کے چاند نے افق سے سر ابھارا اور دور تک بکھری ہوئی چٹانیں روشنی میں نہاتی چلی گئیں!

عمران ابھی جاگ رہا تھا! حالانکہ اگر دوسرے سونے والے ذبح بھی کر دیئے جاتے تو ان کی آنکھیں نہ کھلتیں! وہ کچھ اسی طرح تھکے ہوئے تھے... البتہ وہ لوگ بڑی ہوشیاری سے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے، جنہیں پہرہ داری سونپی گئی تھی! یہ ڈینی کے ساتھی تھے!... انہیں شروع ہی سے ڈینی نے یہ کام سپرد کیا تھا! آدھے لوگ جاگتے تھے اور آدھے سوتے تھے اسی طرح ان کی راتیں بسر ہوتی آئی تھیں!... اور عمران اس وقت تک جاگتا تھا جب تک کہ نیند اسے بے بس نہیں کر دیتی تھی!... وہ اس وقت بھی چٹان کے سرے پر کھڑا مغربی افق میں دیکھ رہا تھا۔ کبھی کبھی سناٹے میں خچروں کی ”فرفراہٹ“ گونجتی اور پہلے ہی کا سا سکوت طاری ہو جاتا! اکثر سونے والوں کی کراہیں بھی سنائی دیتیں، جو کروٹ بدلتے وقت بے اختیاری میں نکل جاتی تھیں!

دفعتاً اس نے کسی لڑکی کے رونے کی آواز سنی اور اس طرف جھپٹا۔ جہاں چاروں لڑکیاں سو رہی تھی! راستے ہی میں اس نے آواز پہچان لی! وہ جولیانا فٹز واٹر ہی ہو سکتی تھی!...

پہلے وہ تیز آواز سے روئی تھی مگر اب صرف سسکیاں باقی رہ گئی تھیں! دو پہریدار بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔ عمران نے ایک کے ہاتھ سے مشعل لے کر لڑکیوں پر روشنی ڈالی۔ وہ بے خبر سو رہی تھیں اور جولیا بھی شاید خواب ہی میں روئی تھی اور اب بھی سسکیاں لے رہی تھی! مگر اس کی آنکھیں بند تھیں۔ دفعتاً سسکیوں ہی کے دوران میں اس کے ہونٹ اس طرح ہلے جیسے کچھ

کہہ رہی ہو!-- عمران نے صاف سنا اس نے یہی کہا تھا "تم جھوٹے ہو..... تم جھوٹے ہو..... دل نہ توڑو..... !"

اور پھر اس نے ایک کراہ کے ساتھ کروٹ بدلی!.... وہ اب بھی سو رہی تھی!

عمران ٹھنڈی سانس لے کر سر ہلاتا ہوا وہاں سے ہٹ آیا!.... ڈینی بھی جاگ رہا تھا۔ واپسی میں اس سے ملاقات ہو گئی!

"کیا بات تھی ماسٹر.... عمران!" اس نے پوچھا!

"کچھ نہیں ڈینی! ایک لڑکی سوتے سوتے رو پڑی تھی!"

"مجھے بہت افسوس ہوتا ہے انہیں دیکھ کر! بیچاریاں بہت خوفزدہ ہیں...."

عمران کچھ دیر تک خاموش رہا! پھر بولا "ڈینی....! جوان ہو کر یہ لڑکیاں پاگل کیوں ہو جاتی ہیں!"

"میں نہیں سمجھا ماسٹر!"

"مطلب یہ کہ.... کیا یہ ضروری ہے کہ انہیں کسی نہ کسی سے عشق ہو جائے۔"

"اوہ.... ہاں ماسٹر! مگر یہ بات آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی! آپ دوسری قسم کے آدمی ہیں۔"

"میں ہر قسم کا آدمی ہوں ڈینی! مگر یہ پاگل پن آج تک میری سمجھ میں نہیں آسکا! خیر چھوڑو! کل شائد ہم شکرال کی حدود میں داخل ہو جائیں!.... لہٰذا میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ کم از کم میرے ساتھی میک اَپ میں ہوں!"

"آپ بہت احتیاط برت رہے ہیں! ماسٹر عمران!"

"اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے!"

"کیا ہم لوگوں کے لئے بھی یہ ضروری نہیں ہے۔"

"نہیں.... تم لوگ اپنی اصلی شکلوں میں رہو گے!"

"بعض اوقات ماسٹر عمران کی منطق میری سمجھ میں نہیں آتی!"

"یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لئے ذہن پر زور دینا پڑے! تم اس کی فکر نہ کرو! پہلے ہم مر جائیں گے پھر تمہارے آدمیوں پر آنچ آئے گی! تم عمران کو بہت دنوں سے جانتے ہو! کیوں ڈینی!"

"موت اور زندگی کی تو بات ہی نہ کیجئے! مجھے یا میرے آدمیوں کو اس کی قطعی فکر نہیں ہے! آپ بھی مجھے بہت دنوں سے جانتے ہیں، ماسٹر عمران!"

"اور اسی لئے میں نے تمہیں اس سفر کے لئے منتخب کیا تھا!"

دوسری صبح سب سے پہلے عمران نے اپنے ساتھیوں کے حلیے تبدیل کئے اور انہیں کوہستانیوں جیسا لباس پہنایا اور خود بھی ویسی ہی وضع اختیار کی! اور یہ کارواں پھر چل پڑا۔

عمران بار بار نقشہ دیکھتا تھا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ پہلے بھی کبھی سنگلاخ راستوں پر چل چکا ہو۔ اب اس کے ساتھیوں کا یہ حال تھا کہ وہ اس کے کسی معاملے میں دخل دینے کی ہمت نہیں کرتے تھے۔

اکثر تنویر خاور سے کہتا! "یہ وہ عمران تو نہیں معلوم ہوتا جس کے ساتھ ہم نے سفر کا آغاز کیا تھا!"

خاور کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئیں لیکن وہ خاموش ہی رہا! لیفٹیننٹ چوہان پہلے بھی عمران سے الجھنے کی کوشش نہیں کیا کرتا تھا! رہ گئے تین نئے آدمی وہ اسی رات سے عمران کے قائل ہوئے جب اس نے ایک اچھا خاصا جال بچھا کر ان غیر ملکی ایجنٹوں کے گروہ کا خاتمہ کیا تھا!

ان میں صرف ایک جولیا ہی ایسی تھی جو آج بھی عمران سے بات بات پر الجھی پڑ رہی تھی! اس نے پہلے تو میک اَپ کرنے سے صاف انکار کر دیا تھا مگر جب عمران نے ایکس ٹو کا حوالہ دیا تو اس کی آنکھوں میں ایک بار بے اعتباری کی جھلکیاں نظر آئیں لیکن اس نے بے چون و چرا تعمیل کی۔

قافلے والوں کے قدم اب اس طرح اٹھ رہے تھے جیسے وہ سچ مچ موت کے منہ میں جا رہے ہوں! ان کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ اور آنکھوں میں مردنی تھی! عمران نے ان کی حالت دیکھی اور سوچنے لگا کہ یہ تو ٹھیک نہیں ہے! اس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کے ہاتھ پیر ہی جواب دے جائیں!.... اس نے ڈینی سے اس سلسلے میں مشورہ کیا۔

"آپ کم از کم میرے آدمیوں کی طرف سے تو مطمئن ہی رہیئے!.... ڈینی بھرائی ہوئی آواز میں بولا!" ان میں سے کوئی بھی ناتجربہ کار نہیں ہے۔ یہ سب پچھلی جنگ عظیم کے مصائب جھیلے ہوئے ہیں!.... چونکہ یہ اپنی آنکھوں سے بہت بڑے بڑے معرکے دیکھ چکے ہیں اس لئے ان کا سنجیدہ ہو جانا لازمی ہے! اسے آپ خوف پر محمول نہ کیجئے!"

عمران تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا!" میرے ساتھی بھی خائف تو نہیں معلوم ہوتے مگر ان کی بیزاری بڑھ گئی ہے!"

"پرواہ مت کیجئے.... جب آدمی کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب موت زیادہ دور نہیں تو اس کے بے دلی بھی بڑھتی ہے اور جدوجہد کی قوت بھی بیدار ہو جاتی ہے۔ مگر ماسٹر عمران.... آپ

کے ساتھیوں میں وہ لڑکی عجیب ہے....!"

"کیوں.... کیا بات ہے!" عمران اسے گھورنے لگا!

"سچ بتایئے! اس سے آپ کا کیا رشتہ ہے؟"

"کچھ بھی نہیں!.... میں نے کہا نا کسی زمانے میں وہ میرے سرکس میں کام کیا کرتی تھی مگر وہ عجیب کیوں ہے!"

"میں نے اکثر دیکھا ہے! جب بھی آپ اس کے قریب سے گذرتے ہیں کبھی تو وہ انتہائی غصے کے عالم میں آپ پر دانت پیسنے لگتی ہے اور کبھی ایسی نظروں سے دیکھتی ہے جیسے آپ کے لئے ہزار بار مر سکتی ہو!"

"ارے.... وہ پاگل ہے!"

"نہیں پاگل آپ ہیں ماسٹر عمران!.... اس کے جذبات کی قدر نہیں کرتے....!"

"یہ سب مجھے آتا ہی نہیں ہے ڈینی....!"

"آپ عجیب ہیں ماسٹر عمران! میں آج تک آپ کو سمجھ نہیں سکا!"

"کسی کو سمجھنے کی کوشش کرنا بیکار حرکت ہے....! اچھا ڈینی!.... بہت زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے! اپنے آدمیوں سے کہہ دو کہ اگر لڑائی بھڑائی کا کوئی موقعہ آجائے تو ہاتھ چھوڑنے میں جلدی نہیں کریں گے--!"

"وہ سب آپ سے بہت زیادہ مرعوب ہیں! میرا خیال ہے کہ وہ آپ ہی کی کمانڈ میں رہنا زیادہ پسند کریں گے اس لئے اب آپ مجھے اس فرض سے سبکدوش کر دیجئے!"

"چلو خیر یہی سہی!.... اچھا جاؤ آگے جاؤ! اب ہم شکرال کی حدود میں ہیں۔"

ڈینی آگے بڑھ گیا! آج انہوں نے ایک پہاڑی چشمے سے اپنی پکھالیں پھر بھر لیں تھیں اور نسبتاً تازہ دم تھے!.... جانوروں کی سستی بھی دور ہو گئی تھی!۔ دفعتاً عمران نے ٹرانسمیٹر پر اشارہ محسوس کیا!۔

"ہیلو....! بلیک زیرو....!"

"یس سر!.... قافلے کی تنظیم جتنی جلدی ممکن ہو سکے کر ڈالئے۔ مشرقی ڈھلان سے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں آ رہی ہیں!۔"

"آہا.... اچھا! ہوشیار رہنا!۔ کیا تم ان کی تعداد کا اندازہ کر سکو گے۔ مگر ٹھہرو تم انہیں دیکھ بھی سکے ہو یا نہیں!...."

"میں ابھی دو منٹ کے اندر ہی اندر آپ کو اطلاع دوں گا!"

"ٹھیک ہے!" عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا! پھر جلد ہی خطرے کی اطلاع پھیل گئی! اور سارے ٹرانسمیٹر ایک خاص قسم کے صندوق میں چھپا دیئے گئے جس میں سرکس کا سامان بھرا ہوا تھا۔ اب عمران کے سر پر بھی ہیڈ فون موجود نہیں تھا جس سے اسے بلیک زیرو کی طرف سے وئی اطلاع مل سکتی!-- لیکن اس نے جلدی ہی ان سواروں کو دیکھ لیا! ان کی تعداد یقینی طور پر چالیس اور پچاس کے درمیان رہی ہوگی۔ ابھی وہ تقریباً آدھے میل کے فاصلے پر تھے۔ لیکن عمران کی ہدایت کے مطابق قافلہ بڑھتا ہی رہا۔

اچانک تین چار گولیاں نچلی چٹانوں سے ٹکرائیں۔!

"اب رک جاؤ!" عمران نے ڈینی کو آواز دی! قافلہ بلندی پر تھا اور ایک ایک آدمی گولیوں کی زد پر شمار کیا جا سکتا تھا!

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دو!" عمران نے آواز دی۔ لیکن ڈینی دوڑتا ہوا اس کی طرف آیا تھا۔

"یہ کیا ستم کر رہے ہو ماسٹر! اس طرح پہلے ہی سے شکست تسلیم کر لینے کا کیا مطلب ہے!"

"تو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم میں سے کچھ لوگ کم ہو جائیں! نہیں ڈینی! میں اپنا ایک ایک خچر شکرال لے جاؤں گا!"

"مگر کس طرح....!"

"ہاں بس تم دیکھتے رہو! جو کچھ کہہ رہا ہوں کیا جائے!"

جولیا اور ایکس ٹو کے دوسرے ماتحت بھی عمران کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے!....

"تم لوگ خود کو قابو میں رکھو گے!...." عمران انہیں گھورتا ہوا بولا!

"میں جو کچھ بھی کر رہا ہوں اس کے لئے مجھ جواب دہ ہونا پڑے گا! اس کی ذمہ داری کسی اور پر نہیں ہے!...."

"لیکن ہم پہلے ہی شکست کیوں تسلیم کر لیں....!" جولیا نے کہا۔

سوار بہت قریب آ گئے تھے!.... اور اب وہ نصف دائرے کی شکل میں تھے.... غالباً مقصد قافلے کو گھیرے میں لینا تھا!

"ہاتھ اٹھا رکھو!...." عمران غرایا!.... دو منٹ کے اندر ہی اندر قافلہ سواروں کے درمیان گھیر گیا اور وہ لوگ اپنے ہاتھ اٹھائے رہے!....

آنیوالے قد آور اور صحت مند تھے! ان کے سروں پر بڑے بالوں والی سیاہ ٹوپیاں تھیں اور جسموں پر چمڑے کی جیکٹ! زیر جامے اتنے چست تھے کہ رانوں پر منڈھے ہوئے لگتے تھے!.... جوتے گھٹنوں تک تھے!.... مگر ان کی آنکھیں اس پھرتیلے پن کا ساتھ دیتی ہوئی نہیں

معلوم ہوتی تھیں، جو ان کے جسموں پر ظاہر تھا! وہ آدھی کھلی آنکھیں گہری اداسی میں ڈوبی ہوئی تھیں۔

ان میں سے ایک سوار نیچے اتر آیا اور خاموشی سے ایک ایک کے چہرے کو گھورتا ہوا ان کے گرد چلنے لگا!.... جس کے قریب سے وہ گذرتا اس کی روح فنا ہو جاتی.... لڑکیوں کی طرف اس نے رُخ بھی نہیں کیا تھا! ان سب کا جائزہ لینے کے بعد وہ ایک چٹان پر چڑھ گیا! اس کے بائیں شانے سے رائفل لٹکی ہوئی تھی اور داہنے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

”تم کون ہو!.... اور کہاں جارہے ہو!“ اس نے ایک بار پھر قافلے پر اچٹتی سی نظر ڈال کر کہا!

عمران اور صفدر کے علاوہ اور کوئی بھی نہ سمجھ سکا! یہ سوال شکرالی ہی زبان میں کیا گیا تھا! عمران آگے بڑھا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے بولا! ”ہم شائد راہ بھٹک گئے ہیں! ہمیں سرخسان جانا ہے!“

”کیا تم سرخسانی ہو....!“

”نہیں.... مقلاقی!....“ عمران نے جواب دیا! ہم سرکس والے ہیں اور ہمیں سرخسان میں طلب کیا گیا ہے!“

”سرکس!“ وہ نہ جانے کیوں ہنس پڑا اور اس کی اداس آنکھوں میں چمک سی لہرانے لگی! ویسی ہی جیسی اکثر کھیل تماشوں کے شائق بچوں کی آنکھوں میں اس وقت نظر آتی ہے، جب غیر متوقع طور پر ان کے سامنے ان کی کوئی پسندیدہ تفریحی چیز آجائے!

”میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تم سرکس والے ہو!“ اس نے کہا! ”تمہارے ساتھ جانور ہیں!“ اس نے ریچھوں اور بڑے بالوں والے کتوں کی طرف اشارہ کیا!....

”بڑی مہربانی ہو گی اگر تم ہمیں سرخسان کا راستہ بتادو!....“ عمران نے لجاجت سے کہا!

”وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا!“ ٹھہرو!.... میں ابھی جواب دیتا ہوں!“ پھر وہ چٹان سے اتر کر اپنے ساتھیوں کی طرف چلا گیا!

”کیا کر رہے ہو تم....!“ جولیا عمران کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولی!

”بکواس مت کرو! خاموش رہو!“ عمران غرایا! جولیا سہم گئی! عمران نے آج تک ایسے لہجے میں اس سے گفتگو نہیں کی تھی! وہ چپ چاپ پیچھے ہٹ گئی دوسری طرف وہ آدمی اپنے ساتھیوں سے کچھ کہہ رہا تھا! اور ان میں سے کچھ بڑے پر جوش انداز میں سر ہلا رہے تھے! کچھ دیر بعد وہ پھر اس چٹان کی طرف واپس آگیا!

”تم لوگ بغیر اجازت شکرال کی حدود میں داخل ہوئے ہو....!“ اس نے ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے کہا! ”اس لئے تمہیں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی!“

”مگر ہم بے قصور ہیں سردار!“ عمران نے رونی صورت بنا کر کہا!

”اگر ہم شکرال کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں تو یقین کیجئے کہ ہم راہ بھٹکے ہیں!.... ویسے آپ مالک ہیں! جو سزا چاہیں دیں....!“

وہ ہنسنے لگا-- اور بولا! ”ڈرو نہیں! یہ سزا ایسی نہیں ہو گی جس کیلئے تمہیں رونا اور گڑگڑانا پڑے!“

”آپ مالک ہیں!“ عمران نے بے بسی سے کہا!

”ہم تمہیں.... اپنی بستی میں لے جائیں گے --اور تمہیں وہاں ہمارا دل بہلانا پڑے گا!“

عمران نے بڑے مغموم انداز میں سر ہلا کر کہا! ”مگر ہم صرف پیٹ کے لئے اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالتے ہیں سردار!“

”اوہ-- تمہیں بہت کچھ ملے گا! وہ بھک منگے سرخسانی تمہیں کیا دیں گے!“

”تب پھر ہم سر کے بل چلیں گے سردار.... میں نے شکرال کے سرداروں کی فیاضیوں کے تذکرے بہت سنے ہیں!....“

”اچھا تو.... بڑھاؤ.... اپنے آدمیوں کو....!“ وہ دونوں ہاتھ ہلاتا ہوا چٹان سے نیچے اتر آیا اور سواروں نے اپنی رائفلیں جھکا دیں!.... عمران نے اپنے ساتھیوں سے ہاتھ نیچے گرانے کو کہا! صفدر انہیں گفتگو کا ماحصل بتا رہا تھا اور ان کے چہرے کھلتے جارہے تھے۔ اب جو قافلہ چلا تو ان کے قدم سست نہیں تھے!

سواروں کا سردار عمران سے گفتگو کرتا ہوا چل رہا تھا!،

”کیا سب مقلاقی ہیں!....“ اس نے پوچھا!

”نہیں! صرف میں مقلاقی ہوں! اور یہ لوگ مختلف ملکوں اور قوموں سے تعلق رکھتے ہیں! میں نے بڑی محنت سے یہ سرکس ترتیب دیا ہے!.... بڑی محنت سے سردار.... اپنی ساری زندگی اس چکر میں برباد کر دی!.... بس شوق ہی تو ہے!“

”تم مالک ہو سرکس کے!....“

”ہاں سردار....!“

”تم شکرالی بہت اچھی طرح بول سکتے ہو!“

”ہاں سردار!.... میں کئی زبانیں بہت اچھی طرح بول سکتا ہوں!“ اگر نہ بول سکوں تو میں

اپنا یہ پیشہ ایک دن بھی نہیں جاری رکھ سکتا!"

"ٹھیک ہے..... !آج کل مقلاق کا کیا حال ہے! تمہارا خان تو بہت بوڑھا ہو گیا ہوگا!"

"مگر ہمت جوانوں کی سی رکھتا ہے.... سردار!"

"ہاں.... آں.... میں نے بچپن میں اسے دیکھا تھا!"

"اس وقت تو وہ شیر ببر معلوم ہو تا رہا ہو گا!"

"اس میں شک نہیں ہے!"

"کیا میں سردار کا نام پوچھ سکتا ہوں!"

"شہباز کوہی! اور تمہارا!...."

"میرے والدین نے میرا نام صف شکن رکھا تھا! مگر میں بہت ڈرپوک ہوں مکھی بھی نہیں مار سکتا!"

شہباز ہنسنے لگا! عمران سر ہلا کر بولا!--!میں جھوٹ نہیں کہتا سردار یہ حقیقت ہے!"

قافلہ چلتا رہا!--ایک بار شہباز کا گھوڑا آگے بڑھ گیا! اور عمران نے اپنے خچر پر قمچیاں برسانی شروع کر دیں، لیکن اس کی رفتار میں کوئی فرق نہ آیا! اس طرح ڈینی کی وہ آرزو پوری ہو گئی، جو بہت دیر سے اسے بے چین کئے ہوتے تھی!....

"مانتا ہوں ماسٹر!" وہ دبے ہوئے جوش کے ساتھ بولا!" جگت استاد ہو! جو کچھ کہا کر دکھایا! ہم ایک خچر بھی ضائع کئے بغیر شکرال جا رہے ہیں!"

"جہاں حکمتِ عملی سے کام بنتا ہو! وہاں طاقت نہ صرف کرنی چاہئے! بلکہ اسے کسی دوسرے موقع کے لئے احتیاط سے رکھنا چاہئے! کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!"

"نہیں ماسٹر تم بعض اوقات مجھ جیسے پرانے شکاری کو بھی متحیر کر دیتے ہو!"

"اب بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے ڈینی! یہ بڑی اچھی بات ہے کہ تم لوگ شکرالی نہیں بول سکتے!"

"یقیناً.... اچھی بات ہے ماسٹر! پتہ نہیں کب زبان سے کیا نکل جائے!"

"اپنے آدمیوں سے کہہ دینا شکرالی عورتوں کے چکر میں نہ پڑیں گے۔ وہ بہت شوخ اور ہنسوڑ ہوتی ہیں! ہو سکتا ہے ہمارے آدمی کسی غلط فہمی کا شکار ہو جائیں! وہ زندہ دل ضرور ہوتی ہیں مگر آوارہ نہیں۔"

میں انہیں تاکید کر دوں گا.... لیکن آپ کے آدمی بہت خودسر معلوم ہوتے ہیں!"

"خیر! انہیں بھی معلوم ہو جائے گا کہ غلط اٹھا ہوا قدم شکرال میں قبر ہی کی طرف لے جاتا

ہے!"

پچھلے دنوں کے دشوار گذار اور تنگ دروں میں ڈولیاں بیکار ہو گئی تھیں! اور انہیں وہیں غاروں میں احتیاط سے چھپا دیا گیا تا کہ واپسی کے سفر میں بشرطِ حیات کام آسکیں!

"واقعی تم نے کمال کر دیا!" جولیا کہہ رہی تھی!

"تو پھر اب میں امید رکھوں۔"

"کیسی امید!"

"کہیں نہ کہیں میری شادی ضرور کرا دو گی....!"

"عمران میں پچھلی رات ہوش میں نہیں تھی! مجھے بڑی شرمندگی ہے!"

"یہ پچھلی رات کب ہوئی تھی! مجھے تو یاد نہیں ہے!"

پھر جولیا نے وہ بات ہی اڑا دی اور آئندہ کی اسکیموں کے متعلق گفتگو کرنے لگی!

## ۱۲

یہ بستی سچ مچ عجیب تھی!.... ہر لحاظ سے انہیں عجیب یوں لگی کہ انہوں نے اب تک اس کے متعلق جو کچھ بھی سنا تھا وہ اس کے برعکس تھی!.... یہاں چاروں طرف چھوٹے چھوٹے مکانات کے سلسلے بکھرے ہوئے تھے.... اور شاید ہی کوئی ایسا مکان رہا ہو جس کے سامنے ایک چھوٹا سا باغیچہ نہ ہو! وہاں کے باشندے بھی بڑے صاف ستھرے تھے! آہستہ آہستہ چلنے والے حلیم لوگ! بعض اوقات تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بستی کے سارے مردوں نے افیون کی چسکیاں لگا رکھی ہوں!

ان کے انداز سے ایسا لگتا تھا جیسے کسی جگہ بیٹھے بیٹھے اٹھنے کے ارادے میں بھی دس پندرہ منٹ صرف کر دیتے ہوں!.... معمولی حالات میں انتہائی کاہل اور سست معلوم ہوتے!....

لیکن ان کی عورتیں ان کی ضد تھیں!.... بڑی تیز و طرار.... جسموں کا ریشہ ریشہ تھرکتا معلوم ہوتا! البتہ ان کا انداز شوخ بچیوں کا سا تھا!.... ابھی تک عمران کی نظروں سے ایک بھی ایسی عورت نہیں گزری تھی جس کی آنکھوں میں اسے جنسی تشنگی کی جھلکیاں ملتیں!.... وہ کھیل تماشوں اور راگ رنگ کی شائق ضرور تھیں، لیکن ساتھ ہی ساتھ فرمانبردار بیٹیاں اور اطاعت شعار بیویاں بھی تھیں!....

ان کے لئے یہ خبر بڑی فرحت انگیز تھی کہ ان کے مرد کہیں سے سرکس والوں کو پکڑ لائے ہیں!.... عمران خصوصیت سے شہباز ہی کا مہمان تھا!.... اس نے اسے ان چھولداریوں میں

نہیں رہنے دیا۔ جو قافلے والے اپنے ساتھ لائے تھے! ایک مسطح میدان میں چھولداریاں نصب کر دی گئی تھیں! اور قافلہ وہیں اتر پڑا تھا۔

شہباز راستے ہی میں عمران سے بے تکلف ہو گیا تھا یا پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ عمران ہی اس سے بے تکلف ہو گیا تھا! ظاہر ہے اگر عمران اس کے مواقع نہ پیدا کرتا تو شہباز کی بے تکلفی کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا تھا! قافلے والوں کا انتظام ہو جانے کے بعد وہ اسے اپنے گھر لیتا چلا گیا تھا!.... یہاں تین چھوٹے کمرے تھے جن کی دیواریں پتھروں کی تھیں اور چھتیں پھوس کی جن کی اوپری سطح پر شہباز کے بیان کے مطابق کھالیں منڈھی ہوئی تھیں۔

"کھالیں ہی ہماری دولت ہیں!" اس نے کہا "ہم اناج کے عیوض تمہیں کھالیں دے سکتے ہیں، جواہرات کے عیوض نہیں!"

"آپ یہاں تنہا رہتے ہیں!...." عمران نے پوچھا۔

"میں اس کا عادی ہوں۔" ہر آدمی کو ہونا چاہئے اگر گھر میں کوئی عورت موجود ہو تو ہر اعتبار سے آدمی کے جسم میں گھن لگ جاتا ہے۔ اس لئے اس گھر میں کبھی کوئی عورت نہیں آئے گی!"

"بڑا اچھا خیال ہے....!"

"تم سچ مچ کہہ رہے ہو! یا یونہی....! دوسرے لوگ تو میرے اس خیال کی تائید نہیں کرتے!"

"وہ غلطی پر ہیں! عمران سر ہلا کر بولا!

"اچھا تم بھوکے ہو گے اور ہاں اس کمرے میں چولہا ہے.... ایندھن ہے سرخ ڈبے میں انڈے ہوں گے!.... اور لکڑی کے صندوق میں آٹا!.... لیکن تم چائے کو ہاتھ نہ لگاؤ گے کیوں کہ اس کے لئے ہمیں زرد ریگستان کا کچھ حصہ پار کرنا پڑتا ہے.... زرد ریگستان.... جہاں موت بگولوں کی شکل میں چکراتی اور چنگھاڑتی پھرتی ہے!"

"چائے پینے سے مجھے زکام ہو جاتا ہے! اس لئے میں کبھی نہیں پیتا۔"

"تب تم ایک بہت اچھے مہمان ہو! ہمیشہ یہاں رہو!" شہباز ہنسنے لگا! سفید دانتوں کی قطار سے درندگی جھلک رہی تھی!

وہ ایک دن کی تو تھکن تھی نہیں کہ دو چار گھنٹوں میں دور ہو جاتی! قافلے والے جو چین سے لیٹے ہیں تو انہوں نے دوسرے ہی دن کی خبر لی!.... نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کی سدھ!.... پھر اگر ان کے ساتھ صفدر نہ ہوتا تو شاید وہ پاگل ہی ہو جاتے!.... کیونکہ لوگ جوق در جوق آکر ان سے سرکس کے متعلق پوچھتے اور کچھ اس انداز میں پوچھتے کہ ان کی روحیں فنا ہو جاتیں!

مفہوم وہ سمجھ نہیں پاتے تھے!....

لہجے سے انہیں ایسا معلوم ہوتا جیسے مار ڈالنے کی دھمکیاں دے رہے ہوں...! جب صفدر نہیں بتاتا کہ وہ تو بڑے پیار سے تمہاری خیریت پوچھ رہے ہیں تب ان کے حواس ٹھکانے ہوتے!.... تین دن تک وہ آرام کرتے رہے!.... اور پھر ایک شام ان لوگوں نے اپنے کرتب دکھائے، جو خاص طور سے سرکس ہی کے لئے ساتھ لائے گئے تھے!.... اور انہوں نے ایک ہی شو میں کافی دولت کمائی!.... یہ تقریباً ڈیڑھ پونڈ چائے تھی!.... اور اسے بھی شہباز بڑی حریص نگاہوں سے دیکھ رہا تھا!.... عمران جب اسے سمیٹ کر ایک طرف رکھ چکا تو اس نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر کہا! "اگر تم ایک ہفتہ بھی یہاں ٹھہرے تو کافی دولت مند ہو کر واپس جاؤ گے--!"

وہ دونوں ایک چھولداری میں تنہا تھے!.... عمران نے چائے کے دو حصے کئے اور ایک حصہ اس کی طرف بڑھا دیا!

"کیا؟" شہباز نے حیرت سے کہا! پھر ہنس کر بولا! "تم مذاق کر رہے ہو!"

"نہیں دوست!" عمران نے سنجیدگی سے کہا! "میں دوسروں کے لئے جان بھی دے سکتا ہوں! یہ تو صرف چائے ہے! دنیاوی دولت جو معدے میں پہنچنے کے بعد ہضم ہو جاتی ہے...."

"تم سنجیدگی سے کہہ رہے ہو!" شہباز کی حیرت اب بھی برقرار تھی!

"ہاں دوست!.... بالکل سنجیدگی سے!"

"پھر سوچ لو! اتنی چائے کے عوض تمہیں بیس کھالیں مل سکتی ہیں!"

"بیس ہزار کھالیں تم پر نثار کر سکتا ہوں! آج کل تم جیسے دوست کہاں ملتے ہیں!"

"تم مجھے شرمندہ کر رہے ہو!" شہباز یک بیک بگڑ گیا!.... "میں چھرا مار کر تمہاری آنتیں باہر نکال لوں گا!"

عمران اپنا پیٹ کھول کر کھڑا ہو گیا اور مسکرا کر بولا! "پیارے سردار شہباز کے ہاتھوں مرنا میں بے حد پسند کروں گا!"

پیٹ کھولنے پر وہ غصے ہی کی حالت میں ہنس پڑا.... پھر کچھ دیر تک خاموشی سے عمران کو گھورتے رہنے کے بعد بولا! "کیا تم اپنے سرکس میں مسخرے کی حیثیت سے کام کرتے ہو۔"

"ہاں کبھی کبھی....!" عمران نے سر ہلا کر کہا!

شہباز نے آدھی چائے سمیٹ کر اپنے قبضے میں کی اور پھر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ایک آدمی چھولداری میں گھس آیا!.... یہ بھی شہباز ہی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر جیب

سے لوہے کا ایک چھوٹا سا حلقہ نکال کر اسے دکھاتا ہوا بولا! اس کے نام پر میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم ان لوگوں کو یہاں کس کی اجازت سے لائے ہو....!“

”کیا اس خطے میں کوئی مجھ سے بھی زیادہ طاقت ور ہے!“ شہباز زمین پر پیر پٹخ کر دہاڑا....!

”ہاں یقیناً.... وہ جو غاروں میں رہتا ہے۔ جو مویشی نہیں پالتا پھر بھی اس کے سامنے کھالوں کے انبار لگے رہتے ہیں اور جس پر زرد ریگستان کی ریت کا ایک ذرہ بھی آج تک نہیں پڑا۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ چائے پی سکتا ہے۔ وہ جس کے ایک اشارے پر تم سب موت کے گھاٹ اتارے جا سکتے ہو!“

”جاؤ....!“ شہباز دروازے کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا ”اسے علم ہے کہ مجھے اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں! اس سے کہہ دینا کہ اگر اس نے اس آبادی کی طرف نظر بھی اٹھائی تو پورے شکرال میں خون کی ندیاں بہیں گی!....“

”تم غلط فہمی میں مبتلا ہو شہباز!“ وہ آدمی طنزیہ انداز میں مسکرا کر بولا! اس بستی کا ایک کتا بھی تمہارا ساتھ نہیں دے گا! غار والے کا نام سنتے ہی ان کے اجداد اپنی قبروں میں کروٹیں بدلنے لگیں گے!“

”میں اکیلا ساری بستی کو للکار سکتا ہوں! تم دفع ہو جاؤ!“

”اچھی بات ہے!“ وہ اسے کینہ توز نظروں سے دیکھتا ہوا بولا!

” آدھی چائے آپ لے لیجئے!“ آخر اس میں خفا ہونے کی کیا بات ہے!“ عمران جلدی سے بول پڑا اور شہباز اسے اس طرح گھورنے لگا جیسے کچا ہی چبا جائے گا۔

”وہ اپنی خوشی سے دے رہا ہے!.... تم دخل انداز نہیں ہو سکتے!.... وہ آدمی چائے کی پوٹلی پر ہاتھ رکھتا ہوا شہباز سے بولا! اور عمران نے پھر جلدی سے کہا ”جی ہاں.... جی ہاں.... شوق سے.... آپ ہی کی ہے....!“

وہ آدمی پوٹلی کو اٹھا کر چھولداری سے باہر نکل گیا!

”تم بالکل گدھے ہو.... بالکل احمق!....“ شہباز دانت پیس کر بولا۔

”کیوں سردار....! نہیں میں نے اچھا کیا! خواہ مخواہ آپ دونوں میں لڑائی ہو جاتی!“

”ارے.... وہ!.... گیدڑ.... مکار.... اس کی مجال تھی۔ اس کا غار والے سے کوئی تعلق نہیں۔ اسے کہیں سے ایک کتالی مل گئی ہے اور وہ اسی طرح لوگوں کو دھمکیاں دے کر اپنا پیٹ پالتا ہے!“

”اب میں کیا جانوں.... میں سمجھا تھا شائدہ بھی کوئی سردار ہے!“

”چپ رہو!.... شہباز اسے مکا دکھا کر بولا!“ چلو اب مجھے! نیند آرہی ہے!“

وہ دونوں گھر کی طرف روانہ ہو گئے! راستے میں عمران نے پوچھا! ”غار والا کون ہے!“

”ایک خبیث جس کے جسم میں سور کی روح موجود ہے!“

”برا آدمی ہے....؟“ عمران نے پوچھا!

”بہت برا.... اسے کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا پھر بھی اس کے سامنے دولت کے انبار لگے رہتے ہیں! نہ وہ مویشی پالتا ہے اور نہ کبھی گھوڑے پر بیٹھتا ہے۔ اس کے باوجود بھی اس کے سامنے کھالوں کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔“

”جادوگر ہے....!“

”جادوگر ہی سمجھ لو!.... میں تمہیں بتاؤں.... اس نے ہمیشہ مفت کے ٹکڑے توڑے ہیں! آج سے پانچ سال پہلے ہم اس پر ترس کھا کر اس کا پیٹ بھر دیا کرتے تھے اور وہ ہمیں ترقی و خوشحالی کی دعائیں دیا کرتا تھا!.... پھر اچانک وہ ہم سب سے زبردستی اپنا حق وصول کرنے لگا!.... نہ جانے کیسے اس نے شکرال کے چھٹے ہوئے بدمعاشوں سے ساز باز کر لی.... وہ اس کی حفاظت کرتے ہیں اور وہ شکرال کے سارے علاقوں سے خراج وصول کرتا ہے اس کے آدمی کہتے پھرتے ہیں کہ اس کی مٹھی میں موت و حیات ہے!.... اس کی برکت سے شکرال میں مائیں نر بچوں کو جنم دیتی ہیں!.... اور اس کا غصہ موت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے!.... اس کے قبضے میں آسمان پر چمکنے والی بجلی ہے!.... وہ جب چاہے جس وقت چاہے پوری پوری بستیوں کو تباہ کر سکتا ہے!“

”واہ بھئی!.... خدائی کا دعویٰ کر بیٹھا ہے!“ عمران بڑبڑایا!

”نہیں وہ کہتا ہے کہ خدا نے اسے برائیاں دور کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے!....“

”آہا تو پیغمبر ہے....!“

”کوئی بھی ہو! لوگ اس سے خوف کھانے لگے ہیں! اس سے نہیں! بلکہ ان پراسرار قوتوں سے جو اس کے قبضے میں ہیں! ہم شکرالی صرف گھوڑے کی پشت ہی پر مرنا پسند کرتے ہیں! خواہ ہمارے ہاتھ میں بندوق ہو خواہ تلوار۔ ہم ہر وقت موت کے استقبال کے لئے تیار رہتے ہیں! مگر وہ موت ہمیں پسند نہیں ہے جو غار والے کی طرف سے ہم پر نازل ہوتی ہے!“

”وہ موت کیسی ہوتی ہے دوست!“ عمران نے آہستہ سے پوچھا!

”یہی کہ آدمی رات کو سوئے اور اسی بستر سے اس کی لاش اٹھانی پڑے!“

”کیا یہ اکثر ہوتا ہے....“

"ہاں!.... جس پر بھی غار والے کا عذاب نازل ہوتا ہے اس کا یہی حشر ہوتا ہے!"

"یعنی وہ اسے پہلے ہی سے اس کی موت کی اطلاع دے دیتا ہے!" عمران نے پوچھا!

"ہاں وہ کہتا ہے کہ تم فلاں دن کا سورج نہ دیکھ سکو گے۔ اور پھر تم سچ مچ اس صبح کا سورج نہیں دیکھ سکو گے!.... دوسرے کو تمہیں تمہارے بستر سے اٹھانا پڑے گا!"

"کیا آج تک کوئی بھی نہیں بچ سکا! میرا مطلب ہے ایسا آدمی جس کے متعلق اس نے پیشین گوئی کی ہو!"

"دوسروں کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا! لیکن ایک بار میں ہی بچ چکا ہوں!"

"وہ کیسے!"

"ارے تم تو دماغ چاٹنے لگے!" شہباز جھنجھلا گیا!" بس اب خاموش رہو! گھر پہنچ کر بتاؤں گا!"

عمران خاموش ہو گیا! وہ دونوں گھر پہنچے کھانا کھایا اور شہباز چائے کے لئے پانی رکھ کر مسکراتا ہوا عمران کی طرح مڑا!" یار صف شکن! تم مجھے اکثر یاد آیا کرو گے! پتہ نہیں کیوں میں تم سے بہت مانوس ہو گیا ہوں....!"

"یہی حال میرا بھی ہے سردار شہباز!" عمران نے سر ہلا کر کہا!" مگر تم ایک بار غار والے کی بددعا سے کیسے بچے تھے۔"

"میں نے وہ رات بستر کے بجائے گھوڑے کی پیٹھ پر گزاری تھی!"

"پھر.... اس کے بعد کیا ہوا...."

"کچھ بھی نہیں.... پھر وہ شائد اس کے متعلق بھول ہی گیا تھا!"

"لیکن اس نے تمہیں بددعا کیوں دی تھی!"

"میں نے ایک کٹالی والے کو مار ڈالا تھا!"

"کٹالی والا.... میں نہیں سمجھا...."

"ابھی جو تم سے چائے اینٹھ لے گیا کٹالی والا ہی بن کر آیا تھا! ہر بستی میں دو چار کٹالی والے رہتے ہیں! یہ دراصل اسی غار والے کے آدمی ہیں! تم نے دیکھا تھا کہ نہیں! اس نے لوہے کا ایک چھلا نکال کر مجھے دکھایا تھا وہی کٹالی ہے۔ غار والے کا نشان! لوگ کٹالی والوں سے ڈرتے ہیں! اگر دو آدمی کہیں لڑ رہے ہوں اور کوئی کٹالی والا پہنچ جائے تو وہ اس طرح ایک دوسرے سے الگ ہٹ جائیں گے جیسے کسی غیبی طاقت نے انہیں الگ کر دیا ہو! ہاں تو ایک بار میں بھی ایک آدمی سے الجھ پڑا تھا!.... ایک کٹالی والا ہماری طرف بڑھا پہلے میں نے اسی کو ختم کر دیا پھر اس دوسرے آدمی کی ٹانگیں چیر ڈالیں!.... تم شراب نہیں پیتے کیا!"

"نہیں!" عمران بولا" کیا شراب تمہیں آسانی سے مل جاتی ہے!"

"شراب تو شکرال ہی میں بنتی ہے! وہ ہمیں باہر سے نہیں منگوانی پڑتی!.... بلکہ ہم خود باہر والوں کو شراب دیتے ہیں اور اس کے عوض ان سے بندوقیں، کارتوس اور ریوالور لاتے ہیں! شکرال کی سی شراب تمہیں ساری دنیا میں نہیں ملے گی!.... وہ پھٹے ہوئے دودھ کے پانی اور انگور کے لہن سے تیار کی جاتی ہے!"

"مجھے اس غار والے کے متعلق بتاتے رہو شہباز!...."

"کیا اس کا تذکرہ تمہیں اچھا لگتا ہے!" شہباز نے غصیلے لہجے میں پوچھا!

"نہیں اس سے نفرت معلوم ہوتی ہے! مگر وہ مجھے عجیب لگتا ہے! کیا تم عجیب قسم کی باتیں سننا پسند نہیں کرو گے!"

"اگر وہ نفرت انگیز ہوں تو میں انہیں سننا پسند نہیں کروں گا!"

عمران خاموش ہو گیا! پھر کچھ دیر بعد شہباز چائے لایا! عمران سوچ رہا تھا کہ مطلب کی گفتگو چھیڑے یا نہ چھیڑے.... ہو سکتا ہے شہباز ہی اس سازش کا سرغنہ ہو جس کی کڑیاں اسے اپنے ملک میں ملی تھیں! اور جن کی بناء پر اسے شکرال کا سفر کرنا پڑا تھا!

آخر شہباز خود ہی بولا!" میں اس کا نفرت انگیز تذکرہ ضرور کروں گا! تاکہ اس وقت تک میرے سینے میں اس کے خلاف آگ بھڑکتی رہے جب تک کہ میں اسے مار نہ ڈالوں! وہ فرنگیوں کا دوست ہے صف شکن! اور ہم نے آج تک اپنی سرزمین پر کسی فرنگی کا ناپاک وجود نہیں برداشت کیا! اب یہاں فرنگی آتے ہیں اور ان کے پاس کٹالیاں ہوتی ہیں! اور ان کٹالیوں کی وجہ سے کوئی ان پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت نہیں کرتا!.... فرنگیوں نے اپنی عورتیں اسے پیش کی ہیں! اس کے پاس کئی فرنگی عورتیں ہیں، جو اس کے ساتھ غاروں میں رہتی ہیں!"

عمران کی دلچسپی بڑھ گئی تھی! اس نے کہا!" اور واقعی وہ تمہاری سرزمین کو ناپاک کر رہا ہے! مین نے شکرال کے متعلق سنا تھا کہ وہاں کے لوگ بڑے غیور اور خوددار ہیں! مگر اب تمہاری عورتیں دوغلے بچے جنیں گی!"

"کیا بکتے ہو!" شہباز چائے کی پیالی فرش پر پٹخ کر کھڑا ہو گیا، اس کا ہاتھ ریوالور کے دستے پر تھا!....

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں! جہاں فرنگیوں کے قدم جاتے ہیں! وہاں بدچلنی اور آوارگی پھیلتی ہے! عورتیں ننگی ہو کر ناچنے لگتی ہین اور مرد ڈر کے مارے اپنا منہ پھیر کر کھڑے ہو جاتے

ہیں!"

"خاموش تم اپنا منہ بند رکھو! ورنہ "!.... اس نے ریوالور ہولسٹر سے کھینچ لیا تھا!

عمران کے سکون اور اطمینان میں کوئی فرق نہ آیا! اس نے مغموم لہجے میں کہا!" دوست! تم میرے دوست ہو، میں تمہارا ہی نہیں بلکہ پورے شکرال کا دوست ہوں! مجھے بھی ان فرنگیوں سے بڑی نفرت ہے، جو عورتوں کو دوغلے بچے پیدا کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ شکرال میں فرنگی آنے لگے ہیں تو میں اب یہاں سے زندہ واپس نہیں جاؤں گا!

"شہباز اسے رکھ لو!.... میرے سینے میں دل کی بجائے ایک بہت بڑی چٹان ہے....!"

شہباز چند لمحے اسے گھورتا رہا پھر اس نے ریوالور ہولسٹر میں رکھ لیا! عمران اطمینان سے چائے پیتا رہا! شہباز اپنا ہونٹ دانتوں میں دبائے فرش کی طرف دیکھ رہا تھا!

"پرواہ نہ کرو!.... اگر تم اسی وقت اس کے غاروں میں گھسنا چاہو تو میں تمہارا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہوں!" عمران نے کہا!....

شہباز نے اسے غور سے دیکھا اور بولا!" ہم دو آدمی کیا کرلیں گے! میرے پاس پچاس جوان ہیں، جو میرے ایک اشارے پر آندھیوں کے رخ موڑ سکتے ہیں! لیکن ان میں سے کوئی بھی اس کے علاقے میں داخل ہونے کی ہمت نہیں کرے گا!.... وہ سبھی اندیکھی موت سے ڈورتے ہیں!"

"کیا انہوں نے تمہیں موت سے بچتے نہیں دیکھا تھا!"

"دیکھا تھا.... مگر وہ اسے محض اتفاق سمجھتے ہیں!"

"اور تم کیا سمجھتے ہو....!"

"میں سمجھتا ہوں کہ اس سور کے پاس غیبی قوتیں نہیں ہیں! وہ جسے بھی بددعا دیتا ہے اسے زہر دلوا دیتا ہے!.... میں نے اس دن کچھ بھی نہیں کھایا پیا تھا جس دن مجھے اس کی بددعا کی اطلاع ملی تھی۔ اور رات بستر پر بسر کرنے کے بجائے گھوڑے پر بسر کی تھی!"

"میں تم سے سو فیصدی متفق ہوں!" عمران نے سر ہلا کر کہا" فرنگیوں کے ہتھکنڈے اسی قسم کے ہیں! مگر شہباز تم بہت چالاک ہو اور مجھے یقین ہے کہ غار والا تمہارے ہی ہاتھوں سے مارا جائے گا!"

شہباز کا چہرہ کسی ایسے بچے کے چہرے کی طرح کھل اٹھا جسے کوئی غیر متوقع خوش خبری ملی ہو!

"تم آدمیوں کی پرواہ نہ کرو۔" عمران کہتا رہا!" میرے پاس بہترین قسم کے جنگجو آدمی ہیں، سی موقع پر بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے! وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ فرنگیوں سے کس طرح جنگ نی چاہئے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہارا ساتھ دوں گا!"

"نہیں--!" شہباز کے لہجے میں حیرت تھی!

"ہاں.... دوست....! مرد کی زبان ایک!" عمران اس کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہوا بولا!

شہباز اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھڑا ہو گیا!

"اچھا دوست! تم دیکھو گے کہ میں کس طرح شکرال کے لئے جان کی بازی لگاتا ہوں۔ میں ن ضرغام کوہی کا بیٹا ہوں جس سے سارا شکرال تھراتا تھا!.... کراغال مقلاق اور سرخسان لے اس کے نام سے کانپتے تھے! تمہارے تیور کہتے ہیں کہ تم بھی صفِ شکن ہی ثابت ہو گئے۔ ہارے باپ کا کیا نام تھا!"....

"سنجیدہ خان محتاط.... وہ بہت احتیاط سے سارے کام کرتا ہے اور کسی دن بہت احتیاط سے رجائے گا!"

"میں نے آج تک مقلاق کے کسی سنجیدہ خان کا نام نہیں سنا!"

"نہ سنا ہوگا!.... وہ کوئی مشہور آدمی نہیں ہے!.... لیکن میرے لڑکے ضرور بڑے فخر سے کہہ سکیں گے کہ وہ صف شکن کے بیٹے ہیں!...."

"اچھا دوست.... اب مجھے نیند آرہی ہے۔" شہباز منہ پر ہاتھ رکھ کر جماہی لیتا ہوا بولا!

عمران کچھ بھی نہ بولا!.... وہ اب خود بھی اپنے بستر پر لیٹ چکا تھا ان کا بستر بھی عجیب تھا!.... فرش پر ایک پلنگ کی جگہ گھیرے ہوئے لکڑی کی ایک ایک فٹ اونچی دیواریں کھڑی تھیں اور ان کے درمیان میں چمڑے کے آرام دہ گدیلے پڑے ہوئے تھے!

## ۱۳

پتہ نہیں کیوں یک بیک عمران کی آنکھ کھل گئی حالانکہ کمرے میں داخل ہونے والے بہت احتیاط سے داخل ہوئے تھے۔ یہ تعداد میں چار تھے اور ان کے ہاتھوں میں ریوالور بھی موجود تھے! عمران اچھل کر بیٹھ گیا!

"خبردار.... چپ چاپ پڑے رہو!...." ایک نے گرج کر کہا۔ شہباز بھی جاگ پڑا اور اس کی بھی وہی حالت ہوئی جو عمران کی ہوئی تھی!

"تم تو بالکل ہی خاموش پڑے رہو!" ایک آدمی نے اپنی جیب سے لوہے کا چھوٹا سا حلقہ نکال کر اسے دکھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ریوالور کا رخ شہباز کے سینے کی طرف تھا!....

”تم کیا چاہتے ہو!“ شہباز آنکھیں نکال کر بولا!....

”ہم اسے غار والے کے پاس لیجائیں گے--!اگر تم دخل دو گے تو ہمیں یہی حکم ملا ہے کہ تمہیں قتل کر دیں!“

”ارے یارو کیوں ڈرتے ہو!....“ عمران احمقانہ انداز میں بولا!”کل رات کی چائے تم چاروں میں برابر تقسیم کروں گا....!“

”چپ رہو!....“شہباز دہاڑا!”تم سمجھے بوجھے بغیر اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کر سکتے....!“

”غار والا تم لوگوں کی طرح چائے کا محتاج نہیں ہے!“ اسی آدمی نے برا سا منہ بنا کر کہا!”تم اجنبیوں کو یہاں کیوں لائے ہو....!“

”غار والا سفید سوروں کو یہاں کیوں بلاتا ہے!“ شہباز نے گرج کر پوچھا!...

”تم غار والے پر اعتراض نہیں کر سکتے!وہ مالک ہے....“

”ہمارے ہی ٹکڑوں پر پلنے والا بھکاری آج ہمارا مالک بن گیا ہے!وہ تم جیسے خارش زدہ کتوں کا مالک ہوگا میرا نہیں ہو سکتا!میں ضرخام کا بیٹا شہباز ہوں!“

”اور میں!....“ عمران کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا! ”سنجیدہ خان محتاط کا....بب....بب....نخ....!“

”نخ“ کے ساتھ ہی اس نے ایک کی ٹانگ پکڑ لی!... اور جیسے ہی وہ جھکا عمران نے بڑی پھرتی سے اسے دونوں ہاتھوں پر روک کر دوسروں پر اچھال دیا!.... تین فائر بیک وقت ہوئے اور اس چوتھے آدمی کا جسم چھلنی ہو گیا!.... شہباز کے لئے بھی اتنا ہی موقع کافی تھا دوسری طرف سے اس نے ان پر چھلانگ لگائی!

اس غیر متوقع حملے نے انہیں بوکھلا دیا اور پھر ان میں سے صرف ایک کے ہاتھ میں ریوالور رہ گیا۔ اس نے عمران پر فائر کیا!لیکن گولی پھوس کی چھت میں جا گھسی اور پھر اسے دوسرے فائر کا موقع نہ مل سکا۔ عمران نے صرف اس کا ریوالور چھین لیا بلکہ خود اسے سر سے اونچا کر کے اس زور سے ریوالور پر مارا کہ اس کی دوسری چیخ نہ سنی جا سکی!

دوسری طرف وہ دونوں شہباز سے لپٹے ہوئے تھے۔ عمران نے ان میں سے بھی ایک کی ٹانگ لی اور اس کا بھی وہی حشر ہوا جو دوسرے کا ہوا تھا۔ پھر شہباز نے چوتھے کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا!

”اوئے.... صف شکن....اوئے صف شکن!“.... وہ عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتا ہوا بولا!”یار تو آدمی ہے یا....“

وہ آگے بڑھ کر عمران کا بازو ٹٹولنے لگا اور پھر مسکرا کر بولا!” تو بھی بڑے باپ کا بیٹا معلوم ہوتا ہے!“

”نہیں میرا باپ ساڑھے چار فٹ کا آدمی ہے!“

”تب پھر اس کی روح بہت بڑی ہوگی۔“

”ان کا کیا ہوگا....!“عمران نے لاشوں کی طرف اشارہ کیا!

شہباز نے قہقہہ لگایا!دیر تک ہنستا رہا پھر بولا!” میں انہیں شارع عام پر ڈال دوں گا اور ان لاشوں کے پاس ایک ایک آدمی ڈھول بجا بجا کر کہے گا کہ انہیں ضرخام کے بیٹے شہباز نے مار ڈالا ہے۔ یہ غار والے کے آدمی تھے۔ ان کے پاس مقدس کٹالیاں تھیں.... ہاہا! وہ کہے گا کہ ضرخام کا بیٹا شہباز ان آسمانی بلاؤں سے نہیں ڈرتا جو غار والے کے قبضے میں ہیں۔ ایک دن وہ اسے بھی اسی طرح مار کر اس گڑھے میں پھینک دیگا جس میں مردہ مویشی پھینکے جاتے ہیں!“

”اس سے کیا ہوگا شہباز!“

”میں دراصل اس بستی والوں کے دلوں سے غار والے کا خوف نکالنا چاہتا ہوں!“

”ٹھیک ہے!لیکن اگر وہ تمہارے مخالف ہو گئے تو....“

”مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے....!“

”تم غلطی پر ہو دوست--! تمہارا مقابلہ اس آدمی سے ہے جو فرنگیوں کا دوست ہے اور تم نہیں جانتے کہ فرنگی کتنے مکار ہوتے ہیں!“

”میں جانتا ہوں!“

”پھر تمہیں بھی لومڑی کی طرح چالاک اور شیر کی طرح نڈر ہونا چاہئے!“

”میں نہیں سمجھا!....“

”سنو! دوست!“ عمران اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا”میں یہ نہیں کہتا کہ تم شجاعت کے جوہر نہ دکھاؤ!.... لیکن ذرا احتیاط سے!....“

”او صف شکن! مجھے پہیلیاں بوجھنا نہیں آتا! صاف صاف کہہ کیا کہنا چاہتا ہے....!“

”میں بالکل صاف صاف کہوں گا! تم سنتے جاؤ! فرض کرو! اگر یہ فرنگی ایک گڑھے میں آگ بھر دیں اور تم سے کہیں کہ اس میں کود جاؤ ورنہ ہم تمہیں بہادر ضرخام کا بیٹا نہ سمجھیں گے تو تم کیا کرو گے!“

”میں اپنے باپ کا نام اونچا رکھنے کے لئے ضرور کود جاؤں گا!“

”ہاہا!“ عمران نے قہقہہ لگایا!” تب تو وہ یہی کریں گے اور شکرال کی عورتیں دو غلے

بچے....!“

”چپ رہو، چپ رہو! ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا!“

”اگر تم مر گئے تو یہی ہوگا، جو میں کہہ رہا ہوں!“

”پھر مجھے کیا کرنا چاہیئے!“

”چالاک بنو!.... اگر تم بھیڑیئے ہو تو بھیڑ کی کھال پہن لو! شجاعت اس وقت دکھاؤ جب اس کی ضرورت ہو! اس طرح اگر دشمن تم سے زیادہ طاقت ور ہو اتب بھی تم اسے مار لو گے۔“

شہباز تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا! تم ٹھیک کہہ رہے ہو! پھر ان لاشوں کا کیا کیا جائے!“

”آؤ.... ہم انہیں دفن کر دیں....!“

”او بابا!....“ وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولا ”زمین کھودنی پڑے گی!“

”تم فکر مت کرو! میں صبح ہونے سے پہلے ہی پہلے انہیں دفن کر دوں گا!“

## ۱۴

دوسری صبح عمران وہیں پہنچ گیا جہاں اس کے ساتھی اور دوسرے قافلے والے مقیم تھے۔ ان کا خوف اب کسی حد تک کم ہو گیا تھا۔ عمران نے وہاں پہنچنے میں جلدی اس لئے بھی کی تھی کہ کہیں قافلے والے بھی اسی قسم کے کسی واقعے سے دوچار نہ ہوئے ہوں جیسا کہ پچھلی رات اسے پیش آچکا تھا۔ مگر اسے وہاں کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی!

ایکس ٹو کے پرانے ماتحتوں نے اسے گھیر لیا!

”یہ بڑی غلط بات ہے عمران!“ جولیا نے کہا! ”تم ہمیں یہاں چھوڑ کر اس کے ساتھ چلے جاتے ہو!“

”کیوں کیا یہاں میری موجودگی ضروری ہے!“

”قطعی ضروری ہے!“

”اچھی بات ہے! اب میں یہیں رہوں گا!“

جولیا اسے غور سے دیکھ رہی تھی! عمران نے کچھ دیر بعد کہا! ”ہمیں بہت محتاط رہنا چاہئے!“ پھر اس نے پچھلی رات کا واقعہ بتاتے ہوئے اس پر اسرار غار والے کی کہانی بھی سنائی!

”آہا!“ جولیا بولی! ”تو ہم اس سازش کے سرغنہ تک پہنچ گئے ہیں! غیر ملکیوں سے اس کے ربط و ضبط کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے!“

”ممکن ہے تمہارا خیال صحیح ہو!.... مگر تم لوگوں کی حفاظت کے لئے میں ابھی تک کچھ نہیں کر سکا!.... تم سب بھی خطرات سے دوچار ہو! پتہ نہیں وہ کب تم پر آپڑیں! بستی والے ں پر اسرار آدمی سے خوفزدہ ہیں! لہٰذا وہ اس کی مرضی کے خلاف قدم نہیں اٹھائیں گے!“ اگر نہیں اس کا شبہ بھی ہو گیا کہ ہماری وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہو سکتی ہے! تو وہ ہمیں فنا ردینے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں گے!“

”میں تمہارے خیال کی تاکید کرتی ہوں مگر وہ شہباز کیا بستی والوں پر اتنا بھی اثر نہیں رکھتا!“

”اثر تو رکھتا ہے۔ لیکن وہ آسمانی بلاؤں کے خوف کے سامنے بے حقیقت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ شہباز ہی کو مار ڈالیں جس نے غار والے سے جھگڑا مول لیا ہے!“

”پھر کیا صورت ہو گی؟“

”بس یہی کہ ہمیں ہر وقت ہوشیار رہنا چاہئے“! عمران نے کہا! پھر لیفٹینٹ چوہان سے بولا!“ ذرا بار بردار مزدوروں کو یہاں بلا لو!“

”کیوں کیا اسی وقت کوچ کا ارادہ ہے!“

”مجھ سے غیر ضروری سوالات نہ کیا کرو!“ عمران نے غصیلی آواز میں کہا! اور لیفٹینٹ چوہان چپ چاپ چلا گیا!

اب یہاں پہنچ کر ان میں اتنی ہمت نہیں رہ گئی تھی کہ عمران کے حکم سے سرتابی کر سکتے! وہ انہیں جس طرح چاہتا استعمال کر سکتا تھا! حد یہ ہے کہ تنویر بھی اس کے مقابلے میں حد درجہ بجھا بجھا سا رہتا تھا! یہاں پہنچ جانے کے بعد اس نے پھر عمران سے الجھنے کی کوشش نہیں کی تھی!

تھوڑی دیر بعد بار بردار مزدور آگئے! اور عمران نے ان کے سرگروہ سے کہا! ”اب وقت آگیا ہے! میرا خیال ہے کہ تم لوگ یہاں کی فضا سے مرعوب نہیں ہوئے ہو گے!“

”ہم پوری طرح تیار ہیں جناب! اور یہ تو وقت آنے ہی پر آپ کو معلوم ہو سکے گا کہ ہم مرعوب ہوئے ہیں یا نہیں!“

”سنو! اگر ایسا کوئی وقت آیا تو تم انہیں بہت آسانی سے شکست دے سکو گے! ان لوگوں میں منظم طور پر جنگ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے! یہ جب بھی آئیں گے بپھرے ہوئے بھیڑیوں کی طرح تم پر آئیں گے! اس وقت اگر ایک ذرا سا دماغ ٹھنڈا رکھا جائے تو منٹوں میں ان کی ایک پوری رجمنٹ صاف کی جا سکتی ہے! کیا سمجھے!“

”سمجھ گئے جناب!“

”بس!.... اسی لئے بلایا تھا! اب تم لوگ جا سکتے ہو!....“ عمران نے کہا!

اُن کے چلے جانے کے بعد جولیا نے حیرت سے کہا! ”تم ان مزدوروں کو لڑاؤ گے۔“

”ہاں کیا کروں جب انہیں لڑنے کے علاوہ اور کچھ آتا ہی نہیں!“

”کیا مطلب!“

”یہ بہترین قسم کے تربیت یافتہ فوجی ہیں!“

”اوہ--!“

پھر عمران ڈینی ولسن کے پاس آیا اور اسے بھی خطرات سے آگاہ کرتا ہوا بولا ”وہ سردار جو ہمیں یہاں لایا ہے ہمارا دوست ہی ہے مگر ایک دوسرا سردار، جو اس سے زیادہ طاقت ور ہے یہاں ہماری موجودگی پسند نہیں کرتا اور واضح رہے کہ وہ لڑکی جس کی تلاش میں ہم یہاں آئے ہیں اسی سردار کے قبضے میں ہے! لہٰذا تمہارے شکاریوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے!“

”وہ تیار ہی ہیں ماسٹر عمران! لیکن اس وجہ سے کچھ بددل سے ہو گئے ہیں کہ یہاں کے باشندوں کی زبان ان کی سمجھ میں نہیں آتی!“

”ہے! ڈینی کیسی باتیں کر رہے ہو! کیا وہ یہاں کے باشندوں سے رشتے قائم کرنے آئے ہیں!“

”آپ میرا مطلب نہیں سمجھے! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اس اجنبیت سے اکتا گئے ہیں!“

”اکتاہٹ اور چیز ہے! لیکن انہیں خائف نہ ہونا چاہئیے!“

”وہ خائف نہیں ہیں ماسٹر!.... آپ مطمئن رہیے جب بھی ضرورت پڑی وہ آخری سانسوں تک لڑیں گے!“

”بس ٹھیک ہے....!“ عمران نے کہا اور پھر اسی چھولداری میں واپس آگیا جہاں جولیا مقیم تھی!

”کیوں!....“ جولیا نے بھنویں سکیڑ کر پوچھا!

”اہم!.... کچھ نہیں!.... تم بتاؤ....! ٹرانسمیٹر کہاں ہے!“

”میں نے اس پر ایکس ٹو سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تھی!.... لیکن کوئی جواب نہ ملا!“ جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا!

”تو اس میں میرا کیا قصور ہے! تم مجھے اس طرح کیوں گھور رہی ہو!“

”کچھ نہیں! کچھ بھی نہیں!....“ جولیا نے دوسری طرف منہ پھیرتے ہوئے کہا! ”وہ اسی صندوق میں ہے جس میں تم نے رکھا تھا!“

عمران نے ٹرانسمیٹر نکال کر بلیک زیرو سے رابطہ قائم کرنا چاہا! لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور پھر یک بیک اسے ایک خیال آیا! کہیں وہ ان لوگوں کے ہاتھ نہ لگ گیا ہو! اور پچھلی رات کا واقعہ اسی کی بناء پر نہ ظہور پذیر ہوا ہو!“

”کیوں!“.... جولیا اسے شبہے کی نظر سے دیکھتی ہوئی بولی!

”کچھ نہیں!.... میرا خیال ہے کہ ٹرانسمیٹر خراب ہو گیا ہے!“

”پھر اب کیا ہو گا!“

”کچھ بھی نہیں!.... میں دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں کہ بات بات پر اس کے احکامات کا محتاج رہوں! میری کھوپڑی سیکنڈ ہینڈ ہی سہی، لیکن چل جاتی ہے۔ تم فکر مت کرو۔“

”تم آخر اعتراف کیوں نہیں کر لیتے کہ تم ہی ایکس ٹو ہو!“

”جولیا! کیا تمہارا دماغ چل گیا ہے! کیا تم نے ٹرانسمیٹر پر اس کی آواز نہیں سنی تھی! کیا تم نے وہ دو لاشیں نہیں دیکھی تھیں!“

جولیا کچھ نہ بولی! اس کی آنکھوں میں پھر اسی قسم کی الجھن کے آثار نظر آنے لگے تھے جیسے پاگلوں کی طرح چیخنا شروع کر دے گی۔ عمران کو بلیک زیرو کی فکر تھی اس لئے اس نے زیادہ گفتگو نہیں کی! پھر وہ چھولداری سے باہر جانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ لیفٹیننٹ چوہان بوکھلایا ہوا اندر داخل ہوا لیکن عمران پر نظر پڑتے ہی بیساختہ ہنس پڑا!

”یار.... عمران صاحب! بس مزہ آگیا....!“

”یعنی....!“

”تنویر کو کچھ عورتوں نے گھیر لیا ہے اور اس کا دم نکلا جا رہا ہے! بھئی جولیا اس وقت تم تو اس کی صورت ضرور دیکھ لو تاکہ کچھ دنوں تو سکون سے زندگی بسر کر سکو!....“

جولیا مسکراتی ہوئی اٹھی اور عمران بھی باہر نکل آیا!

حقیقتاً اسے چھ شکرالی لڑکیوں نے گھیر رکھا تھا اور تنویر کا چہرہ ہوا ہو رہا تھا!....

”اے تمہارا مقدر تنویر راجہ!“ عمران دانت پر دانت جما کر بولا! ”مگر تم مرے کیوں جا رہے ہو!“

”یہ کک.... کیا.... کک.... کہہ رہی ہیں!“ تنویر ہکلایا!

لڑکیاں دراصل اس سے کہہ رہی تھیں کہ وہ انہیں سر کے بل کھڑا ہو کر دکھائے۔ شائد ان کا خیال تھا کہ اس قافلے کا ہر آدمی سرکس والوں ہی کی طرح کرتب دکھا سکتا ہے!

”ارے تنویر راجہ!.... وہ کہہ رہی ہیں کہ ہمیں سر کے بل کھڑے ہو کر دکھاؤ اور پچھلی

رات تم نے اپنے کرتب کیوں نہیں دکھائے تھے!"

"ارے باپ رے!" تنویر بھرائی ہوئی آواز میں بولا! "خدا کے لئے ان سے پیچھا چھڑاؤ!"

"ارے مجھے کیا پڑی ہے کہ خواہ مخواہ دخل دوں۔ تم تو بڑے حسن پرست ہو! تنویر راجہ.... اور مجھے ان میں ایک بھی بدصورت نہیں نظر آتی!"

"یار.... عمران.... پیارے انہیں سمجھاؤ!.... اگر ان کا کوئی مرد ادھر آنکلا تو میرا کیا حشر ہوگا!"

"ارے تنویر میاں یہ خود ہی مرد بھی ہوتی ہیں! ہمت ہو تو ان میں سے کسی کو آنکھ مار کر دیکھو!.... تم تو آنکھ مارنے کے ماہر بھی ہو!"

"عمران بھائی....!" تنویر گھگھیایا کیونکہ اب ان لڑکیوں نے اسے جھنجھوڑنا شروع کر دیا تھا!

"اچھا اپنا کان پکڑ کر کہو کہ آئندہ عمران سے نہیں اکڑوں گا!"

"تنویر نے اپنا کان پکڑ کر کہا!" آئندہ عمران سے نہیں اکڑوں گا!" اس کی آواز میں بے بسی اور گھبراہٹ تھی!

پھر عمران نے انہیں سمجھا بجھا کر بدقت وہاں سے ہٹایا۔ بدقت یوں کہ خود اسے تنویر کے عوض سر کے بل کھڑا ہونا پڑا تھا! جولیا بے تحاشہ تنویر کا مذاق اڑا رہی تھی!....

"میں سمجھ ہی نہیں سکا کہ یہاں کی عورتیں کسی قسم کی ہیں!" چوہان بولا!

"بس اسی قسم کی ہیں کہ ان کے شوہروں کے علاوہ اور کوئی انہیں ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ ہماری ان معزز خواتین سے بہتر ہیں، جو شوہروں کو سائن بورڈ کی حیثیت سے استعمال کرتی ہیں!.... اور ان نیم وحشی عورتوں کے شوہر بھی اسی طرح پابند ہیں یہ اپنی بیویوں کو دوسری عورتوں کے پھانسنے کا ذریعہ بنانا نہیں جانتے! تمہیں یاد ہوگا راہ میں اس بوڑھے نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا تھا کہ تمہاری عورتیں محفوظ رہیں گی لیکن مرد چن چن کر مار ڈالے جائیں گے! اس نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ عورتیں حقیقتاً بہت شوخ ہیں لیکن جنسیت زدہ نہیں! ان کے اس رویہ پر کم از کم میرے ساتھی یقیناً غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتے ہیں! اور پھر مرد عموماً غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہی کوئی نہ کوئی ایسی حرکت ضرور کر بیٹھتا ہے جس کی بناء پر قاعدے کی رو سے اس پر سینڈل ہی ٹوٹنے چاہئیں لیکن اپنی طرف کی عورتیں سچ مچ محبت شروع کر دیتی ہیں۔ خیر ہاں تو اگر تم میں سے کسی میں بھی دم ہو تو ہو جائے غلط فہمی میں مبتلا کفن و دفن کا ذمہ میں لیتا ہوں۔ ایک بار پھر کان کھول کر سن لو کہ اگر کسی نے بھی کوئی غلط قدم اٹھایا تو وہ پورے قافلے کی موت کا ذمہ دار ہوگا!...."

کوئی کچھ نہ بولا! اور وہ سب منتشر ہو گئے۔ اب شام کے سرکس شو کے لئے تیاری کرنی تھی۔ لیکن عمران صرف بلیک زیرو کے متعلق سوچ رہا تھا۔ اس نے اس وقت سے شام تک تقریباً بار بار اس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی! شام ہوتے ہی شہباز بھی آ گیا! لیکن ہمیشہ کی طرح اس وقت بھی اس کا چہرہ پرسکون ہی نظر آ رہا تھا اور آنکھوں کی بھی وہی اداس اداس سی کیفیت تھی۔ عمران نے اس سے کہا!

"سردار شہباز میرا ایک آدمی کل سے غائب ہے! کہیں اسے غار والے ہی کے پاس نہ پہنچا دیا گیا ہو!"

"ممکن ہے!" شہباز نے لاپروائی سے جواب دیا! پھر کچھ دیر خاموش رہ کر بولا! "تم آج بیکار انتظار کر رہے ہو!"

"کیوں!...."

"آج بستی کا کوئی خارش زدہ کتا بھی سرکس دیکھنے نہیں آئے گا! بستی والوں کو اس کا علم ہو گیا ہے کہ غار والا اس سرزمین پر سرکس والوں کا وجود پسند نہیں کرتا!"

"پھر کیا ہوگا!...."

"اپنے آدمیوں سے کہو!.... ہر وقت تیار رہیں!"

"وہ ہر وقت تیار رہیں گے تم اس کی فکر نہ کرو دوست!"

"اور اب میں یہیں رہوں گا--!" شہباز نے کہا! "اگر اس سور کے آدمیوں نے حملہ کیا تو--!"

"ٹھہرو دوست!.... عمران ہاتھ اٹھا کر بولا!" مجھے یہ بتاؤ کہ شکرال کی کتنی بستیاں اس کے ساتھ ہیں!"

"ایک بھی نہیں! سب اس سے نفرت کرتے ہیں! لیکن آسمانی بلاؤں سے ڈرتے ہیں!"

"میں یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا شکرال کی بستیاں کسی جنگ میں بھی اس کا ساتھ دے سکیں گی یا نہیں!"

"اگر وہ آسمانی بلاؤں کی دھمکی دے تو ایسا بھی ممکن ہے!"

شہباز بولا! "لیکن .... میری سنو.... شکرال کیا اگر ساری دنیا بھی اس کے ساتھ ہو تو ضرغام کے بیٹے کا ہاتھ اس کے خلاف ہی اٹھے گا!...."

"وہ تو ٹھیک ہے دلیر سردار!.... مگر....!" عمران کسی سوچ میں پڑ گیا!

"پچھلی رات تم نے کیا کہا تھا۔" دفعتاً شہباز غصیلی آواز میں غرایا!

”میں نے کہا تھا کہ میرے آدمی تمہارے ساتھ ہین!“

”پھر اب تم بزدلوں کی سوچ میں کیوں ڈوبنے لگے ہو!“

”ضرغام کے بیٹے!.... میری بات سمجھنے کی کوشش کرو!.... غار والے کے ساتھ فرنگیوں کی عقل ہے! اس لئے میں اپنی اس عقل کو آواز دینے کی کوشش کر رہا ہوں، جو فرنگیوں کی عقل کا مقابلہ کر سکے!“

”جلدی آواز دے چکو! میں اس بستی کے پاگل آدمیوں کی شکلیں دیر تک نہیں دیکھنا چاہتا!“

”مین نہیں سمجھا اس سے تمہارا کیا مطلب ہے!“

”وہ میری نہیں سنتے! میں اپنی چھاتی پر ہاتھ مار کر کہتا ہوں کہ میں اس سور کی بد دعاؤں کے باوجود بھی زندہ ہوں! تم بھی اس سے نہ ڈرو لیکن وہ میری نہیں سنتے! تم انہیں پاگل نہ کہو گے تو اور کیا کہو گے!“

”اچھا تو آؤ.... اب سنو.... میرے پاس پچھتر ایسے آدمی ہیں جو پوری قوت سے کسی مشکل کا سامنا کر سکتے ہیں!“

”اوہ.... پھر!.... پھر ہمیں قطعی دیر نہ کرنی چاہئے!“ شہباز نے کہا!”ہم سیدھے غاروں پر جا چڑھیں--! بالکل ٹھیک.... مگر تمہارے ساتھ صرف تین گھوڑے ہیں!“

”اور وہ بھی بالکل بیکار....!“ عمران سر ہلا کر بولا!”وہ سرکس کے گھوڑے ہیں! سواری کے نہیں! فائروں کی آواز سن کر ان کا دم ہی نکل جائے گا!“

”پچھتر گھوڑے....!“ شہباز خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا! پھر تھوڑی دیر بعد بولا!”میں انتظام کروں گا!--- تم بے فکر رہو!.... مگر اس کے لئے ہمیں رات گئے تک یہاں ٹھہرنا پڑے گا!“

”مگر میرا خیال ہے کہ تمہارے پاس صرف دو گھوڑے ہیں!“ عمران نے کہا!

”ارے تم نہیں سمجھے!“ وہ آہستہ سے بولا! اس کی اداس آنکھیں چمکنے لگی تھی اور ہونٹوں پر ایک شریر سی مسکراہٹ تھی! وہ چند لمحے اس انداز میں خاموش رہا جیسے ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہو! پھر بولا!”میں ان پاگلوں کے لئے آسمانی بلا بن جاؤں گا! جو اس سور سے ڈرتے ہیں!“

”اب تم مجھے پہیلیاں بجھانے لگے....!“ عمران نے اکتا کر بولا!

”سنو!.... میں ان سبھوں کے اصطبل خالی کرا دوں گا!.... وہ گھوڑے بھی ساتھ لے چلوں گا جن کی ضرورت نہ ہو!....“

”بہت اچھے!“ عمران نے اس کے شانے پر ہاتھ مار کر قہقہہ لگایا!

”ہاں! اب تمہاری عقل بھی فرنگیوں کی عقل کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوتی جا رہی ہے! لیکن یہ تو سوچو اگر اس سے پہلے ہی ہم پر حملہ ہو گیا تو“

شہباز پھر سوچ میں پڑ گیا!.... عمران بھی خاموش ہو گیا تھا! کچھ دیر بعد شہباز بولا۔

”اچھا تو سنو! تم اپنے آدمیوں سے کہو کہ وہ تیار ہو جائیں! اندھیرا ہوتے ہی میں انہیں ایک محفوظ مقام پر لے جاؤں گا۔ مگر تمہارے ساتھ چار عورتیں بھی ہیں۔ تم انہیں میرے مکان میں چھوڑ سکتے ہو!“

”کیا وہ وہاں محفوظ رہیں گی!“

”قطعی محفوظ رہیں گی!.... یہاں عورتوں پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھاتا۔“

”پھر ان عورتوں کے ساتھ کسی مرد کو بھی چھوڑنا پڑے گا!“

”ہاں.... ہاں چھوڑ دو! لیکن اس سے دوبارہ ملاقات وہیں ہو سکے گی دوسری دنیا میں!“

”شائد عورتیں تنہا رہنے پر تیار نہ ہوں!“

”تب پھر ان سے کہو کہ ایک دوسرے کو گولی مار دیں!“

”کیوں نہ انہیں بھی ساتھ لے چلیں!“

”ضرور لے جاؤ! لیکن اس صورت میں ضرغام کا بیٹا تمہارے ساتھ نہیں ہو گا۔ تم نہیں جانتے ایسے معرکوں میں عورتوں کو ساتھ لیے پھرنا ہم شکرالیوں کے لئے کتنی بڑی گالی ہے!“

”اوہ.... ایسا بھی ہے....!“

”سنجیدہ خاں محتاط کے بیٹے تم باتوں میں بہت وقت برباد کرتے ہو!....“

”ٹھہرو دوست....! تم یہیں ٹھہرو!.... میں اپنے ساتھیوں کو تیاری کا حکم دے کر ابھی واپس آتا ہوں!“

عمران سیدھا جولیا کی چھولداری میں آیا اور اسے حالات سے آگاہ کرنے کے بعد بولا!

”مناسب یہ ہے کہ تم ان تینوں لڑکیوں کے ساتھ شہباز کے مکان میں قیام کرو!“

”یہ ناممکن ہے!....“

”ضد نہ کرو! ورنہ تمہارے انجام پر مجھے بھی افسوس ہو گا! میں کیا بتاؤں اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ ہم اتنی آسانی سے شکرال میں داخل ہو سکیں گے تو میں اتنا لمبا چوڑا ڈھونگ کبھی نہ رچاتا! یعنی مطلب یہ کہ عورتوں کو ساتھ نہ لاتا مگر اب بہتری اسی میں ہے کہ میرے کہنے کے مطابق عمل کرو!“

”کبھی نہیں!“ جولیا پاگلوں کی طرح بولی!”تم لڑکیوں کو وہاں بھیج دو! میں ہرگز نہیں جاؤں

گی! تم مجھے اس طرح تنہا نہیں چھوڑ سکتے! میں ایکس ٹو کا حکم ماننے سے بھی انکار کردوں گی!.... البتہ تم مجھے گولی ماردو جیسا کہ اس وحشی نے کہا ہے!”

“تمہاری وجہ سے حالات پیچیدہ ہو جائیں گے!” عمران مایوسانہ انداز میں بولا! “میں صرف اس وجہ سے تمہیں ان لڑکیوں کے ساتھ چھوڑنا چاہتا تھا کہ تم انہیں اپنے کنٹرول میں رکھو! ہم انہیں اپنے ساتھ لائے ہیں اس لئے ان کی حفاظت ہم پر لازم ہے!”

“تم ان لڑکیوں کے لئے مجھے یہاں چھوڑ رہے ہو!” جولیا نے شکایت آمیز اور محبوبانہ انداز میں کہا!

“ارے باپ رے!” عمران نے اردو میں کہا اور پھر انگریز میں بولا! “تم ایک ذمہ دار آفیسر ہو جولیا! اس سفر میں ضرور مجھے تم پر حاکم بنایا گیا ہے لیکن اس کے بعد تمہارے مقابلے میں میری حیثیت بھی وہی ہوگی، جو دوسروں کی ہے۔ لہٰذا تمہیں ایسی غیر ذمہ دارانہ گفتگو نہ کرنی چاہیے!”

“تم اگر اس کا اعتراف کرلو کہ تم ہی ایکس ٹو ہو تو شاید میں اس پر تیار بھی ہو جاؤں!”

“میں ایک غلط بات کا اعتراف کیسے کرلوں۔ خیر اگر تم اس پر تیار نہیں ہو تو میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا! وہ اس کی چھولداری سے نکل کر ڈینی کی طرف چلا گیا!

## ۱۵

پھر جولیا کسی نہ کسی طرح عمران کی تجویز سے متفق ہوگئی۔ دوسری لڑکیوں کو یہ نہیں بتایا گیا کہ انہیں دوسری جگہ کیوں منتقل کیا جارہا ہے۔ جولیا کے ساتھ اس نے ایک محدود دائرہ عمل کا ٹرانسمیٹر بھی رہنے دیا جو پچاس یا ساٹھ میل کے فاصلے کے لئے لازمی طور پر کارآمد تھا!

شہباز کی پیشین گوئی غلط نہیں ثابت ہوئی۔ آج ایک آدمی بھی سرکس دیکھنے کے لئے ادھر نہیں آیا۔ بہرحال شہباز کچھ غیر مطمئن سا نظر آرہا تھا!

“آدھی زات کو ہم گھوڑوں کے لئے نکلیں گے!” اس نے عمران سے کہا!

“خیر---! مگر میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس سے پہلے ہی آسمانی بلاؤں سے ڈرنے والوں نے زمین پر تباہی پھیلادی تو کیا ہوگا!”

“نہیں تم بے فکر رہو! اتنی جلدی کچھ نہیں ہو سکے گا!”

“لیکن شہباز تمہاری آنکھوں سے بے اطمینانی سی ظاہر ہو رہی ہے!”

“ہو رہی ہو گی! خاموش بیٹھو!” شہباز جھلا گیا!

اس کے بعد ایک بار پھر عمران نے ڈینی سے مشورہ کیا اور ڈینی نے اسے رائے دی کہ آدھی رات کے انتظار میں مطمئن نہ بیٹھنا چاہئے۔ ویسے تو میرے آدمی تیار ہی ہیں لیکن اگر وہ لوگ اچانک ہی آپڑے تو تھوڑی بہت بد نظمی ضرور پیدا ہو جائے گی!”

“یقینی بات ہے!”

“مگر ماسٹر عمران.... میں نے باربردار مزدوروں کے پاس ہلکی مشین گنیں دیکھی ہیں!” ڈینی نے حیرت سے کہا!

“پیشہ ور مزدور نہیں ہیں ڈینی!” عمران نے جواب دیا! “بلکہ بہت ہی تجربہ کار قسم کے فوجی ہیں! وہ تمہارے شکاریوں سے کس طرح بھی کم نہیں ثابت ہوں گے!”

“آپ نے پہلے اس کا تذکرہ نہیں کیا ماسٹر....!”

“بھول گیا ہوں گا ڈینی....!”

“آپ بھول گئے ہوں گے!” ڈینی نے قہقہہ لگایا! “میں ہمیشہ یہی کہتا رہوں گا کہ آپ کو سمجھنا بہت مشکل کام ہے!”

دفعتاً انہوں نے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنی اور عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا! آواز لحظہ بہ لحظہ قریب آتی جارہی تھی! ڈینی نے جھپٹ کر رائفل اٹھالی!

“یہ ایک ہی گھوڑا معلوم ہوتا ہے!” عمران نے کہا! اور پھر وہ دونوں باہر نکل آئے۔ تقریباً سبھی چھولداریوں سے نکل آئے تھے! آنے والا قریب آتا جارہا تھا! اور رفتار سست پڑتی جارہی تھی۔

“شہباز۔ شہباز!” آنے والے نے آواز دی۔ یہ کوئی شکرالی ہی تھا!

“کون ہے! داراب....!” عمران نے شہباز کی آواز سنی!

“شہباز!.... قریب آؤ....!” آنے والے نے کہا!

عمران بھی تیزی سے آواز کی طرف بڑھا! وہ آنے والے کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا کیونکہ وہاں اندھیرا تھا! پھر شاید عمران اور شہباز ساتھ ہی آنے والے کے قریب پہنچے!

“شہباز!” آنے والے نے آہستہ سے کہا!

“کیا خبر ہے.... داراب!” شہباز نے پوچھا!

“خبر اچھی نہیں ہے! تین آدمی کٹالیاں دکھا دکھا کر بستی والوں سے کہتے پھر رہے ہیں کہ اگر انہوں نے سرکس والوں میں سے ایک ایک کو چن کر قتل نہ کردیا تو زمین پھٹے گی اور پوری بستی اس میں سما جائے گی!”

“پھر---! وہ لوگ کیا بکتے ہیں!”

"فیلزور تیار ہو گیا ہے اور وہ ڈیڑھ سو سواروں سمیت یہاں پہنچ جائے گا!"

"اوہ.... اس کفن چور کی موت اسے آواز دے رہی ہے! میں صاف سن رہا ہوں!"

"اور سنو! غار والے نے چار فرنگیوں کو بھی بھیجا ہے۔ وہ ان کی مدد کریں گے۔"

"صف شکن.... شہباز نے عمران کو آواز دی!

"میں یہیں موجود ہوں!" عمران آہستہ سے بولا!

"تم نے سنا!"

"ہاں! میں نے سن لیا! تم فکر نہ کرو اور ان فرنگیوں کی بھی پرواہ نہ کرو! تم بہادر ضرغام کے بیٹے ہو اور میرا نام صف شکن ہے!"

"مگر!" آنے والے نے کہا! "ان فرنگیوں کے پاس ایسی تفنگیں ہیں، جو رکے بغیر گولیاں ہی گولیاں برساتی چلی جاتی ہیں!"

"اوہ.... آنے دو!" شہباز غصیلی آواز میں بولا! "مجھے خوشی ہے کہ فیلزور انہیں لا رہا ہے میں دیکھوں گا کہ اس نے کتنی ترقی کی ہے۔ وہ کس راستے سے آئیں گے!"

"یہ سب کچھ مجھے نہیں معلوم وہ بہت راز داری سے کام لے رہے ہیں! انہیں علم ہے کہ تم سرکس والوں کی مدد کرو گے!"

"آنے دو اس ولد الحرام کو.... اس کی چیخیں سن کر اس کی ماں اپنی قبر میں جاگ اٹھے گی!-- آنے دو.... مگر تم.... کیا میرے ساتھ ہو!"

"اگر نہ ہوتا تو یہاں آتا کیوں!" آنے والے نے کہا!

"یہ فیلزور....! پیدائشی چور ہے!" شہباز نے عمران کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا! "اتنی آہستگی سے آئے گا کہ ہمیں کانوں کان خبر نہ ہو گی۔ اب تم اپنی اس عقل کو آواز دو، جو فرنگیوں سے ٹکرانے کا دعویٰ رکھتی ہے!"

"میں آواز دے چکا ہوں....!" عمران نے کہا!

انہوں نے اپنی چھولداریاں ایک مسطح جگہ پر نصب کی تھیں اور اس کے تین طرف ڈھلوانیں تھیں! عمران نے پہلے ہی کچھ سوچ سمجھ کر اس جگہ پڑاؤ ڈالا تھا۔ اس نے چھولداریاں جوں کی توں رہنے دیں! ان میں چراغ جلتے رہے! لیکن اس کے سارے آدمی اسلحے سنبھال کر ڈھلوانوں میں رینگ گئے تھے!

ہلکی مشین گنوں کا دستہ آٹھ آدمیوں پر مشتمل تھا! انہیں ڈھلوان کی دوسری طرف ایک اونچی چٹان پر چڑھا دیا گیا! جہاں سے وہ تقریباً چاروں طرف مار کر سکتے تھے!

یہ سب کچھ بیس منٹ کے اندر ہی اندر ہو گیا!

"او صف شکن!...." شہباز اس کا بازو پکڑ کر گرمجوشی سے دباتا ہوا بولا! "تم واقعی ویسی ہی عقل رکھتے ہو! مگر اس دن جب میں نے تمہیں گھیرا تھا تم چوہے کیوں بن گئے تھے!"

"ہم خواہ مخواہ کسی سے نہیں الجھتے! ضرغام کے بیٹے!" عمران نے پر وقار آواز میں کہا "اگر ہم دیکھتے کہ تم زبردستی پر آمادہ ہو تو بڑی خونریز جنگ ہوتی اور تم ہمارے کسی جانور کو بھی زندہ نہ لا سکتے! تم دیکھ ہی رہے ہو کہ ہمارے پاس آٹھ مشین گنیں بھی ہیں!"

"تم بہادر بھی ہو اور پر اسرار بھی!...." شہباز نے آہستہ سے کہا!

"لیکن کیا تمہیں اس آدمی داراب پر اعتماد ہے؟"

"وہ بھی ضرغام ہی کا بیٹا ہے۔ حالانکہ ہماری مائیں الگ الگ تھیں۔ شکرال میں ایک باپ کے بیٹے آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ نہیں دیتے۔ خواہ ان پر آسمانی بلائیں ہی کیوں نہ ٹوٹ پڑیں....!"

پھر انہوں نے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں سنیں۔ یہ آوازیں اچانک ہوا کے جھونکے کے ساتھ آئیں تھیں اور پھر اب وہی پہلے کا سا سناٹا چھا گیا تھا!

"اوہ.... اوہ....!" شہباز مضطربانہ انداز میں بولا! "فیلزور آج تو مردوں کی طرح آ رہا ہے! میں اب یہاں اس طرح چھپ کر نہیں لڑوں گا۔ میرا گھوڑا تم نے کہاں چھوڑا ہے!"

"ضرغام کے بیٹے تم بہت بہادر ہو! لیکن میں اس پر یقین نہیں کر سکتا اگر ان کے پاس ایک بھی فرنگی ہے تو وہ انہیں اس طرح علانیہ نہیں آنے دے گا! کہیں یہ بھی ان کی کوئی چال نہ ہو!"

شہباز کچھ نہ بولا! عمران نے پھر کہا! "اس وقت تک ٹھہرو! جب تک کہ وہ سامنے نہ آ جائیں۔"

"اچھا! وہی کروں گا! جو تم کہو گے!"

تھوڑی دیر بعد پھر ہوا کے جھونکے کے ساتھ ایسی ہی آوازیں آئیں جیسے بہت دور ہزاروں گھوڑے طوفان کی سی رفتار سے دوڑ رہے ہوں اور اس کے بعد پھر سناٹا چھا گیا!....

"بالکل دھوکہ ہے شہباز" عمران نے آہستہ سے کہا۔ "کیا تم آوازوں کا رخ نہیں محسوس کر رہے۔ یہ سامنے سے آ رہی ہیں!"

"یہ تو اُدھر سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، جدھر غار والا رہتا ہے!"

"کچھ بھی ہو! میرا خیال ہے کہ حملہ سامنے سے ہرگز نہ ہو گا!"

"تو پھر ہمیں رخ بدل لینا چاہیئے!" شہباز بولا!

"نہیں فی الحال اس کی ضرورت نہیں۔ چٹان کے اوپر والا دستہ چاروں طرف کی خبر لے سکے گا!---"

"تم مطمئن رہو! بلکہ میرا خیال تو یہ ہے کہ شاید ہمیں تکلیف ہی نہ اٹھانی پڑے!"

"وہ کیسے....!"

"اوپر آٹھ مشین گنیں ہیں!" عمران چٹان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا اور ٹھیک اسی وقت اوپر مشین گنیں قہقہے لگانے لگیں۔

"تم نے دیکھا!" عمران پرسکون لہجے میں بولا "میں جانتا تھا کہ وہ سامنے سے کبھی نہ آئیں گے!"

پھر اس نے نشیب میں پڑے ہوئے لوگوں کے لئے ایک اشارہ نشر کیا! جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ فی الحال جہاں ہیں وہیں رہیں!

چٹان کے پیچھے سے شور بلند ہونے لگا تھا اور مشین گنیں برابر قہقہے لگا رہی تھیں۔ دوسری طرف سے بھی شاید فائرنگ شروع ہو گئی تھی۔

"اوہ مجھے جانے دو صف شکن!" شہباز اٹھتا ہوا بولا!

"نہیں!" عمران نے سخت لہجے میں کہا! "تم کھیل بگاڑ دو گے!"

"اوئے اپنا لہجہ ٹھیک کرو! سنجیدہ خان کے بیٹے.... ورنہ!"

"پیارے بھائی! میں استدعا کرتا ہوں کہ اس وقت میرے کہنے کے خلاف نہ کرو۔ تم شیر کے بچے ہو! مگر لومڑی کی طرح چالاک بھی بنو!"

شہباز ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا! مگر وہ بڑی شدت سے بے چین تھا!

چٹان کے اوپر سے عمران کو روشنی کا اشارہ ملا!

"وہ بھاگ رہے ہیں!" اس نے شہباز سے کہا! "ان کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں!"

لیکن ٹھیک اسی وقت چھولداریوں سے شعلے بلند ہونے لگے!

"ڈینی.... صفدر.... چوہان.... چلو!" عمران چیخا! اور اس کی رائفل آگ برسانے لگی! وہ فائر کرتے ہوئے اوپر چڑھ رہے تھے! دوسری طرف سے بھی گولیاں چلنے لگیں!

اندھیری رات کا سناٹا فائروں کی گونج اور زخمیوں کی چیخوں سے چھلنی ہونے لگا! شہباز اور عمران ساتھ ہی بڑھ رہے تھے۔ جن دو مشین گنوں کی اطلاع داراب نے دی تھی وہ ادھر گرج رہی تھیں!

"ہم چاروں طرف سے گھر گئے ہیں" عمران بڑبڑایا!

شہباز بڑی تندہی سے فائر کر رہا تھا! ہو سکتا ہے اس نے عمران کی بڑبڑاہٹ سنی ہی نہ ہو!

اوپر پہنچ کر وہ دیوانہ وار جلتی ہو چھولداریوں کی طرف بڑھتا رہا! عمران نے اسے آوازیں بھی دیں لیکن اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ کسی مینڈک کی طرح اچھل اچھل کر آگے بڑھتا رہا!

یہ ہنگامہ تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہا! اور پھر اس کے بعد سناٹا چھا گیا! عمران کے ساتھی تھوڑے تھوڑے وقفے سے اب بھی فائر کر رہے تھے۔ ساری چھولداریاں جل کر خاک ہو چکی تھیں اور چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں نظر آ رہی تھیں!

عمران نے مشعلیں روشن کرائیں اور ان لاشوں میں اپنے آدمی تلاش کرنے لگا! ایک جگہ اسے شہباز نظر آیا جو ایک لاش کے سینے پر سوار چاقو سے اس کی گردن الگ کرنے کی کوشش کر رہا تھا!

"یہ کیا ہو رہا ہے!" عمران نے حیرت سے پوچھا!

شہباز نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور عمران چونک کر پیچھے ہٹ گیا! وہ کسی آدمی کا چہرہ نہیں تھا!.... ہرگز نہیں! اسے کسی بھی صورت سے آدمی نہیں کہا جا سکتا۔ یا پھر عمران نے آج تک اتنی درندگی کسی آدمی کے چہرے پر دیکھی ہی نہیں تھی! اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور دانت باہر نکلے پڑ رہے تھے! ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اس لاش کو اپنے دانتوں سے ادھیڑ رہا ہو!

"یہ فیلزور ہے!" اس نے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگایا! "میں اس کا سر کاٹ کر بستی میں لے جاؤں گا۔ میں انہیں دکھاؤں گا کہاں ہیں وہ آسمانی بلائیں اور وہ کس پر نازل ہوئیں.... ہا.... ہا"

داراب بھی اس کے پاس کھڑا تھا! شہباز نے لاش سے سر الگ کر لیا اور اسے بالوں سے پکڑ کر لٹکائے ہوئے ایک طرف دوڑتا چلا گیا! داراب بھی اس کے پیچھے دوڑ رہا تھا!

پھر عمران نے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں سنیں، جو لحظہ بہ لحظہ دور ہوتی جا رہی تھیں!

## ۱۶

دوسری صبح خوش گوار نہیں تھی کیونکہ ان کے گرد لاشیں ہی لاشیں تھیں اور وہ بھی اپنے پانچ آدمی کھو چکے تھے! ان لاشوں میں دو سفید فاموں کی لاشیں بھی نظر آئیں اور دو ہلکی مشین گنیں بھی ان کے ہاتھ لگیں۔

حملہ آوروں کے تقریباً ستر آدمی کھیت رہے تھے۔ دس زخمی تھے، جو اس وقت بھی وہیں پڑے کبھی کراہتے تھے اور کبھی غار والے کو گالیاں دینے لگتے تھے! لیکن ان میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکتے۔

پھر اس وقت شائد آٹھ بجے تھے جب ایک بار انہیں بڑی جلدی میں مرنے مارنے کے لئے تیار ہونا پڑا کیونکہ وہ لاتعداد گھوڑوں کے دوڑنے کی آوازیں سن رہے تھے! لیکن پھر کچھ دیر بعد متحیر رہ گئے! کیونکہ انہیں بے شمار ایسے گھوڑے نظر آئے جن پر سوار نہیں تھے.... لیکن پشت پر زینیں موجود تھیں! پہلے تو وہ کچھ نہیں سمجھے مگر پھر عمران نے کہا کہ ان گھوڑوں کو گھیر کر پکڑو!

اتنے میں تین چار سوار بھی نظر آئے جو تھوڑے تھوڑے وقفے سے ہوائی فائر کر رہے تھے!

وہ جلد ہی پہچان لئے گئے کیونکہ ان میں شہباز بھی تھا! گھوڑے گھیر گھیر کر پکڑے گئے! شہباز کے ساتھ ایک تو داراب ہی تھا! اور تین آدمی اور بھی تھے۔

”وہ طاعون زدہ چوہوں کی طرح اپنے گھروں سے نکل نکل کر بھاگ رہے ہیں! لیکن میں نے انہیں کچھ نہیں کہا، بس فیلزور کا سر ایک اونچے بانس پر رکھ کر اسے زمین میں گاڑ آیا ہوں!....“

اس نے بچوں کی طرح قہقہہ لگایا اور اس کے ساتھی بھی ہنسنے لگے!

وہ اپنے گرد پڑی ہوئی لاشوں سے ذرہ برابر بھی متاثر نہیں معلوم ہوتے تھے! انہوں نے ان زخمیوں کی طرف بھی توجہ نہیں دی، جو انہیں دیکھ کر اور زیادہ کراہنے لگے تھے!....

”میں نے ابھی ابھی تین کٹالی والوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے.... اور ان کے گھوڑے انہیں گھوڑوں میں موجود ہیں!“ شہباز نے کہا! پھر آدمیوں سے بولا!” ان گھوڑوں کو ادھر لاؤ! میں ان دو سفید لاشوں کو ان پر باندھ کر غار والے کے لئے تحفہ روانہ کروں گا.... تاکہ وہ ہمیں فنا کر دینے کے لئے دوسری آسمانی بلائیں بھیجے!“

عمران خاموشی سے سب کچھ دیکھتا رہا! حالانکہ یہ حکمت عملی کے خلاف تھا! مگر وہ خاموش ہی رہا! اس اسٹیج پر وہ شہباز کو اس کا احساس نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ وہ اسے اپنا پابند بنانے کی کوشش کر رہا ہے!

اس کے ساتھی گھوڑے تلاش کر کے لائے اور ان دونوں سفید فاموں کی لاشیں ان پر باندھ دی گئیں! شہباز اس طرح قہقہے لگا رہا تھا جیسے اس کے اس مذاق پر غار والا خود کو بیوقوف محسوس کرے گا!

تھوڑی دیر بعد عمران کے سارے ساتھی بھی شہباز کے لائے ہوئے گھوڑوں پر بیٹھ گئے! اور پھر ان کی ٹاپوں کی دھمک سے زمین تھرانے لگی!

اب عمران بڑی آزادی سے اپنا ٹرانسمیٹر استعمال کر رہا تھا! ہیڈ فون اس کے کانوں پر چڑھے

ہوئے تھے اور وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد جولیا اور تینوں لڑکیوں کی خیریت معلوم کر رہا تھا! جولیا نے اسے بتایا کہ کچھ لوگ مکان میں گھس آئے تھے لیکن انہیں ہاتھ لگائے بغیر واپس چلے گئے! لیکن وہ چاروں بری طرح خوفزدہ تھیں! جولیا نے بتایا کہ تینوں لڑکیاں زیادہ تر روتی اور عمران کو گالیاں دیتی رہتی ہیں! عمران نے جواب میں کہا کہ ایک دن دنیا کی ساری عورتیں اسے گالیاں دیں گی کیونکہ وہ ایک ایسا محلول تیار کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو ”مچھر مار“ ہونے کے بجائے ”عورت مار“ ہو۔

شہباز نے عمران سے کہا!” تمہارے پاس کتنا اور کس کس قسم کا سامان ہے.... اب تو میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ غار والے کی لاش کتے گھسیٹتے پھریں گے!“

”مگر....!“ عمران تھوڑے توقف کے ساتھ بولا!” ہاں!.... تمہاری بستی والے تو شاید اب اس کا ساتھ دینے کی ہمت نہ کریں! لیکن دوسری بستیوں کے متعلق کیا خیال ہے!“

”میری بستی کے علاوہ ایسی پانچ بستیاں اور بھی ہیں! جہاں غار والوں کی پہنچ جلدی ہو سکتی ہے! کیونکہ وہ نزدیک ہیں مگر ان پانچوں بستیوں میں.... میں نے اپنے آدمی بھی رات ہی بھیج دیئے ہیں!“

”اگر انہوں نے تمہارا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تو.....؟“

”میں تم سے کہتا ہوں کہ وہ سب اس سے بیزار ہیں! وہ سارے شکرال کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں!“

عمران پھر خاموش ہو گیا! ان کے گھوڑے بڑی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہے تھے اور حد نظر تک بھوری سنگلاخ زمین پھیلی ہوئی تھی!

دفعتاً! ہیڈ فون سے جولیا کی آواز آئی!” عمران.... عمران!“

”یس جولیا!“

”یہاں جنگ شروع ہو گئی ہے....!“

”کیوں کیا ہوا....!“

”شاید وہ غار والا.... اب خود ہی نکل آیا ہے!.... اس کے ساتھ تقریباً دو سو سوار ہیں اور وہ اس مکان میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں!“

”کس مکان میں!“

”جس میں ہم لوگ مقیم ہیں! بستی والے انہیں مکان میں داخل ہونے سے روک رہے ہیں!“

”اچھا ٹھہرو!.... ہم فوراً واپس ہو رہے ہیں!“ عمران نے کہا!.... اور پھر جیسے ہی شہباز کو یہ

معلوم ہوا اسنے اپنا گھوڑا موڑ کر دوسرے راستے پر ڈال دیا!....

"جلدی.... جلدی....!" شہباز چیخ رہا تھا! "جتنی جلدی ممکن ہو.... چلو....!"

عمران نے بھی چیخ کر یہی کہا اور گھوڑوں کی ٹاپیں سنگلاخ زمین پر بجتی رہیں! وہ آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھ گئے!

شہباز کے گھوڑے کے پیر تو زمین پر لگتے معلوم ہی نہیں ہوتے تھے! وہ سب کے آگے تھا!.... اس افراتفری میں ٹرانسمیٹر عمران کے گھوڑے سے گر گیا! اگر اس نے بڑی پھرتی سے ہیڈ فون نہ اتار پھینکا ہوتا تو شاید وہ بھی جھونک میں نیچے چلا گیا ہوتا! اس وقت اتنی فرصت کہاں تھی کہ وہ اس کا انجام دیکھنے کے لئے مڑ بھی سکتا! وہ اب تک محض ٹرانسمیٹر کی حفاظت ہی کے خیال سے گھوڑے کی رفتار کے معاملے میں محتاط رہا تھا! مگر اب --- اب اس کا گھوڑا بھی شہباز ہی کے گھوڑے کے برابر دوڑ رہا تھا!

"دو سو میں سے دو بھی نہیں بچیں گے!" شہباز چیخ رہا تھا! "بڑھو....! اپنے گھوڑوں کو سست نہ ہونے دو! بستی والے ہمارے ہی لئے ان سے بھڑ گئے ہیں!"

"شائد وہ مختصر سے مختصر راستہ اختیار کرنے کی کوشش کر رہا تھا!

تقریباً بیس منٹ بعد وہ بستی میں داخل ہوئے اور شائد پہلا فائر شہباز ہی نے کیا! ویسے وہ دور ہی سے فائروں کی آوازیں سنتے آئے تھے!....

یہاں کافی کشت و خون ہوا تھا! لیکن حملہ آور ابھی تک شہباز کے مکان میں گھسنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے!

بستی والوں نے انہیں دیکھ کر خوشی کے نعرے لگائے اور ایک بار پھر بہت زور و شور سے جنگ شروع ہو گئی!

شہباز تو بالکل دیوانہ ہو گیا تھا! اس کے بائیں ہاتھ میں ریوالور تھا اور دائیں ہاتھ میں خنجر! گھوڑے کی باگ اس نے چھوڑ دی تھی --- ریوالور شائد خالی ہو چکا تھا!

فائر اب ویسے بھی نہیں ہو رہے تھے!.... یہ جنگ تو مغلوبہ تھی۔ فریقین ایک دوسرے سے بھڑ گئے تھے! اب یا تو تلواریں چل رہی تھیں یا خنجر.... عمران کے ساتھی فوجیوں نے کلہاڑیاں سنبھال لی تھیں اور جھپٹ جھپٹ کر حملے کر رہے تھے!

دفعتاً عمران نے ڈینی کو آواز دی کہ وہ اپنے آدمیوں کو لے کر مجمع سے نکلنے کی کوشش کرے۔ ڈینی سمجھ گیا کہ عمران کیا چاہتا ہے۔ وہ اپنے گیارہ شکاریوں کو ایک طرف نکال لے گیا اور اس طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگا جہاں سے حملہ آور شہباز کے مکان میں گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اتفاق سے پوزیشن لینے کے لئے انہیں ایک مناسب جگہ بھی مل گئی اور انہوں نے بڑی تیزی سے حملہ آوروں پر باڑھ ماری۔ دوسری طرف سے عمران نے اپنے فوجیوں کو بڑھایا! وہ بڑی تیزی سے کلہاڑیاں چلا رہے تھے۔ عمران انہیں اس راستے کے لئے رکاوٹ بنانا چاہتا تھا جدھر سے حملہ آوروں کے پسپا ہونے کا امکان تھا۔ وہ اس میں کامیاب بھی ہو گیا! جیسے ہی ڈینی کے شکاریوں نے تیسری بار باڑھ ماری حملہ آوروں کے پیر اکھڑ گئے۔ ادھر عمران نے تیر بردار فوجیوں کو آگے بڑھایا چوتھی باڑھ مارنے میں ڈینی کے شکاریوں نے دیر نہیں کی! اور پھر دلیر فوجیوں نے بھاگنے والوں کو کلہاڑیوں پر رکھ لیا۔ وہ گھوڑوں سے گرتے، اور چیخ چیخ کر غار والے کو گالیاں دیتے۔ شہباز کا قہقہہ ان کی آوازوں سے بھی اونچا جاتا۔

ذرا ہی دیر میں نقشہ بدل گیا لیکن شہباز کے چیخنے کے باوجود بھی بستی والے بھاگنے والوں کا تعاقب کر کے ان پر فائر کرتے! عمران اور اسکے ساتھیوں نے ہاتھ روک لئے!

"بھگوڑوں کو مت مارو -- بھگوڑوں کو مت مارو!" شہباز چیختا رہا! لیکن کسی نے بھی نہیں سنا! بستی والے پسپا ہونے والوں پر برابر فائر کرتے رہے تھے! کچھ دیر بعد وہ دونوں ہی نظروں سے اوجھل ہو گئے! البتہ گھوڑوں کی ٹاپوں اور فائروں کی آوازیں وہ اب بھی سن رہے تھے!

شہباز دیوانوں کی طرح لاشیں الٹتا پلٹتا پھر رہا تھا! عمران سیدھا اس کے مکان میں گھستا چلا گیا! دو لڑکیاں بے ہوش پڑی تھیں! اور تیسری جولیا سے لپٹی ہوئی بری طرح کانپ رہی تھی! عمران کو دیکھتے ہی وہ بھی ایک طرف لڑھک گئی!

"جولیا....!" عمران اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا! "کیا حال ہے....! وہ بھاگ گئے!"

جولیا کچھ نہ بولی! اس نے دونوں ہاتھوں سے عمران کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اسے اپنی پوری قوت سے بھینچ رہی تھی.... پھر دفعتاً اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی!.... اور عمران نے بہ آہستگی اسے فرش پر ڈال دیا! وہ بھی تینوں لڑکیوں کی طرح بے ہوش ہو گئی تھی!

"وہ نکل گیا!" دفعتاً شہباز طوفان کی طرح اندر گھستا ہوا بولا! "اس کی لاش ان میں نہیں ہے!"

"کیا تم نے اسے دیکھا تھا!" عمران نے پوچھا!

"نہیں! وہ مجھے نہیں دکھائی دیا تھا!"

"تب پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ یہاں آیا تھا!"

"پتہ نہیں شہباز نے کہا اور پھر بے ہوش لڑکیوں کی طرف دیکھ کر بولا! "کیا یہ مر گئیں!"

"نہیں بے ہوش ہو گئی ہیں!"

شہباز پھر دروازے کی طرف مڑ گیا!.... عمران جولیا کو ہوش میں لانے کی تدبیریں کرتا رہا! پھر ایکس ٹو کے ماتحت بھی وہاں آ گئے ان سب کے چہرے اترے ہوتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی بھیانک خواب دیکھ کر جاگ پڑے ہوں!

ان کی زبانوں سے کچھ بھی نہیں نکلا! وہ خاموش کھڑے بیہوش لڑکیوں کو دیکھتے رہے....!

"کیوں دوستو! کیا حال ہے!" عمران نے ہنس کر پوچھا!

"ٹھیک ہے۔" خاور نے ایک طویل سانس لی!

"ذرا آواز میں مردانگی پیدا کرو پیارے!" عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا! "تم تو فوجی آدمی ہو!"

"ہاں! ضرور رہا ہوں! لیکن کبھی کسی جنگ میں حصہ لینے کا اتفاق نہیں ہوا...."

"تم لوگ اب مجھ سے بحث نہیں کرتے....! کیوں؟ کیا میں آج کل تمہاری مرضی کے مطابق ہی کام کر رہا ہوں!"

کسی نے جواب نہیں دیا! عمران ایک ایک کو جواب طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا! پھر وہ سیدھا کھڑا ہو کر بولا! اپنے چہروں سے وحشت دور کرو! ابھی تو بہت کچھ کرنا ہے....!"

"ہم نے کب کہا ہے کہ نہ کریں گے....!" تنویر اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتا ہوا بولا!

عمران پھر لڑکیوں کی طرف متوجہ ہو گیا اور بدقت تمام انہیں ہوش میں لا سکا! جولیا کے علاوہ اور سب ہوش میں آتے ہی چیخنے لگی تھیں۔ لیکن ان کی زبان سن کر وہ سب حیران رہ گئے! کیونکہ یہ زبان ان کی سمجھ سے باہر تھی وہ بالکل شکرالیوں کے لہجے کی نقل اتار رہی تھیں! لیکن زبان شکرالی نہیں تھی! وہ سرے سے کوئی زبان ہی نہیں تھی! شاید ان کے دماغ ماؤف ہو گئے!.... جولیا پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہی!

"او.... خدا کے لئے!" عمران اسے مخاطب کر کے بولا! "تم اپنا دماغ قابو میں رکھنا...."

"میں ٹھیک ہوں!...." جولیا مضمحل آواز میں بولی، اور پھر اس نے اپنا سر جھکا لیا!....

پھر شام تک لاشیں اٹھائی جاتی رہیں! تقریباً ڈیڑھ سو لاشیں!.... لڑکیوں کی حالت بدستور وہی تھی! وہ اپنے کپڑے پھاڑتیں اور ایک دوسرے کو نوچنے کھسوٹنے کی کوشش کرتیں! مجبوراً ان کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے!

جولیا معمول پر آ گئی تھی لیکن اب بھی خوفزدہ تھی!.... عمران کے ساتھی شکرالیوں کو دیکھتے تھے اور ان کی زبانیں گنگ ہو جاتی تھیں! نہ وہ مغموم معلوم ہوتے تھے اور نہ خوش!.... ان کی حالت جانوروں کے اس گلے کی سی تھی جس کے کچھ جانور مر گئے ہوں اور اب زندہ بچنے والوں کو یاد بھی نہ ہو کہ کچھ دیر پہلے ان کی تعداد کتنی تھی!.... اب بھی ان کی آنکھوں سے وہی پہلے کی سی بے تعلقی مترشح ہوتی تھی!

شام کو عمران نے دیکھا کہ کچھ لوگ شہباز کے مکان کی دیواروں پر چڑھ کر فالسی رنگ کا ایک جھنڈا نصب کر رہے ہیں!

"یہ کیا ہو رہا ہے....!" عمران نے شہباز سے پوچھا!

"اوہ....!" شہباز ہنس کر بولا!" آج ان لوگوں نے مجھے بستی کا سب سے بڑا آدمی تسلیم کیا ہے!"

"کیا یہ جھنڈا پہلے کسی اور کے مکان پر لگا ہوا تھا!"

"وہ دیکھو!".... شہباز نے دیوار کی طرف انگلی اٹھائی!" وہ بڑے چہرے والا آدمی جو جھنڈا گاڑ رہا ہے! یہ جھنڈا آج صبح تک اسی کے مکان پر لہراتا رہا تھا!"

"کیا تم نے انہیں اس پر مجبور کیا ہے!"

"ہر گز نہیں! وہ خود ہی ایسا کر رہے ہیں! یہ جھنڈا دوسری بار اس مکان پر لہرایا جا رہا ہے! ایک بار میرے باپ کی زندگی میں لہرایا تھا اور آج...."

شہباز پھر ہنسنے لگا! بستی والے ان دونوں کی پشت پر خاموش کھڑے تھے۔ جیسے ہی جھنڈا نصب ہو چکا انہوں نے ہاتھ ہلا ہلا کر چیخنا شروع کر دیا! وہ خوشی کا اظہار کر رہے تھے!

جھنڈا نصب کرنے والا دیوار سے اتر کر شہباز کے پاس آیا! وہ مسکرا رہا تھا! اس نے اس کے شانوں پر دونوں ہاتھ رکھے اور جھک کر اس کی پیشانی چوم لی! اور اپنے گلے سے سرخ رنگ کا رومال کھول کر اس کے گلے میں باندھ دیا!....

شہباز نے اس کی پیشانی پر تین بار بوسہ دیا اور اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر آہستہ آہستہ کہنے لگا! تم میرے بزرگ ہو۔ میں مشکل کے وقت تم سے ضرور مشورہ کروں گا! کیونکہ تم نے مجھ سے زیادہ دنیا دیکھی ہے۔ میں اپنے دلیر باپ ضرغام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ شکرال کی حفاظت کیلئے میرے خون کا آخری قطرہ بھی بہہ جائے گا!"

عمران اور اس کے ساتھی حیرت سے سب کچھ دیکھتے رہے۔ پھر رات کو ایک بہت بڑا جشن منایا گیا! شراب کے قرابے کھل گئے اور ایک بار پھر عمران نے ان کو جانوروں کے روپ میں دیکھا!

عین ہنگام سرخوشی میں شہباز کے دو آدمی واپس آئے، جو اس نے پچھلی رات دوسری پانچ بستیوں کے لئے روانہ کئے تھے! وہاں سے پیغام آیا تھا کہ وہ لوگ غار والے کا ساتھ نہیں دیں گے۔

شہباز نے اس کا اعلان کیا اور ایک بار پھر مجمع نے خوشی کے نعرے لگائے!

عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی شراب پیش کی گئی تھی، لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا! وہ لوگ جو عادی قسم کے شرابی تھے انہوں نے بھی اس میں ہاتھ نہیں لگایا۔

”ارے تم لوگ آخر شراب کیوں نہیں پیتے....!“ شہباز نے کہا۔

”ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر ہم شراب پئیں گے تو خدا ہمارے لئے شکست اتارے گا۔ ہم پر کتے بھونکیں گے اور ہم ذلیل ہو جائیں گے....!“

شہباز نے اسے سنجیدگی سے سنا اور خاموش ہو گیا۔ چاروں طرف قہقہے گونجتے رہے۔

”اچھا اب تم گلاس رکھ دو!“ عمران نے غصیلی آواز میں کہا!

”کیوں!“ شہباز چونک کر اسے گھورنے لگا!

”کام کی بات کرو! اس عارضی فتح پر پاگل نہ ہو جاؤ! یہ جشن اب ختم ہونا چاہئے! تم بار بار یہ کیوں بھول جاتے ہو کہ فرنگی اس کے ساتھی ہیں!....“

”اوہ....! میں سب کو فنا کر دوں گا....!“

”اچھی بات ہے.... تو پھر مجھے اجازت دو کہ میں اپنے ساتھیوں کو کسی محفوظ مقام پر پہنچا دوں!“

”میں نہیں سمجھا!....“

”ہو سکتا ہے کہ آج رات آسمانی بلائیں نازل ہو جائیں!“

”صاف صاف کہو....!“ شہباز جھلایا!

”کیا ادھر سے ہوائی جہاز بھی گذرا کرتے ہیں!“

”کبھی کبھی.... کیوں؟....“

”کیا کبھی کسی نے یہاں ہوائی جہازوں کو اترتے بھی دیکھا ہے!“

”ہاں ایک بار میں نے سنا تھا!.... اسی غار والے سے ملنے کے لئے کوئی آیا تھا!“

”بس تو پھر تم لوگ یہیں شراب پی پی کر ناچتے رہو! صبح میں واپس آکر تم لوگوں کی لاشیں دفن کرا دوں گا....!“

”او سنجیدہ خاں کے بیٹے میں تمہیں سر سے اونچا اٹھا کر پٹخ دوں گا!“

”تم مجھے نہ اٹھا سکو گے....!“ عمران نے آہستہ سے کہا!” سنو! کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ غار والا جھلاہٹ میں ہم لوگوں پر بمباری کرا دے!“

”ارے....!“ شہباز مضحکہ اڑانے والے انداز میں ہنسا” تم چوہے کیوں ہوئے جا رہے ہو سنجیدہ خاں کے بیٹے! اس وقت ہمیں چین سے عیش کرنے دو! صبح نہ جانے کیا ہو! ہم سب ہر وقت اپنی زندگی ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں اسی توقع پر کہ رات کو گھر واپس جا کر عیش کریں گے!“

”اچھا دوست تم عیش کرو! عیش.... ہمیں جانے دو! ہم رات بسر کرنے کے لئے کوئی غار تلاش کریں گے!“

”جاؤ.... جاؤ دفع ہو جاؤ! اس وقت نہ چھیڑو! ابھی تو یہاں کچھ بھی نہیں ہوا ایسے موقعوں پر ہماری عورتیں بڑا شاندار ناچ ناچتی ہیں! ہم سب ناچتے ہیں! تم جاؤ.... دفع ہو جاؤ....!“

وہ بڑی موج میں تھا! اس نے کھڑے ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کا مضحکہ اڑایا۔ بہکا ہوا مجمع بھی ان پر آوازیں کسنے لگا!.... بعض نے تو یہ بھی کہا کہ ڈرپوکوں کو مار ڈالا جائے.... لیکن شہباز نے کہا! نہیں.... یہ جو کچھ بھی کرتے ہیں کرنے دو! کیونکہ یہ ہمارے محسن ہیں!“

عمران نے اپنے ساتھیوں کو اس نئے اندیشے سے مطلع کیا اور وہ بھی اس سے متفق ہو گئے! پھر انہوں نے وہاں سے ہٹ کر چلنے کی تیاری شروع کر دی! لڑکیوں کو شہباز کے مکان سے نکالا گیا! تینوں یوریشین لڑکیاں چیختی چلاتی رہیں!.... جب وہ جا رہے تھے تو شہباز پھر دوڑتا ہوا عمران کے پاس آیا....!

”تمہیں وہم ہو گیا ہے.... پیارے بھائی! آؤ ہمارے ساتھ عیش کرو!“

”عیش سے ہمیں نفرت ہے۔ ہم تو تکلیف و مصائب کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔“

”اچھا! میں دو آدمی تمہارے ساتھ کر رہا ہوں! یہ تمہیں ایسی غاروں میں لے جائیں گے جہاں تم جیسے وہمی لوگ چین سے رات بسر کر سکیں!....“

کچھ دیر بعد وہ حقیقتاً ایسے ہی کشادہ قسم کے غاروں میں پہنچ گئے جہاں بہت اطمینان سے رات بسر کر سکتے تھے! یہ بستی سے زیادہ دور نہیں تھے!

عمران غار کے دھانے پر آ بیٹھا! وہ سچ مچ اپنے اس اندیشے کے متعلق یقین رکھتا کہ ایسا ضرور ہوگا اور یہ اندیشہ غلط نہیں نکلا! کچھ ہی دیر بعد ہوا کے جھونکے کے ساتھ ہوائی جہاز کی ہلکی سی آواز آئی اور پھر یہ آواز قریب آتی گئی!

”بمباری ضرور ہوگی!“ عمران مڑ کر اپنے ماتحتوں سے بولا! جو قریب ہی تھے قبل اس کے کہ وہ کچھ جواب دیتے دو دھماکے سنائی دیئے اور پھر تو پے در پے دھماکوں کی آوازیں آنے لگیں!....

”عمران....!“ جولیا کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی!” یہ کس جہنم میں گھسیٹ لائے ہو تم!.... میرا خیال ہے کہ تمہاری شیطانی عقل تنہا بھی یہ کارنامہ انجام دے سکتی تھی!“

”ارے اس ایکس ٹو کے بچے سے خدا سمجھے!“ عمران اپنے سر پر دو ہتھڑیاں مارتا ہوا بولا!

بمباری اب بھی جاری تھی اور وہ بے شمار بھاگتے ہوئے آدمیوں کا شور سن رہے تھے! شور قریب بڑھتا آرہا تھا! غالباً بستی والوں نے بھی انہیں غاروں کا رخ کیا تھا! عمران اور اسکے ساتھی دہانے سے پیچھے ہٹ گئے! لوگ گرتے پڑتے غاروں میں گھس رہے تھے! اگر عمران کے ساتھیوں نے پہلے ہی سے مشعلیں نہ روشن کر رکھی ہوتیں تو شاید وہ ان بھاگنے والوں کی بدحواسی کا شکار ہو گئے ہوتے!

"خاموشی سے خاموشی سے!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا!

قرب و جوار کے سارے غاروں میں بستی والے شور مچاتے ہوئے گھس رہے تھے! اسی شور میں عمران نے شہباز کی آوازیں سنیں، جو باہر صف شکن کو پکارتا پھر رہا تھا! عمران بھیڑ ہٹاتا ہوا غار کے دہانے کی طرف بڑھا! پھر اس نے شہباز کو آواز دی اور وہ تیر کی طرح اس کی طرف آیا!....

"او.... صف شکن.... میرے دوست.... میرے بھائی!...." وہ عمران سے لپٹ کر اسے بھینچتا ہوا بولا! "تیری نظریں وہ بھی دیکھ لیتی ہیں جس پر غیب کے پردے پڑے ہوئے ہیں!"

"تم سے بات کرنے کو بھی دل نہیں چاہتا!.... پتہ نہیں اس وقت کتنے آدمی تمہارے اس جشن کی بھینٹ چڑھ گئے ہوں گے--!"

"میں کیا کرتا! سنجیدہ خان کے بیٹے! بستی والے خود ہی جشن منانا چاہتے تھے!"

"تم انہیں روک سکتے تھے!"

"اب میں کبھی تمہاری ہنسی نہیں اڑاؤں گا!" شہباز بھرائی ہوئی آواز میں بولا! "تم بہت عقل مند ہو!"

طیارہ ابھی تک بستی پر منڈلا رہا تھا مگر شاید بموں کا اسٹاک ختم ہو گیا تھا! وہ کچھ دیر تک فضا میں چنگھاڑتا رہا.... پھر اس کی آواز آہستہ آہستہ دور ہوتی گئی!

"شہباز!" دفعتاً ایک بوڑھے نے ہاتھ ہلا کر غصیلے لہجے میں کہا" ہماری تباہی کا باعث یہی شخص ہے!"

"نہیں....! اپنی آواز میری آواز سے اونچی کرنے کی کوشش نہ کرو! اپنی تباہی کا باعث ہم خود ہی بنے ہیں!" اگر ہم یہ جشن نہ کرتے! یا اسی وقت اس کا کہنا مان لیتے جب اس نے غاروں میں گھسنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا تو ہماری یہ حالت نہ ہوتی.... کیا ہم سب نے اس کا مضحکہ نہیں اڑایا تھا!" بوڑھے نے خاموش ہو کر دوسری طرف منہ پھیر لیا!

## ۱۷

دوسری صبح بستی والوں کے لئے بڑی اندوہناک تھی شاید ہی وہاں کوئی ایسا مکان رہا ہو جسے

پچھلی رات بمباری سے نقصان نہ پہنچا ہو اور چاروں طرف عورتوں بچوں اور مردوں کی لاشیں پڑیں نظر آرہی تھیں!

اب عمران صرف اس آدمی کے متعلق سوچ رہا تھا جسے یہ لوگ غار والے کے نام سے یاد کرتے تھے! ان کے بیان کے مطابق وہ صرف ایک فقیر تھا اور آہستہ آہستہ اس نے سارے شکرال پر سکہ جما لیا تھا!....

عمران نے کوشش شروع کی کہ شہباز کو جلد سے جلد اس بستی کی طرف کوچ کر دینے کے لئے آمادہ کر لے جہاں اس پراسرار آدمی کا قیام تھا!

شہباز نے کہا!" میں خود بھی اب بہت بے چین ہوں! لیکن یہ تو سوچو کہ اگر انہوں نے پھر ہماری عدم موجودگی میں بستی پر دھاوا بول دیا تو اس بار ساری عورتیں اور سارے بچے فنا ہو جائیں گے!"

"پھر....!" عمران نے سوال کیا!

"میں نے دوسری بستیوں سے کچھ ایسے آدمی منگوائے ہیں! جو یہاں رہ کر صرف عورتوں اور بچوں کی حفاظت کریں! اور پھر اس بستی کا ایک ایک مرد تمہارا ساتھ دے گا!"

عمران خاموش ہو گیا! اس کے ساتھی بھی یہی چاہتے تھے کہ جلد سے جلد اس مسئلے کا تصفیہ ہو جائے پھر خواہ وہ زندہ رہیں یا مر جائیں! امید و بیم کی کش مکش ان کے لئے سوہانِ روح ہو رہی تھی!

سہ پہر تک مختلف بستیوں سے تقریباً تین سو آدمی آ گئے! اور جب انہوں نے عورتوں اور بچوں کی لاشیں دیکھیں تو انہیں سنبھالنا دشوار ہو گیا! انکا اصرار تھا کہ وہ بھی اس مہم میں ان کے شریک ہو کر ان عورتوں اور بچوں کا انتقام لیں گے! شہباز انہیں بدقت تمام اس سے باز رکھ سکا! بہرحال انہوں نے قسمیں کھالیں کہ وہ آخری سانسوں تک بستی کی حفاظت کریں گے!

پھر ایک گھنٹے کے اندر ہی اندر ایک بار پھر زمین لرزنے لگی! تقریباً ڈھائی سو گھوڑے اپنی طوفانی رفتار سے اسے متزلزل کر رہے تھے!

شائد انہوں نے بمشکل تمام پانچ یا چھ میل کی مسافت طے کی ہو گی کہ انہیں پھر طیارے کی گرج سنائی دی۔ عمران اور شہباز کے گھوڑے سب سے آگے جا رہے تھے۔

"وہ پھر آرہا ہے!...." شہباز دانت پیس کر بولا!" اور یہاں چٹیل میدان میں کہیں سر چھپانے کی بھی جگہ نہیں ملے گی!" دفعتاً عمران رکابوں پر کھڑا ہو گیا!.... شانے سے رائفل

اتاری! گھوڑے کی باگ اس نے چھوڑ دی تھی اور دونوں ہاتھوں سے رائفل تھامے ہوئے آواز کی سمت دیکھ رہا تھا!.... دفعتاً کچھ دور پر طیارہ سفید بادلوں کے نیچے دکھائی دیا! عمران نے نشانہ لیا اور فائر کر دیا اور پھر وہ میگزین لگے ہوئے رائفل سے پے در پے فائر کرتا ہی رہا!.... گھوڑا اسی رفتار سے دوڑ رہا تھا اور عمران رکابوں پر کھڑا فائر کر رہا تھا!

اچانک طیارے کے پچھلے حصے سے بھورے دھویں کی لکیر نکلنے لگی!

”راستہ کاٹو.... راستہ کاٹو....!“ عمران چیخا! ”میں نے اسے مار لیا ہے!“ شہباز نے بائیں جانب اپنا گھوڑا موڑ دیا اور پھر سب کا رخ ادھر ہی ہو گیا! البتہ عمران کا گھوڑا اسی سمت دوڑا جا رہا تھا!

طیارہ اپنے گلے حصے کے بل نیچے کی طرف آ رہا تھا! عمران نے زین پر بیٹھتے ہوئے گھوڑے کو ایڑ لگائی وہ اور تیزی سے دوڑنے لگا!

پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا اور دور دور تک آگ پھیل گئی پتھریلی زمین سے ٹکرا کر طیارہ پاش پاش ہو چکا تھا! نہ جانے کتنے گھوڑے اس خوفناک دھماکے سے بدکے اور نہ جانے کتنے سوار نیچے گر کر روندے گئے! عمران بھی شاید موت کے منہ میں پہنچ گیا ہوتا لیکن اس نے بڑی پھرتی سے خود کو سنبھالا اور گھوڑے کو بے قابو نہ ہونے دیا! بالکل ایسا ہی معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ شکرالیوں ہی کی طرح گھوڑے کی پیٹھ پر زندگی بسر کرتا آیا ہو!

اب اس نے اپنا گھوڑا اسی طرف موڑ لیا جدھر دوسرے جا رہے تھے اور تھوڑی ہی دیر میں انہیں جا لیا وہ آہستہ آہستہ کتراتے ہوئے پھر اصل راہ پر آ رہے تھے!.... عمران کو دیکھ کر انہوں نے خوشی کے نعرے لگائے۔

”میں تیری پیشانی پر تین بار بوسہ دیتا ہوں.... صف شکن!“ شہباز چیخا ”کاش تو میرے باپ کا بیٹا ہوتا....!“

”میں اپنے ہی باپ کا بیٹا ہو کر پچھتا رہا ہوں!“

گھوڑے دوڑتے رہے!.... ٹاپوں کی آواز سے پتھریلا میدان گونجتا رہا! اب پھر عمران نے پیشین گوئی کی اور شہباز نے اسے اسی طرح سنا جیسے وہ بات آسمان سے اترے ہوئے کسی فرشتے نے کہی ہو! اس نے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ راستے ہی میں دشمن سے مڈ بھیڑ ہو جائے کیونکہ طیارے کے ٹوٹنے کی آواز دور تک پھیلی ہو گی!

اس کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی۔ تقریباً بیس منٹ بعد ہی مخالف سمت سے بے شمار سوار آتے ہوئے نظر آئے!

اور پھر دونوں طرف سے فائرنگ شروع ہو گئی! دونوں ہی طرف کے کئی آدمی گھوڑوں سے گرے لیکن گھوڑوں کی رفتار میں کوئی فرق نہ آیا! ایک بار پھر وہی پچھلے دن کی سی جنگ مغلوبہ کا منظر دکھائی دیا۔ قریب ہوتے ہی فریقین نے خنجر کھینچ لئے اور عمران کے فوجیوں نے کلہاڑیاں سنبھال لیں، یہ پورا دستہ پچھلی جنگ عظیم میں افریقہ کے محاذ پر لڑ چکا تھا اور اس نے وہاں خاص طور پر زدلو طریقہ جنگ کی ٹریننگ لی تھی!

عین ہنگام جنگ میں عمران نے شہباز کی آواز سنی، جو کہہ رہا تھا! ”میں نے تجھے دیکھ لیا ہے! او چھچھورے فقیر....!“

لیکن شہباز اسے نظر نہیں آیا! اس کے دونوں ہاتھوں میں خنجر تھے اور اس نے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی تھی! اس کے ساتھی اسے گھیرے ہوتے تھے دفعتاً اس کی نظر ایک طویل قامت آدمی پر پڑی جس کے چہرے پر گھنی داڑھی تھی اور سر کے بڑے بڑے بال الجھے ہوئے تھے! آنکھیں سرخ تھیں اسکے جسم پر شکرالیوں ہی جیسا لباس تھا! لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں وہ شکرالیوں سے بہت زیادہ مختلف معلوم ہو رہا تھا! عمران اس تک پہنچنے کی کوشش کرنے لگا! اب اس نے شہباز کو بھی دیکھا! جو حقیقتاً اس آدمی تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا! عمران سوچ رہا تھا کہ کہیں شہباز چھوٹتے ہی اسے ختم نہ کر دے۔ وہ اسے ہرگز نہ پسند کرتا۔ اگر ان سازشوں کا سرغنہ وہ تھا تو اسے زندہ پکڑنا ہی زیادہ مفید ثابت ہوتا! شہباز عمران سے قبل ہی اس تک پہنچ گیا اس نے اس پر خنجر سے وار کیا! لیکن طویل قامت سوار نے جھکائی دے کر اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا! پھر ایسا معلوم ہوا جیسے اس کی آنکھیں شعلے برسانے لگی ہوں!

”خبردار!“ عمران دھاڑتا ہوا اس کی طرف جھپٹا! اتنی دیر میں خود شہباز ہی نے کلائی چھڑا لی تھی! لیکن خنجر اب کے ہاتھ میں نہیں تھا۔ شہباز نے گھوڑے کی پشت سے اس پر چھلانگ لگائی! لیکن عمران اس کا حشر نہیں دیکھ سکا! ویسے اس نے اسے گھوڑے سے زمین پر گرتے ضرور دیکھا تھا! کیونکہ اس کے چھلانگ لگاتے ہی دراز قد سوار نے بڑی پھرتی سے اپنا گھوڑا پیچھے ہٹا لیا تھا!

عمران کو اس تک پہنچنے میں دشواری پیش آ رہی تھی کیونکہ اسے بھی اس کے ساتھی گھیرے ہوئے تھے! لیکن وہ جگہ بنانے کی کوشش کرتا ہی رہا! اب تک وہ نصف درجن دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار چکا تھا! دفعتاً عمران نے تیر بردار فوجیوں کو آواز دی ان میں سے پانچ فوراً ہی اس کی مدد کو پہنچ گئے!

”راستہ صاف کرو!“ عمران نے کہا! ”اس داڑھی والے لمبے آدمی کو زندہ گرفتار کرنا ہے!“

فوجی کلہاڑیاں چلاتے ہوئے آگے بڑھے! دشمنوں پر ان کی کافی دھاک بیٹھ گئی تھی! ان میں پچھلے والے معرکے سے بھاگے ہوئے لوگ بھی تھے انہیں ان خوفناک کلہاڑیوں کا اچھی طرح

تجربہ ہو چکا تھا! وہ کائی کی طرح پھٹنے لگے!....

دفعتاً اس لمبے آدمی کی نظر عمران پر پڑی اور ایک لحظہ کے لئے ایسا معلوم ہوا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو! اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو للکارا کہ وہ کلہاڑیاں چلانے والوں کو پیچھے دھکیل دیں ساتھ ہی اس نے ریوالور سے عمران پر فائر کیا! عمران غافل نہیں تھا!.... اس لئے ظاہر ہے کہ کسی دوسرے ہی کے گھوڑے کی زین خالی ہوئی ہو گی!.... پھر اس نے پے در پے کئی فائر عمران پر کئے لیکن کامیاب نہ ہو سکا.... کلہاڑیاں چلانے والے عمران کے لئے راستہ بنا رہے تھے!

دراز قد سوار نے اپنے ساتھیوں کو للکارا اور ایک بار پھر بڑے زور و شور سے جنگ شروع ہو گئی! عمران شہباز کے متعلق بھی سوچ رہا تھا! پتہ نہیں اس کا کیا حشر ہوا ہو!.... بہر حال اس کے خیال کے مطابق وہ بری طرح کچلا گیا ہو گا!

جنگ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی! اب تک تیر بردار فوجیوں میں سے تین ہلاک ہو چکے تھے!.... لیکن اس کے باوجود بھی ان کے جوش و خروش میں کمی نہیں واقع ہوئی تھی بلکہ وہ اب پہلے سے بھی تیزی سے حملے کر رہے تھے۔ دوسری طرف دراز قد سوار کے آدمی بھی اس کی حفاظت کے لئے جانوں پر کھیل رہے تھے!.... جیسے ہی ایک گرتا دوسرا اس کی جگہ لے لیتا!

عمران نے اپنا گھوڑا پیچھے ہٹایا!.... اب وہ دراصل ڈینی کی تلاش میں تھا!

کچھ دیر بعد وہ اسے مل گیا! لیکن اس حال میں کہ وہ تنہا کئی دشمنوں میں گھر گیا تھا! اور اسکے ہاتھ سست پڑتے جا رہے تھے! شاید وہ زخمی بھی تھا!

عمران نے چھوٹتے ہی ان لوگوں پر حملہ کر دیا!.... پہلے ہی ہلے میں دو گرے.... عمران کو دیکھتے ہی ڈینی نے پھر سنبھالا لیا!.... پھر تین منٹ کے اندر ہی اندر وہ دونوں وہاں تنہا رہ گئے!

"میں شکریہ ادا کرتا ہوں ماسٹر عمران! دراصل خنجر بازی میری لائن کی چیز نہیں ہے!" اس نے کہا! "پرواہ مت کرو ڈینی! تم ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دے رہے ہو! اگر تم نے یہ معرکہ سر کر لیا تو زندگی بھر اپنے اس کارنامے پر فخر کرو گے--! ہاں دیکھو!.... اس وقت بھی تمہارے پاس وہ جال موجود ہے یا نہیں جو تم ہمیشہ رکھتے ہو!"

"ہے.... ماسٹر.... کیوں۔"

"مجھے اس کی ضرورت ہے اور ڈینی.... اگر اب تم الگ ہٹ کر تھوڑی دیر سستا لو تو بہتر ہے!"

"نہیں ماسٹر میں اب اتنا بوڑھا بھی نہیں ہوں!" ڈینی ہنس کر بولا! اور زین سے لٹکے ہوئے شکار کے تھیلے سے جال نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا!

"شکریہ ڈینی!...." عمران نے جال لے کر گھوڑے کو ایڑی لگائی اور لڑنے والوں سے دور بھاگتا چلا گیا بلکہ اسی انداز میں جیسے گھوڑا بھڑک کر بے قابو ہو گیا ہو! اس کے ساتھیوں نے اسے حیرت سے دیکھا! لیکن ان کے لئے ناممکن تھا کہ وہ اس کی مدد کے لئے مجمع سے نکلتے! البتہ ڈینی نے آگے بڑھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر رک گیا! اگر عمران نے اس سے جال نہ مانگا ہوتا تو شاید وہ اس کی مدد کے لئے دوڑ ہی پڑتا! لیکن اب اسے سوچنے کے لئے رکنا ہی پڑا یہ پر اسرار آدمی آج تک اس کی سمجھ میں نہیں آسکا تھا!

دفعتاً اس نے ایک دراز قد سوار کو مجمع سے نکل عمران کے پیچھے پیچھے جاتے دیکھا! یہ ان شکرالیوں میں سے نہیں تھا! جو ڈینی کے ساتھ آئے تھے اس کا حلیہ عجیب تھا! بے ترتیبی سے بڑھی ہوئی گنجان داڑھی۔ اور سر پر بالوں کا جھنکاڑ....!

ڈینی نے بے تحاشہ اپنا گھوڑا اس کے پیچھے ڈال دیا! اس نے سوچا کہیں یہ وہی پر اسرار فقیر نہ ہو جس کے لئے اتنا کشت و خون ہو رہا ہے!

تینوں گھوڑے کافی فاصلہ سے دوڑتے رہے! پھر دفعتاً ڈینی نے عمران کو پلٹتے دیکھا!.... دراز قد آدمی نے عمران پر فائر کیا لیکن ڈینی اس فائر کا انجام نہ دیکھ سکا کیونکہ وہ اپنے ہولسٹر سے ریوالور کھینچنے لگا تھا! اس نے دراز قد آدمی پر فائر کیا! لیکن آواز ہی نہ ہوئی! اس کا ریوالور خالی ہو چکا تھا! پھر جتنی دیر میں ریوالور کے چیمبر بھرتا.... عمران نے دراز قد سوار کے پانچ یا چھ فائر خالی دے کر اس پر جال پھینکا! مگر دراز قد آدمی کا گھوڑا بڑی پھرتی سے اسے بچا لے گیا عمران نے پھر جال مارا لیکن شائد دراز قد آدمی کا گھوڑا بھڑک ہی گیا تھا!

"ڈینی....!" عمران چیخا! "تم اپنے آدمیوں کے ساتھ رہو! میں اس سے نپٹ لوں گا--؟ اور پھر اس کا گھوڑا دراز قد سوار کے بھڑکے ہوئے گھوڑے کے پیچھے دوڑتا چلا گیا....

## ۱۸

جنگ کا فیصلہ ہونے میں دیر نہیں لگی! کیونکہ جس کی پر اسرار قوتوں سے ڈر کر وہ شہباز کی بستی والوں سے لڑ رہے تھے وہ خود ہی بھاگ نکلا تھا! اس کے بھاگنے کے بعد ہی ان کے پاؤں بھی اکھڑ گئے!

وہ ان بھگوڑوں کو چن چن کر قتل کرتے رہے! اور انکا تعاقب جاری رہا! ڈینی بھی پلٹ کر انہیں میں آملا تھا! عمران کے حکم سے سرتابی کرنا اس کے بس سے باہر تھا! ویسے اس کا دل تو یہی چاہتا تھا کہ اسے تنہا نہ چھوڑے!

اس نے شہباز کو دیکھا جس کا چہرہ حد درجہ خوفناک نظر آرہا تھا اور شائد اس کی پیشانی زخمی تھی جس سے خون بہہ بہہ کر سارے چہرے پر پھیل گیا تھا اور شائد اس کا بایاں ہاتھ بھی بیکار تھا! کیونکہ اس نے گھوڑے کی لگام دانتوں سے پکڑ رکھی تھی۔ داہنے ہاتھ میں خنجر تھا جس کی پیاس بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔... وہ بار بار اٹھتا اور بھاگتے ہوئے آدمیوں کا لہو چاٹ کر دوسری بار کے لئے پھر تیار ہو جاتا!

صفدر نے چوہان سے کہا جو بہت زیادہ زخمی تھا! "پتہ نہیں یہ گرو گھنٹال کدھر نکل گیا۔ اب میں ان لوگوں کو کس طرح روکوں! یہ تو ہوش ہی میں نہیں معلوم ہوتے۔"

"بس کچھ نہیں! اسی طرح بھاگتے رہو! کہیں نہ کہیں موت ہمیں بھی آدبوچے گی! خاور اور صدیقی کو میں نے اپنی آنکھوں سے مرتے دیکھا ہے!"

"کیا وہ.... کام آگئے"..... صفدر تقریباً چیخ پڑا!

"ہاں" چوہان نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا! اور خاموش رہ کر بولا "لیکن ان تمام پریشانیوں کے باوجود بھی میں عمران کے لئے برے خیال نہیں رکھتا! میرے خدا وہ کتنا بے جگر آدمی ہے!"

"عمران کے لئے کوئی بھی برے خیالات نہیں رکھتا!" چوہان بولا! "وہ نہ جانے کیا ہے! کس مٹی سے بنا ہے! بعض اوقات تو میں سوچنے لگتا ہوں کہ کہیں وہ شکرال ہی کی مٹی سے نہ بنا ہو!... وہ بہت عظیم ہے صفدر! اس نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ کسی کے بس کا کام نہیں تھا!"

دفعتاً انہوں نے دیکھا کہ بھاگنے والے اپنی ٹوپیاں اتار اتار کر پھینک رہے ہیں اور ان کے گھوڑوں کی رفتار سست ہوتی جا رہی ہے!.... پھر وہ رک ہی گئے شہباز کے آدمیوں نے انہیں گھیرے میں لے لیا!.... وہ دونوں ہاتھ اٹھا اٹھا کر کچھ کہہ رہے تھے! جیسے ہی وہ خاموش ہوئے گھوڑے کی لگام شہباز کے دانتوں سے چھوٹ پڑی اور وہ چنگھاڑنے لگا!

صفدر کی مدد سے چوہان معلوم کر سکا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا!

"نہیں تمہیں امان نہیں دی جائیگی! تم ظالم ہو.... تم نے وہ کیا ہے جو شکرال میں کبھی نہیں ہوا.... جاؤ ہماری بستی میں دیکھو.... تمہیں بیشمار بچوں اور عورتوں کی لاشیں ملیں گی!.... کیا تمہیں اپنی مائیں یاد نہیں.... بلاؤ اس خنزیر کی اولاد کو ہمارے لئے کوئی نئی آسمانی بلا بھیجے تاکہ تم محفوظ رہو! وہ کہاں گیا!"

اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا! "انہیں اتنی بیدردی سے قتل کرو کہ ان کی روحیں قیامت تک چیختی کراہتی پھریں...!"

پھر عمران کے ساتھیوں نے ایک دل ہلا دینے والا منظر دیکھا! ان کے ہاتھ تو اب رک گئے تھے! مرنے والے چیخ رہے تھے.... بلبلا رہے تھے، رو رہے تھے.... لیکن انہیں قتل کرنے والوں کے ہاتھ کسی طرح نہ رکے.... اور پھر انہوں نے ان کی لاشیں بھی گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند ڈالیں۔ تنویر وغیرہ کو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ زندگی کی آخری حدوں پر کھڑے سامنے پھیلی ہوئی بیکراں تاریکی میں اپنے لئے جگہ تلاش کر رہے ہوں!

حالانکہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا! مگر انہیں ایسا معلوم ہو رہا تھا، جیسے یہ دنیا کا آخری دن ہو! زمین کسی سیارے سے ٹکرا گئی ہو۔ سورج کے پرخچے اڑ گئے ہوں!.... شکرالی وحشی بھی گھوڑوں پر دم بخود بیٹھے اپنی ہمیشہ اداس رہنے والی آنکھوں سے کچلی ہوئی لاشوں کو دیکھ رہے تھے۔ اور پھر یک بیک ہوا تیز ہو گئی۔

## ۱۹

عمران دراز قد آدمی کا تعاقب کر رہا تھا! مگر چونکہ اس کا گھوڑا بے قابو ہو کر بھاگ رہا تھا اس لئے اسے پالینا آسان کام نہیں تھا!... دراز قد آدمی گھوڑے کی گردن سے چمٹا ہوا تھا ورنہ اب تک شائد اس کی ہڈیاں سرمہ ہو چکی ہوتیں پھر بھی گھوڑے کی یہی کوشش تھی وہ کسی طرح اسے اپنی پیٹھ پر سے اچھال دے!

لیکن عمران کا اندازہ تھا کہ گھوڑا اپنے کسی جانے پہچانے ہی راستے پر دوڑ رہا ہے!.... وہ خاموشی سے تعاقب کرتا رہا! پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ اس گھوڑے ہی کو ہلاک کر دے، لیکن پھر یہ ارادہ ترک کر دیا! کیوں کہ اس طرح شاید وہ سوار کو زندہ نہ پا سکتا!

یہ تعاقب تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہا اور پھر سورج مغربی افق میں جھکنے لگا!.... دفعتاً عمران نے درز قد آدمی کے گھوڑے کو ایک دراڑ میں گھستے دیکھا! عمران پہلے تو ہچکچایا! لیکن جب اس کے کانوں میں دوسرے گھوڑے کی ٹاپوں کی آوازیں برابر آتی رہیں تو اس نے بھی بے خوف ہو کر اپنا گھوڑا اسی دراڑ میں ڈال دیا!.... یہاں بہت کم روشنی تھی! اور وہ اپنے گھوڑے کو دوسرے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز کے سہارے ہی آگے بڑھا رہا تھا!

پھر اسے یک بیک زیادہ روشنی نظر آئی! یہ دراڑ کے دوسرے سرے سے آرہی تھی۔ جس سے اگلا گھوڑا دوسری طرف نکل گیا تھا!

یہ ایک کافی کشادہ جگہ تھی! اور چاروں طرف اونچی اونچی چٹانوں سے اس طرح گھری ہوئی تھی کہ ان چٹانوں پر پہلی نظر میں دیواروں کا دھوکا ہوتا تھا!

گھوڑا رک گیا اور دراز قد آدمی نے اس پر سے کودتے وقت پے در پے تین فائر کئے!.... اس وقت تو عمران کی تقدیر ہی یاور تھی ورنہ وہ ڈھیر ہی ہو گیا تھا! پہلے فائر پر وہ غفلت سے چونکا تھا! اور بقیہ دو فائر اس نے اپنی کوشش سے بچائے پھر اس نے اپنے گھوڑے سے چھلانگ لگائی۔

دراز قد آدمی کا ریوالور شائد خالی ہو چکا تھا اس نے عمران پر وہی کھینچ مارا اور پھر وہ دونوں بھڑ گئے! دفعتاً بائیں جانب سے کسی عورت نے کہا! "یہ کیا ہو رہا ہے! یہ کون ہے۔"

اور عمران نے اس کی آواز پہچان لی! وہ تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی!

"یہ فیصلہ ہو رہا ہے۔ تھریسیا ڈارلنگ!" عمران نے دراز قد آدمی سے گتھے ہوئے کہا! "اور یہ تمہارے اسی پرانے خادم عمران کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے!" پھر سناٹا چھا گیا اور وہ جانوروں کی طرح لڑتے رہے!

دفعتاً دراز قد آدمی چیخا! "تم کیا کر رہی ہو سور کی بچی! اس پر فائر کیوں نہیں کرتیں....!"

"عورتوں کا ہاتھ عمران پر کبھی نہیں اٹھ سکتا الفانسے ڈیئر....!" عمران نے اس کے پیٹ پر گھٹنا مارتے ہوئے کہا! اور پھر تھریسیا کی آواز یہ کہتی ہوئی سنائی دی "الفانسے" ذلیل کتے! تیری یہ مجال کہ تھریسیا کی شان میں گستاخی کرے!"

"تھریسیا کی بچی ہوش میں آ.... یہ وقت جھگڑے کا نہیں ہے!" الفانسے دہاڑا.... شاید اسی وقت عمران نے پھر اسے پر دا دیا تھا، وہ بری طرح کراہا!

"خاموش کتے! تھریسیا کا غصہ تجھے خاک میں ملا دے گا!"

اس کے جواب میں الفانسے نے اسے ایک گندی سی گالی دی!

"میں تیرا منہ توڑ دوں گا الفانسے کیونکہ تو میرے سامنے تھریسیا کی توہین کر رہا ہے!"

تھریسیا اب سامنے آ گئی تھی اور عمران کو اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے بیداری کی حالت میں کوئی خواب نظر آ گیا ہو!

ایک بار الفانسے عمران کی گرفت سے نکل کر تھریسیا کی طرف جھپٹا! اسی وقت عمران نے ایک پتھر سے ٹھوکر کھائی! لیکن جتنی دیر میں وہ سنبھلتا الفانسے تھریسیا کو اٹھا کر سر سے بلند کر چکا تھا! تھریسیا کی چیخ چٹانوں میں گونج اٹھی! لیکن وہ دوسرے ہی لمحے میں عمران کے بازوؤں میں تھی! اسے اپنے ہاتھوں پر روکتے وقت عمران کے گھٹنے زمین سے جا لگے اور ان میں چوٹیں بھی آئیں! اس نے تھریسیا کو بہت آہستگی سے ایک طرف اتار دیا!.... اور پھر الفانسے کی طرف جھپٹا، جو زمین سے اپنی رائفل اٹھانے کے لئے جھکا تھا! عمران کے قریب پہنچنے سے قبل ہی وہ پلٹ پڑا.... پھر اگر عمران سنبھل کر ہٹ نہ گیا ہوتا تو لٹھ کی طرح چلائی جانے والی رائفل اس کے سر ہی پر پڑی ہوتی--! عمران دوسرے حملے کا منتظر تھا!.... تھریسیا مضطربانہ انداز سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی! "میں تم سے ریڈ اسکوائر کاغذات کے ساتھ والی مہر طلب کرتا ہوں!" عمران پر وقار لہجے میں بولا!

"ضرور.... ضرور!" الفانسے سر ہلا کر بولا! "تمہیں یہاں تمہاری موت ہی لائی ہے!.... یہ بھی یاد رکھنے کے لئے ایک عبرتناک واقعہ ہوگا.... کہ تم مرنے کے لئے اتنی دور آئے تھے!" الفانسے نے رائفل پھینک کر خنجر کھینچ لیا!

"آؤ! آؤ...." عمران سر ہلا کر بولا! "میں تمہیں اس طرح ماروں گا جیسے تم نے ابھی تھریسیا کے لئے کوشش کی تھی!"

الفانسے جھپٹ پڑا.... لیکن دوسرے ہی لمحے میں اس کے منہ سے ایک طویل کراہ نکلی تھریسیا بس اتنا ہی دیکھ سکی تھی کہ اس کا خنجر والا ہاتھ عمران کی گرفت میں آ گیا تھا لیکن پھر اسے یہ نہ معلوم ہو سکا کہ الفانسے منہ کے بل کس طرح گر پڑا تھا!

اور اب عمران کا ایک پیر اس کی گردن پر تھا! اور خنجر والا ہاتھ اس طرح مروڑا جا رہا تھا کہ الفانسے کی چیخیں نکل پڑی تھیں! "مہر کہاں ہے!" عمران دہاڑا۔

"نہیں بتاؤں گا!...."

"تم کس ملک کے لئے کام کر رہے تھے!"

"نہیں بتاؤں گا!...."

"اچھا!" عمران نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور خنجر دور جا پڑا....

"تھریسیا تو دیکھ رہی ہے!" الفانسے دھاڑا!

"ہاں! تھریسیا پر سکون آواز میں بولی "میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ یہ اتنی دور سے مرنے آیا تھا! مگر جھوٹا اور شیخی خور الفانسے اس کے پیروں کے نیچے دم توڑے جا رہا ہے.... ہاں! میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ جس نے کچھ دیر پہلے ایک عورت کو زمین پر پٹخنے کے لئے سر سے بلند کیا تھا وہ اب بے بس کیچوے کی طرح لہریں لے رہا ہے.... عمران تم نے ابھی کیا کہا تھا! اپنا کام جلد ختم کرو!.... میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گی! مہر بھی میرے ہی پاس ہے....!"

الفانسے پھر تھریسیا کو گالیاں دینے لگا!

عمران جھکا! اور الفانسے کی گردن دبائے ہوئے اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھانے کی کوشش کرنے لگا! الفانسے اس کی گرفت سے نکلنے کے لئے مچل رہا تھا! لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا! عمران نے

اسے سر سے اونچا اٹھا کر زمین پر دے مارا! اس کی آخری چیخ ایسی ہی تھی جیسے ہزار ہا آدمی بیک وقت چیخے ہوں!

تھریسیا نے قہقہہ لگایا اور عمران کی طرف جھپٹتی ہوئی بولی! "تمہیں یاد ہے.... تم نے ایک رات مجھ سے رمبا ناچنے کی درخواست کی تھی.... آؤ ہم رمبا ناچیں!" اور وہ زبردستی عمران سمیت رمبا ناچنے کی پوزیشن میں آگئی! پھر وہ گانے لگی اور جو کچھ بھی وہ گا رہی تھی اس کی دھن پر وہ ناچتے رہے.... تھریسیا کئی بار الفانسے کی لاش پر بھی چڑھ گئی!

"آج میری نجات کا دن ہے!" وہ کہہ رہی تھی! "میں بہت خوش ہوں.... بہت خوش ہوں عمران.... ایک ایسے آدمی سے مجھے نجات ملی ہے جس سے میں بے حد نفرت کرتی تھی!" اور پھر اس نے اسے بتایا کہ وہ کس ملک کے لئے کام کر رہا تھا! وہ اسے ایک غار میں لے آئی.... وہ مہر اسے دی جس کے لئے عرصہ تک وہ ان لوگوں سے الجھا رہا تھا! اور وہ کاغذات اس کے سپرد کئے جن سے یہ ثابت ہو سکتا تھا کہ الفانسے کس ملک کے لئے کام کر رہا تھا!

"اب تم مجھے گولی بھی مار دو تو مجھے پرواہ نہیں ہوگی!" تھریسیا نے کہا! میری سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ میں زندگی ہی میں کسی طرح اس سے پیچھا چھڑا سکوں!"

"تم نے ہی اسے کیوں نہیں مار ڈالا تھا!" عمران نے پوچھا!

"میں ایسا نہیں کر سکتی تھی! میں اس روایتی تنظیم کی پابند تھی!"

ٹھیک اسی وقت شہباز اور اس کے ساتھی غار میں داخل ہوئے اور عمران چیخا! "مل گئی.... وہ لڑکی مل گئی.... جس کے لئے.... میں نے اتنی تکلیف اٹھائی تھی!"

"کیا مطلب!" شہباز اسے گھورنے لگا!

"یہ لڑکی میرے سرکس میں کام کرتی تھی! ایک فرنگی اسے زبردستی اٹھا لایا تھا! مجھے معلوم ہوا کہ وہ اسے شکرال میں لے آیا ہے.... اور یہی وجہ ہے کہ تم مجھے یہاں دیکھ رہے ہو!

"سنجیدہ خان کے بیٹے!" شہباز غرایا! "پھر تم نے جھوٹ کیوں بولا تھا! اوہ.... مگر خیر اسے ہٹاؤ.... میں اس سور کی لاش دیکھ چکا ہوں.... تم میرے بھائی ہو! میری ماں کے لعل!"

## ۲۰

واقعات ایک بھیانک خواب کی طرح ان کے ذہنوں پر مسلط رہے اور وہ کئی دنوں تک بالکل اسی طرح چلتے رہے جیسے اس میں ان کے ارادے کو دخل نہ ہو....! البتہ شکرالیوں کے متعلق اندازہ کرنا مشکل تھا کہ ان پر ان حالات کا ذہنی رد عمل کیا ہوا تھا! عمران اور اسکے ماتحتوں کے علاوہ اور کوئی بھی غار والے کے راز سے واقف نہ ہو سکا! عمران نے الفانسے کی لاش کا راز فاش نہیں کیا تھا! شکرالی اسے وہی فقیر سمجھتے رہے، جو اپنی چالاکی سے ان پر حکمران ہو گیا تھا! شہباز نے اپنے عہد کے مطابق اس کی لاش اسی غار میں پھینکوا دی جس میں مردہ مویشی پھینکے جاتے تھے!.....

ڈینی اور اس کے ساتھی تھریسیا کو وہی لڑکی سمجھتے رہے جس کے حصول کے لئے عمران انہیں اس خطرناک مہم پر لایا تھا!

خاور اور صدیقی بہت زیادہ زخمی ہوگئے تھے! چوہان کو ان کے متعلق غلط فہمی ہوئی تھی! اس نے انہیں زخمی ہو کر گھوڑوں سے گرتے دیکھا تھا اور سمجھا تھا کہ شاید وہ کام ہوگئے!

"مگر!.... وہ فقیر....!" جولیا نے عمران سے پوچھا! "کیا الفانسے ہمیشہ سے یہیں رہا تھا!"

"نہیں!" تھریسیا کے بیان کے مطابق یہاں ایک ایسے فقیر کا وجود تھا جس نے بھیک مانگتے مانگتے اپنی حکومت ہی قائم کر ڈالی تھی! الفانسے یہاں آیا۔ اور اس فقیر کو قتل کر کے خود اس کی جگہ لے لی! مقصد صرف یہی تھا کہ وہ شکرال کو ہمارے ملک کے خلاف سازش کا مرکز بنائے!"

"یہاں سے واپسی کب ہوگی!" جولیا نے کچھ دیر بعد پوچھا!

"اوہ....!" عمران سنجیدہ ہوگیا! "یہاں سے اس وقت تک روانگی نہیں ہو سکتی جب تک کہ خاور اور صدیقی سفر کے قابل نہ ہو جائیں!"

یہ حقیقت ہے کہ اب عمران بڑی حد تک سنجیدہ ہو گیا تھا! اگر وہ ہنستا بھی تو اسے ایسا محسوس ہوتا جیسے کوئی بہت بڑا جرم کر رہا ہو! یہ کیفیت تین دن تک رہی! پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن پہلے کی طرح صاف ہوتا گیا!

اسے سب سے زیادہ افسوس بلیک زیرو کے مرنے کا تھا! وہ بڑے کام کا آدمی تھا اور اس کے مستقبل سے بہتیری اچھی توقعات وابستہ تھیں!

تھریسیا نے بتایا کہ وہ بھٹکتا ہوا اسی علاقے میں آنکلا تھا جہاں الفانسے کا اڈہ تھا! الفانسے کے آدمیوں نے اسے پکڑ لیا! اس کے پاس سے ایک ٹرانسمیٹر بھی برآمد ہوا تھا جسے اس نے گرفتاری کے وقت ہی پٹخ کر توڑ دیا تھا!

الفانسے نے اسے بڑی اذیتیں دے کر ختم کیا لیکن اس سے ایک لفظ بھی معلوم نہ کر سکا! اس نے جو اپنے ہونٹ بند کئے تو شائد پھر وہ آخری سسکیوں ہی کیلئے کھلے تھے! اسی دوران میں الفانسے کو معلوم ہوا کہ شہباز کچھ اجنبیوں کو اپنے ساتھ بستی میں لایا ہے پھر وہیں سے وہ ہیبت ناک کہانی شروع ہوگئی! الفانسے سمجھتا تھا کہ شائد کسی دوسرے ملک ے جاسوس وہاں قدم جمانا

چاہتے ہیں۔ وہاں عمران کی موجودگی اُن کے خواب و خیال میں بھی نہیں تھی!.... اور نہ عمران ہی نے کبھی یہ سوچا تھا کہ اس سازش کا سرغنہ الفانسے ہوگا! وہ تو جنگ کے دوران میں دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تھا! حالانکہ دونوں ہی میک اپ میں تھے!“

”دوست.... صف شکن! میں زندگی بھر تمہارا احسان یاد رکھوں گا! مگر مجھے اس کا افسوس ہے کہ میں اس بھک منگے کو اپنے ہاتھوں سے قتل نہ کرسکا!“ شہباز نے ایک دن عمران سے کہا۔

”کیا فرق پڑتا ہے!“ عمران سر ہلا کر بولا! ”میں خود کو تم سے الگ تو نہیں سمجھتا!“

”کیا تم آئندہ بھی کبھی شکرال آؤ گے!“

”کیوں نہیں.... سردار شہباز مجھے ہمیشہ یاد رہے گا!“

”تم نے مجھ سے چھپایا کیوں تھا کہ تم اسی بھک منگے کیلئے یہاں آئے تھے!“

”تمہیں یقین نہ آتا“ عمران سر ہلا کر بولا! ”تم یہی سمجھتے کہ تمہیں کسی قسم کا بڑا دھوکا دیا جانے والا ہے.... کیوں کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!“

شہباز تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا پھر بولا! ”تم ٹھیک کہہ رہے ہو! میں یہی سمجھا کہ وہ غار والا کسی دوسری تدبیر سے مجھے پھانسنے کی کوشش کر رہا ہے....! تم نے جو کچھ بھی کیا بہت اچھا کیا! تم عقلمند بھی ہو! اور بہادر بھی میں نے یہ دونوں صفتیں کسی ایک میں آج تک نہیں دیکھیں....!“

ڈینی کے ساتھیوں میں سے صرف پانچ آدمی بچے تھے! اور وہ بھی اپنی زندگیوں سے کچھ بیزار سے معلوم ہوتے تھے!

”ڈینی!“ عمران نے اس سے کہا! ”ابھی تمہارا کام باقی ہے!“

”کیسا کام ماسٹر!“ اس نے اپنی اداس آنکھیں اوپر اٹھائیں!

”وادی شرجیل کے ہیرے!“

”ہیرے....!“ ڈینی دیوانوں کی طرح ہنسا اور پھر بولا! ”ہیرے آدمی کے لئے بڑی کشش رکھتے ہیں! لیکن جب آدمی کو اپنی زندگی کی بے وقتی کا احساس ہو جائے تو پھر ہیرے کہاں!.... اب میں بھی تمہاری ہی طرح کہا کروں گا کہ دن بھر میں لاتعداد ہیرے میری جوتیوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں!“

”تم جانو! میں تو تیار ہوں!“

”نہیں ماسٹر شکریہ! مجھے اس سفر میں ایک ایسا ہیرا ملا ہے جس کا مقابلہ شائد کوہ نور یا اس سے بھی بڑا کوئی ہیرا نہ کرسکے!“

”اوہو!“.... عمران نے حیرت سے کہا! ”میں نہیں سمجھا!“

ڈینی نے فوراً ہی جواب نہیں دیا! وہ کچھ سوچنے لگا تھا.... پھر اس نے یک بیک سر اٹھا کر کہا ”وہ ہیرا ایک خیال ہے.... جب یہ نیم وحشی لوگ ایک ٹھوکر کھا کر شراب ترک کرسکتے ہیں تو میں کیوں نہیں کرسکتا جبکہ ان سے زیادہ مہذب اور ہوشمند ہوں!“

”بڑا اچھا خیال ہے.... ڈینی.... یقیناً ہیرا ہے۔ میں اسے تسلیم کرتا ہوں....!“

”شرابیں بھی کئی طرح کی ہوتی ہیں ماسٹر اور ان کے نشے بھی مختلف!.... دولت کی ہوس بھی ایک طرح کی شراب ہی ہے جس کا نشہ زندگی کی اصل راہ سے بھٹکا دیتا ہے لیکن اس راہ میں بیشمار ٹھوکریں کھانے کے باوجود بھی نشہ گہرا ہی ہوتا جاتا ہے۔ کیوں ماسٹر! کیا میں غلط کہہ رہا ہوں!“

”نہیں ڈینی تم بہت اونچی باتیں کر رہے ہو!“

ڈینی پھر سر جھکا کر خیالات میں ڈوب گیا!

ایک ہفتے بعد وہ دونوں سفر کے قابل ہو گئے! لڑکیوں کی ذہنی حالت بھی اب اعتدال پر آگئی تھی! لیکن وہ زیادہ تر خاموش ہی رہتیں! انہوں نے ایک بار بھی واپس چلنے کے لئے نہیں کہا! ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اب انہیں یہاں سے واپسی کی توقع ہی نہ ہو!

اس دوران میں جولیا پھر نکھر آئی تھی لیکن تھریسیا کو دیکھ کر نہ جانے کیوں اس کا چہرہ تاریک ہو جاتا تھریسیا بھی اس سے دور ہی دور رہنے کی کوشش کرتی....!

جس صبح وہ سفر کرنے والے تھے اس کی رات کو شہباز اور عمران دیر تک جاگتے رہے انہوں نے بہت سی باتیں کیں!

”صف شکن! کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ تم یہیں رہ جاؤ! میں تم سے بڑی محبت کرنے لگا ہوں!“

”مگر پیارے شہباز.... میری تین بیویاں ہیں! اور اڑھائی درجن بچے! ان کا کیا ہوگا!“

”اوہ.... تو تم نے اس کے متعلق بھی جھوٹ بولا تھا!“

”کیا کرتا! مجھے اس وقت وہی سب کچھ پسند تھا جو تم پسند کرتے تھے!“

”بڑے چالباز ہو....!“ شہباز ہنسنے لگا ”اور عورت خور بھی!.... تین بیویوں کی موجودگی میں چوتھی کے لئے موت کے منہ میں آکودے!“

”میں کیا کروں وہ ستار بہت اچھی بجاتی ہے.... اور جب وہ ستار بجانے لگتی ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ مونگ کے پاپڑ کھاؤں!“

”میں نہیں سمجھا!“

”ابھی نہیں! یہ باتیں اسی وقت سمجھ میں آئیں گی جب تم بھی کسی لڑکی کے لئے موت کے منہ میں کودو گے....!“

”میں اس لڑکی ہی کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا.... ضرغام کا بیٹا اور کسی لڑکی کے لئے موت کے منہ میں کودے....!“

”میرا باپ ساڑھے چار فٹ کا آدمی ہے اس لئے مجھے تو کودنا ہی پڑتا ہے!“

”کیا واقعی وہ ساڑھے چار فٹ کا ہے!“

”ہاں بھئی!“

”تمہیں اسے باپ کہتے وقت شرم نہیں آئی....!“

”اس وقت آتی ہے جب وہ مجھ جیسے گرانڈیل آدمی پر جوتا لے کر دوڑتا ہے....!“ شہباز ہنسنے لگا! دیر تک ہنستا رہا پھر وہ سو گیا!

واپسی کا سفر شروع ہوتے ہی انہوں نے خوشی کے نعرے لگائے!.... لیکن یہ سفر عمران کی دانست میں آمد کے سفر سے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہونے والا تھا! کیونکہ ان کے سارے جانور جن میں خچر بھی شامل تھے اسی رات جل بھی گئے تھے جب چھولداریوں میں آگ لگائی گئی تھی!

عمران جانتا تھا کہ ایک مخصوص حد تک چلنے کے بعد گھوڑے بیکار ہو جائیں گے اور انہیں سنبھالنے کے لئے بھی کافی جدوجہد کرنی پڑے گی! اس کے آگے کے راستے پر خچر ہی کارآمد ثابت ہو سکتے تھے!

شکرال میں انہیں ایک بھی خچر نہیں مل سکا تھا!....

وہ خاموشی سے چلتے رہے! لیکن پھر عمران کو خاموشی کھلنے لگی! اسے بکواس کرنے کا مرض لاحق تھا! زیادہ دیر تک خاموش رہنے سے اس کی زبان میں گویا اینٹھن سی ہونے لگتی تھی! اور وہ اس کیفیت کو حبس انقباض کے نام سے یاد کرتا تھا!

ٹھیک اسی وقت تھریسیا اپنا گھوڑا بڑھا کر اس کے قریب پہنچ گئی!

”آخر تم مجھے کیوں لے جا رہے ہو....! ایسی صورت میں جب کہ مجھے قانون کے حوالے کرنے کا بھی ارادہ نہیں ہے!“ اس نے پوچھا!

”مجھے خود بھی نہیں معلوم!“ عمران بولا۔

”نہیں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرو!“ تھریسیا مسکرائی.... اس کی آنکھوں سے مترشح تھا کہ وہ عمران کی زبان سے کوئی ایسی بات سننا چاہتی ہے جو اس کی کسی دیرینہ خواہش کے برعکس نہ ہو! دفعتاً جولیا بھی اس کے قریب پہنچ گئی! پتہ نہیں کیوں وہ ہمیشہ ان کی تنہائی میں مخل ہونے کی کوشش کرنے لگتی تھی۔!

تھریسیا نے بہت برا سا منہ بنایا اور دوسری طرف دیکھنے لگی! عمران کہہ رہا تھا!” پتہ نہیں میری مرغیاں کس حال میں ہوں گی--! تھریسیا کیا کبھی تم نے مرغیاں بھی پالی ہیں!“

”نہیں!.... میری عمر زیادہ تر خونخوار قسم کے آدمی پالنے میں گذری ہے! لیکن تم نے ابھی مجھے کس نام سے مخاطب کیا تھا!.... میرا نام ریٹا گراہمس ہے!“

جولیا ہنس پڑی اور اس نے کہا” یہ بہانہ تمہیں پھانسی کے پھندے سے نہیں بچا سکتا!“

”بدتمیز لڑکی! ہوش میں رہو! ورنہ تمہارا گھوڑا تمہیں کسی غار میں گرا کر سبکدوش ہو جائے گا!

”شٹ اَپ!“ جولیا چیخی!

”ارے.... ہائیں....!“ عمران ہاتھ نچا کر بولا!” یہ کیا شروع کر دیا تم لوگوں نے!“

”تم خاموش رہو....!“ جولیا غرائی!

”ہاں تم خاموش رہو!“ تھریسیا نے زہر خند کے ساتھ کہا!” یہ مجھے کھا جائے گی!“

” نہیں تم دونوں مجھے کھا جاؤ!....“ عمران آنکھیں نکال کر بولا!” ویسے اگر تمہاری لڑائی زبانی ہو تو میں اس سے کافی محظوظ ہو سکتا ہوں! لڑتی ہوئی عورتیں مجھے بہت اچھی لگتی ہیں!“

وہ دونوں ہی خاموش ہو گئیں! اور جولیا عمران کے ساتھ ہی چلتی رہی! البتہ تھریسیا کے انداز سے معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اب عمران کے ساتھ نہ چلنا چاہتی ہو! اس کا گھوڑا تھوڑی دیر بعد ان سے بہت پیچھے رہ گیا!

اسی رات کو انہوں نے پڑاؤ ڈالا لیکن اب ان کے پاس چھولداریاں نہیں تھیں، شہباز نے اتنے کمبل مہیا کر دیتے تھے کہ وہ نیلی چھت کے نیچے بھی سردی کا مقابلہ کر سکتے تھے! جا بجا آگ روشن کر دی گئی تھی! اور وہ ٹولیوں کی شکل میں تقسیم ہو کر رات بسر کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے! تھکن کے باوجود بھی وہ خوش تھے کہ اب وہ جلد ہی دوبارہ متمدن اور مہذب ماحول میں سانس لے سکیں گے!

آدھے چاند کی پھیکی چاندنی چٹانوں پر بکھری ہوئی تھی.... عمران ٹہلتا ہوا پڑاؤ سے دور نکل آیا اتنے دنوں کے شور و شر سے اکتایا ہوا ذہن اس فضا میں سکون اور گہری طمانیت محسوس کر رہا تھا!.... وہ چٹان پر بیٹھ کر نشیب میں دیکھنے لگا جہاں ایک پہاڑی نالہ ہلکے سے شور کے ساتھ بہہ رہا تھا!

دفعتاً اسے قدموں کی آہٹ سنائی دی! وہ چونک کر مڑا.... کوئی عورت اس کی طرف آرہی تھی، راستہ ناہموار ہونے کی بنا پر اسکی چال سے بھی عمران اندازہ نہ کر سکا کہ وہ کون ہے! اور پھر کچھ دیر بعد وہ اسکے قریب ہی پہنچ گئی۔ عمران اٹھ گیا!.... یہ تھریسیا تھی!

"کیوں؟" اس نے اس انداز میں پوچھا جیسے اس کا اس طرح آنا اسے گراں گزرا ہو!

"تم آخر خود کو سمجھتے کیا ہو!" تھریسیا بھی شاید پہلے ہی سے جھلائی ہوئی تھی!

"بڑی مصیبت ہے!" عمران پیشانی پر ہاتھ مار کر بولا!" ارے میں خود کو بالکل چغد سمجھتا ہوں!"

"تم سمجھتے ہو کہ تم نے تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا کو گرفتار کرلیا ہے.... اور قیدیوں کی طرح اسے لے جارہے ہو!"

"تم تو ریٹا گراہمس ہو! میں کسی تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا سے واقف نہیں ہوں!" عمران بولا!

"آہا! تو تم مجھ پر رحم کررہے ہو!" تھریسیا چڑ کر بولی!" اس خیال کو دل سے نکال دو! تم سب اس وقت بھی تھریسیا کے رحم و کرم پر ہو!"

"واقعی....!" عمران نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا اور پھر "ارے باپ رے!" کہہ کرا چھل پڑا اسے ایسا معلوم ہوا تھا جیسے کوئی کتے کا پلہ اس کے پیروں تلے آکر چیخا ہو پھر وہ بوکھلا کر جھکا اور اسے تلاش کرنے لگا اچانک پھر ویسی ہی آواز آئی اور وہ پھر اچھل کر پیچھے ہٹ گیا! لیکن کتے کے پلے کا کہیں پتہ نہ تھا!

تھریسیا ہنسنے لگی! اور عمران اسے گھورنے لگا!

" اسی طرح!" تھریسیا نے پر سکون آواز میں کہا!" تمہارے گھوڑے بھڑک کر ڈھلانوں میں چھلانگ لگا سکتے ہیں! تم سب تباہ ہو سکتے ہو.... میں چاہوں تو یہ لوگ جو اس وقت پڑے سو رہے ہیں بوکھلا اٹھیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں.... بمبل آف بوہیمیا تنہا ہزاروں پر بھاری ہے، کیا سمجھے!"

عمران سناٹے میں آگیا! آخر اس نے پوچھا!" یہ آوازیں کیسی تھیں!"

"میرے حلق سے نکلی تھیں!" تھریسیا بولی!" اور اس میں کمال یہی ہے کہ تم نے انہیں اپنے پیروں کے نیچے محسوس کیا تھا!"

"واقعی کمال ہے!" عمران کے لہجے میں حیرت تھی! پھر اس نے سنبھل کر کہا!" اگر میں تجھے قیدی سمجھتا تو ہتھ کڑیاں ڈال کرلے چلتا.... تم اس خیال کو دل سے نکال دو!"

"پھر اس طرح لے چلنے کا کیا مقصد ہے!"

"کوئی مقصد نہیں! کیا میں تمہیں ان درندوں کے رحم و کرم پر چھوڑ آتا!"

"عمران!" وہ قریب آکر اس کے شانے پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی!" میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوں ورنہ اس دن وہاں الفانسے کی بجائے تمہاری لاش ہوتی!"

"اور فرشتے اسے براہِ راست آسمان پر اٹھا لے جاتے!" عمران نے سر ہلا کر کہا!

" میں تمہاری تحقیر نہیں کررہی! تم جیسا دلیر آدمی آج تک میری نظروں سے نہیں گذرا.... دلیر اور ٹھنڈے دماغ والا.... جب تم لڑتے ہو تو ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ تمہیں حریف کی طرف سے کوئی خدشہ ہو!.... تمہارے لڑنے کا انداز ایسا ہوتا ہے جیسے تم کوئی کھیل کھیل رہے ہو! تم انتہائی چالاک ہو.... انتہائی دانشمند.... اگر یہ بات نہ ہوتی تو تم ان درندوں کو کیسے رام کرتے! میں آج بھی اس پر متحیر ہوں.... الفانسے کو تو انہیں کے ایک آدمی کی جگہ لینی پڑی تھی!"

"تم کہنا کیا چاہتی ہو تھریسیا!"

"کچھ نہیں.... یہی کہ اس کے باوجود بھی تم ایک ناکارہ آدمی ہو!.... میں اسے آدمی ہی نہیں سمجھتی جو کسی عورت کے جذبات کو نہ سمجھ سکے۔

"ارے باپ رے....!" عمران خوفزدہ انداز میں پیچھے ہٹ گیا!

"تم گدھے ہو!" تھریسیا جھلا کر بولی اور جانے کے لئے مڑ گئی! عمران اسے پڑاؤ کی طرف جاتے دیکھتا رہا....! مدہم چاندنی اب بھی اسی طرح بکھری ہوئی تھی! کچھ دیر بعد وہ وہیں آکر سو گیا جہاں سب سو رہے تھے!

اور دوسری صبح تھریسیا غائب تھی! ایک گھوڑا غائب تھا اور تھیلا جس میں کھانے پینے کا سامان تھا۔ جہاں تھریسیا سوئی تھی! وہاں ایک پتھر کے نیچے ایک خط ملا جس میں تھریسیا نے عمران کو مخاطب کرکے لکھا تھا!

> " میں جا رہی ہوں! لیکن زندگی کے کسی بھی حصے میں تمہیں نہ بھلا سکوں گی تم پر اعتماد نہیں کرسکتی ورنہ تمہارے ساتھ ہی چلتی! کبھی نہ کبھی پھر ملاقات ہوگی! لیکن شاید دو حریفوں کی شکل میں۔ ہم کبھی نہ مل سکیں! ٹی تھری بی کی تنظیم کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب میں نئے سرے سے زندگی شروع کرنے جا رہی ہوں! لیکن یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس زندگی کا انداز کیا ہوگا! تم ہمیشہ خوش رہو.... اور کاش کبھی میرے متعلق بھی

سوچ سکو!"

عمران نے خط پڑھ کر جیب میں رکھ لیا اور ڈینی سے بولا "اسکی تلاش اب فضول ہے!"

"کیوں ماسٹر! کیا ہماری محنت اور قربانی یونہی ضائع ہو جائے گی!" ڈینی نے حیرت سے پوچھا!

"نہیں اس کی یہ تحریر میرے پاس موجود ہے! اس سے یقیناً ثابت ہو سکے گا کہ ہم اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے مگر اب اسے کیا کیا جائے کہ وہ خود ہی اپنے والدین کے پاس واپس نہیں جانا چاہتی..... ! کچھ بھی ہو ڈینی تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس کا معاوضہ بہر حال ملے گا!"

"اس نے خط میں کیا لکھا ہے!"

"یہ ایک راز ہے ڈینی..... اسے نہ پوچھو ملک کے ایک بہت بڑے آدمی کا راز!" عمران کا جواب تھا ڈینی مغموم نظر آنے لگا..... قافلہ چلتا رہا! جولیا دل کھول کر ہنس رہی تھی۔ بات بات پر قہقہے لگا رہی تھی اور عمران کے دل پر سے ایک بہت بڑا بوجھ ہٹ گیا تھا..... اگر وہ اس طرح نہ جاتی تو اس کے خلاف اسے کچھ نہ کچھ کارروائی تو کرنی ہی پڑتی!

ختم شُد